



U.0526



استادان و دانشمندان و محققان و نویسندگان و مترجمان و  
چاپخانه و نشر و توزیع و

مطبع

آن در این کتابخانه

و این کتابخانه در این شهر

مجموعه

تألیفات

فوق

این مجموعه و این کتابخانه و این شهر

مطبع

شماره

از این کتابخانه و این شهر





# پرست مطالب مقاصد کتاب سنا مجبوعہ سید و سید حضرت مولانا

مطالب	صفحہ	مطالب
محمد و خست	۱۳۲	التماس مولانا
توید و ابلع سنت کا کلمہ	۱۳۳	خوبی عبادت الہیہ اور حلالہ السلام
ہنگام تری کے اقسام	۱۳۴	عبادت تہذیب و تہذیب
سوز و گم گشت	۱۳۵	جن و انس کا تقاضا
سود حیات شان کے لئے	۱۳۶	توحید اور اس کے کلمہ
لیک شہ کا جواب	۱۳۷	اس اہمیت پر تہذیب کی
قبل حضرت کے کلمہ گز	۱۳۸	محبت خیر و خیر
ایمان کے دو جزوین	۱۳۹	شرک و کفر کا بیان
ہم اصل ہو گیا کرتا	۱۴۰	جیسی ریحانہ کیا
حقیقت کی	۱۴۱	حکایت کا بیان
پرست کے رہی ہے	۱۴۲	ایک ایک کلمہ
جیسی نہیں	۱۴۳	ایک عاشق کا
پرست کے رہی ہے	۱۴۴	ایک ایک کلمہ
پرست کے رہی ہے	۱۴۵	ایک ایک کلمہ
پرست کے رہی ہے	۱۴۶	ایک ایک کلمہ
پرست کے رہی ہے	۱۴۷	ایک ایک کلمہ
پرست کے رہی ہے	۱۴۸	ایک ایک کلمہ
پرست کے رہی ہے	۱۴۹	ایک ایک کلمہ
پرست کے رہی ہے	۱۵۰	ایک ایک کلمہ
پرست کے رہی ہے	۱۵۱	ایک ایک کلمہ
پرست کے رہی ہے	۱۵۲	ایک ایک کلمہ
پرست کے رہی ہے	۱۵۳	ایک ایک کلمہ
پرست کے رہی ہے	۱۵۴	ایک ایک کلمہ
پرست کے رہی ہے	۱۵۵	ایک ایک کلمہ
پرست کے رہی ہے	۱۵۶	ایک ایک کلمہ
پرست کے رہی ہے	۱۵۷	ایک ایک کلمہ
پرست کے رہی ہے	۱۵۸	ایک ایک کلمہ
پرست کے رہی ہے	۱۵۹	ایک ایک کلمہ
پرست کے رہی ہے	۱۶۰	ایک ایک کلمہ

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۸	جہان فانی کا حال	۲۸	درس صاوت کتبہ بر	۲۸	تین غل غل کتبہ بر
۲۹	فصلیت کتبہ بر	۲۹	عالم کی فضیلت کتبہ بر	۲۹	علم دین و دنیا کتبہ بر
۳۰	ہر امور و حالات کتبہ بر	۳۰	شعبہ اول و دوم کتبہ بر	۳۰	مکتبہ علم سیکرین کتبہ بر
۳۱	بدعتی سے بچنے کی تاکید	۳۱	عالم کو امیر و وزیر کا کتبہ بر	۳۱	عالم کو کیا لائق ہے
۳۲	بدعت مزہ کی گنتی	۳۲	نور علم کو کوئی کتبہ بر	۳۲	بہت عالم تہل ہے
۳۳	خود ہم باری کا قول	۳۳	عالم کو کتبہ بر	۳۳	بہت عالم تہل ہے
۳۴	قاضی شہداء کا قول	۳۴	عالم شکر کی کتاب	۳۴	دینا طلب علم کی شہیت
۳۵	بدعت کا قاعدہ کلیہ	۳۵	اہل جہل کی بدعتیں	۳۵	علم دین کا تبلیغ و اہمیت
۳۶	سنت و بدعت کا فرق	۳۶	علم دین جو کتبہ بر	۳۶	دین داری علم کا اہمیت
۳۷	سنت متروکہ کا رد و بیا	۳۷	امام غزالی کے شاگرد کا حال	۳۷	زمانہ حال کو کو کا حال
۳۸	ایک فاضل کی تقریر	۳۸	علم ظاہری و باطنی کا بیان	۳۸	علم دین عقل مخاطب ہے
۳۹	علم دین کی فضیلت و جہد و مشور	۳۹	علم دین کی فضیلت	۳۹	علم دین کی فضیلت
۴۰	فضیلت علم دین	۴۰	عالم اذیل بربرین	۴۰	عالم اذیل بربرین
۴۱	فضیلت علم کی آیت	۴۱	اہل نکات کا قول	۴۱	قول محمدیم بہاری
۴۲	مفسرین کی فضیلت	۴۲	عالم کو خوف خدا	۴۲	ایک شبہ کا
۴۳	عالم کے عمل پر شک	۴۳	ہر مرد و عورت پر علم	۴۳	ہر مرد و عورت پر علم
۴۴	دینی سرکار کا قول	۴۴	فضیلت علم کی حد	۴۴	فضیلت علم کی حد

صفت انہوی کی بائیں سند

ولایت کا انحصار انہوی

ایک شبہ کا

فضیلت علم کی حد





صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۵۶	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ	۱۵۷	ذکر عدوت و خصم شیطان	۱۵۸	شیطان کی سرت	۱۵۹	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۵۹	نظر بستہ کی سزا	۱۶۰	شیطان کی سرت	۱۶۱	شیطان کی سرت	۱۶۲	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۶۰	بازر مجلس تعویذ گناہ	۱۶۱	شیطان کی سرت	۱۶۲	شیطان کی سرت	۱۶۳	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۶۱	مسکرات کی قباحتیں	۱۶۲	شیطان کی سرت	۱۶۳	شیطان کی سرت	۱۶۴	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۶۲	جور و دغا و دھوکہ حرام ہے	۱۶۳	شیطان کی سرت	۱۶۴	شیطان کی سرت	۱۶۵	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۶۳	جوا کی حرمت اور قباحتیں	۱۶۴	شیطان کی سرت	۱۶۵	شیطان کی سرت	۱۶۶	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۶۴	جوا میں شیطان ہر	۱۶۵	شیطان کی سرت	۱۶۶	شیطان کی سرت	۱۶۷	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۶۵	مسلم کی فضیلت اور سعادت کا کوا	۱۶۶	شیطان کی سرت	۱۶۷	شیطان کی سرت	۱۶۸	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۶۶	مسلم کریم کی تاکید	۱۶۷	شیطان کی سرت	۱۶۸	شیطان کی سرت	۱۶۹	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۶۷	تعظیم جائزہ کا بیان	۱۶۸	شیطان کی سرت	۱۶۹	شیطان کی سرت	۱۷۰	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۶۸	سعادت سنت ہے	۱۶۹	شیطان کی سرت	۱۷۰	شیطان کی سرت	۱۷۱	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۶۹	حج و عمرہ کی تاکید	۱۷۰	شیطان کی سرت	۱۷۱	شیطان کی سرت	۱۷۲	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۷۰	چھبیس گناہ کی بیان	۱۷۱	شیطان کی سرت	۱۷۲	شیطان کی سرت	۱۷۳	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۷۱	بیان نفس منہ و آمارہ و لو ابہ	۱۷۲	شیطان کی سرت	۱۷۳	شیطان کی سرت	۱۷۴	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۷۲	بیان حالت و حال	۱۷۳	شیطان کی سرت	۱۷۴	شیطان کی سرت	۱۷۵	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۷۳	نقل و حرکت	۱۷۴	شیطان کی سرت	۱۷۵	شیطان کی سرت	۱۷۶	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۷۴	نقل و حرکت	۱۷۵	شیطان کی سرت	۱۷۶	شیطان کی سرت	۱۷۷	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۷۵	نقل و حرکت	۱۷۶	شیطان کی سرت	۱۷۷	شیطان کی سرت	۱۷۸	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۷۶	نقل و حرکت	۱۷۷	شیطان کی سرت	۱۷۸	شیطان کی سرت	۱۷۹	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۷۷	نقل و حرکت	۱۷۸	شیطان کی سرت	۱۷۹	شیطان کی سرت	۱۸۰	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۷۸	نقل و حرکت	۱۸۰	شیطان کی سرت	۱۸۱	شیطان کی سرت	۱۸۲	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۷۹	نقل و حرکت	۱۸۱	شیطان کی سرت	۱۸۲	شیطان کی سرت	۱۸۳	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۸۰	نقل و حرکت	۱۸۲	شیطان کی سرت	۱۸۳	شیطان کی سرت	۱۸۴	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۸۱	نقل و حرکت	۱۸۳	شیطان کی سرت	۱۸۴	شیطان کی سرت	۱۸۵	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۸۲	نقل و حرکت	۱۸۴	شیطان کی سرت	۱۸۵	شیطان کی سرت	۱۸۶	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۸۳	نقل و حرکت	۱۸۵	شیطان کی سرت	۱۸۶	شیطان کی سرت	۱۸۷	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۸۴	نقل و حرکت	۱۸۶	شیطان کی سرت	۱۸۷	شیطان کی سرت	۱۸۸	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۸۵	نقل و حرکت	۱۸۸	شیطان کی سرت	۱۸۹	شیطان کی سرت	۱۹۰	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۸۶	نقل و حرکت	۱۹۰	شیطان کی سرت	۱۹۱	شیطان کی سرت	۱۹۲	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۸۷	نقل و حرکت	۱۹۱	شیطان کی سرت	۱۹۲	شیطان کی سرت	۱۹۳	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۸۸	نقل و حرکت	۱۹۲	شیطان کی سرت	۱۹۳	شیطان کی سرت	۱۹۴	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۸۹	نقل و حرکت	۱۹۳	شیطان کی سرت	۱۹۴	شیطان کی سرت	۱۹۵	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۹۰	نقل و حرکت	۱۹۴	شیطان کی سرت	۱۹۵	شیطان کی سرت	۱۹۶	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۹۱	نقل و حرکت	۱۹۵	شیطان کی سرت	۱۹۶	شیطان کی سرت	۱۹۷	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۹۲	نقل و حرکت	۱۹۶	شیطان کی سرت	۱۹۷	شیطان کی سرت	۱۹۸	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۹۳	نقل و حرکت	۱۹۷	شیطان کی سرت	۱۹۸	شیطان کی سرت	۱۹۹	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۹۴	نقل و حرکت	۱۹۸	شیطان کی سرت	۱۹۹	شیطان کی سرت	۲۰۰	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۹۵	نقل و حرکت	۱۹۹	شیطان کی سرت	۲۰۰	شیطان کی سرت	۲۰۱	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۹۶	نقل و حرکت	۲۰۰	شیطان کی سرت	۲۰۱	شیطان کی سرت	۲۰۲	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۹۷	نقل و حرکت	۲۰۱	شیطان کی سرت	۲۰۲	شیطان کی سرت	۲۰۳	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۹۸	نقل و حرکت	۲۰۲	شیطان کی سرت	۲۰۳	شیطان کی سرت	۲۰۴	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۱۹۹	نقل و حرکت	۲۰۳	شیطان کی سرت	۲۰۴	شیطان کی سرت	۲۰۵	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۰۰	نقل و حرکت	۲۰۴	شیطان کی سرت	۲۰۵	شیطان کی سرت	۲۰۶	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۰۱	نقل و حرکت	۲۰۵	شیطان کی سرت	۲۰۶	شیطان کی سرت	۲۰۷	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۰۲	نقل و حرکت	۲۰۶	شیطان کی سرت	۲۰۷	شیطان کی سرت	۲۰۸	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۰۳	نقل و حرکت	۲۰۷	شیطان کی سرت	۲۰۸	شیطان کی سرت	۲۰۹	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۰۴	نقل و حرکت	۲۰۸	شیطان کی سرت	۲۰۹	شیطان کی سرت	۲۱۰	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۰۵	نقل و حرکت	۲۰۹	شیطان کی سرت	۲۱۰	شیطان کی سرت	۲۱۱	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۰۶	نقل و حرکت	۲۱۰	شیطان کی سرت	۲۱۱	شیطان کی سرت	۲۱۲	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۰۷	نقل و حرکت	۲۱۱	شیطان کی سرت	۲۱۲	شیطان کی سرت	۲۱۳	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۰۸	نقل و حرکت	۲۱۲	شیطان کی سرت	۲۱۳	شیطان کی سرت	۲۱۴	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۰۹	نقل و حرکت	۲۱۳	شیطان کی سرت	۲۱۴	شیطان کی سرت	۲۱۵	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۱۰	نقل و حرکت	۲۱۴	شیطان کی سرت	۲۱۵	شیطان کی سرت	۲۱۶	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۱۱	نقل و حرکت	۲۱۵	شیطان کی سرت	۲۱۶	شیطان کی سرت	۲۱۷	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۱۲	نقل و حرکت	۲۱۶	شیطان کی سرت	۲۱۷	شیطان کی سرت	۲۱۸	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۱۳	نقل و حرکت	۲۱۷	شیطان کی سرت	۲۱۸	شیطان کی سرت	۲۱۹	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۱۴	نقل و حرکت	۲۱۸	شیطان کی سرت	۲۱۹	شیطان کی سرت	۲۲۰	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۱۵	نقل و حرکت	۲۱۹	شیطان کی سرت	۲۲۰	شیطان کی سرت	۲۲۱	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۱۶	نقل و حرکت	۲۲۰	شیطان کی سرت	۲۲۱	شیطان کی سرت	۲۲۲	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۱۷	نقل و حرکت	۲۲۱	شیطان کی سرت	۲۲۲	شیطان کی سرت	۲۲۳	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۱۸	نقل و حرکت	۲۲۲	شیطان کی سرت	۲۲۳	شیطان کی سرت	۲۲۴	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۱۹	نقل و حرکت	۲۲۳	شیطان کی سرت	۲۲۴	شیطان کی سرت	۲۲۵	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۲۰	نقل و حرکت	۲۲۴	شیطان کی سرت	۲۲۵	شیطان کی سرت	۲۲۶	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۲۱	نقل و حرکت	۲۲۵	شیطان کی سرت	۲۲۶	شیطان کی سرت	۲۲۷	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۲۲	نقل و حرکت	۲۲۶	شیطان کی سرت	۲۲۷	شیطان کی سرت	۲۲۸	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۲۳	نقل و حرکت	۲۲۷	شیطان کی سرت	۲۲۸	شیطان کی سرت	۲۲۹	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۲۴	نقل و حرکت	۲۲۸	شیطان کی سرت	۲۲۹	شیطان کی سرت	۲۳۰	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۲۵	نقل و حرکت	۲۲۹	شیطان کی سرت	۲۳۰	شیطان کی سرت	۲۳۱	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۲۶	نقل و حرکت	۲۳۰	شیطان کی سرت	۲۳۱	شیطان کی سرت	۲۳۲	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۲۷	نقل و حرکت	۲۳۱	شیطان کی سرت	۲۳۲	شیطان کی سرت	۲۳۳	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۲۸	نقل و حرکت	۲۳۲	شیطان کی سرت	۲۳۳	شیطان کی سرت	۲۳۴	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۲۹	نقل و حرکت	۲۳۳	شیطان کی سرت	۲۳۴	شیطان کی سرت	۲۳۵	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۳۰	نقل و حرکت	۲۳۴	شیطان کی سرت	۲۳۵	شیطان کی سرت	۲۳۶	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۳۱	نقل و حرکت	۲۳۵	شیطان کی سرت	۲۳۶	شیطان کی سرت	۲۳۷	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۳۲	نقل و حرکت	۲۳۶	شیطان کی سرت	۲۳۷	شیطان کی سرت	۲۳۸	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۳۳	نقل و حرکت	۲۳۷	شیطان کی سرت	۲۳۸	شیطان کی سرت	۲۳۹	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۳۴	نقل و حرکت	۲۳۸	شیطان کی سرت	۲۳۹	شیطان کی سرت	۲۴۰	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۳۵	نقل و حرکت	۲۳۹	شیطان کی سرت	۲۴۰	شیطان کی سرت	۲۴۱	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۳۶	نقل و حرکت	۲۴۰	شیطان کی سرت	۲۴۱	شیطان کی سرت	۲۴۲	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۳۷	نقل و حرکت	۲۴۱	شیطان کی سرت	۲۴۲	شیطان کی سرت	۲۴۳	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۳۸	نقل و حرکت	۲۴۲	شیطان کی سرت	۲۴۳	شیطان کی سرت	۲۴۴	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۳۹	نقل و حرکت	۲۴۳	شیطان کی سرت	۲۴۴	شیطان کی سرت	۲۴۵	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۴۰	نقل و حرکت	۲۴۴	شیطان کی سرت	۲۴۵	شیطان کی سرت	۲۴۶	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۴۱	نقل و حرکت	۲۴۵	شیطان کی سرت	۲۴۶	شیطان کی سرت	۲۴۷	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۴۲	نقل و حرکت	۲۴۶	شیطان کی سرت	۲۴۷	شیطان کی سرت	۲۴۸	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۴۳	نقل و حرکت	۲۴۷	شیطان کی سرت	۲۴۸	شیطان کی سرت	۲۴۹	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۴۴	نقل و حرکت	۲۴۸	شیطان کی سرت	۲۴۹	شیطان کی سرت	۲۵۰	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۴۵	نقل و حرکت	۲۴۹	شیطان کی سرت	۲۵۰	شیطان کی سرت	۲۵۱	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۴۶	نقل و حرکت	۲۵۰	شیطان کی سرت	۲۵۱	شیطان کی سرت	۲۵۲	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۴۷	نقل و حرکت	۲۵۱	شیطان کی سرت	۲۵۲	شیطان کی سرت	۲۵۳	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۴۸	نقل و حرکت	۲۵۲	شیطان کی سرت	۲۵۳	شیطان کی سرت	۲۵۴	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۴۹	نقل و حرکت	۲۵۳	شیطان کی سرت	۲۵۴	شیطان کی سرت	۲۵۵	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۵۰	نقل و حرکت	۲۵۴	شیطان کی سرت	۲۵۵	شیطان کی سرت	۲۵۶	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۵۱	نقل و حرکت	۲۵۵	شیطان کی سرت	۲۵۶	شیطان کی سرت	۲۵۷	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۵۲	نقل و حرکت	۲۵۶	شیطان کی سرت	۲۵۷	شیطان کی سرت	۲۵۸	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۵۳	نقل و حرکت	۲۵۷	شیطان کی سرت	۲۵۸	شیطان کی سرت	۲۵۹	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۵۴	نقل و حرکت	۲۵۸	شیطان کی سرت	۲۵۹	شیطان کی سرت	۲۶۰	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۵۵	نقل و حرکت	۲۵۹	شیطان کی سرت	۲۶۰	شیطان کی سرت	۲۶۱	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۵۶	نقل و حرکت	۲۶۰	شیطان کی سرت	۲۶۱	شیطان کی سرت	۲۶۲	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۵۷	نقل و حرکت	۲۶۱	شیطان کی سرت	۲۶۲	شیطان کی سرت	۲۶۳	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۵۸	نقل و حرکت	۲۶۲	شیطان کی سرت	۲۶۳	شیطان کی سرت	۲۶۴	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۵۹	نقل و حرکت	۲۶۳	شیطان کی سرت	۲۶۴	شیطان کی سرت	۲۶۵	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۶۰	نقل و حرکت	۲۶۴	شیطان کی سرت	۲۶۵	شیطان کی سرت	۲۶۶	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۶۱	نقل و حرکت	۲۶۵	شیطان کی سرت	۲۶۶	شیطان کی سرت	۲۶۷	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۶۲	نقل و حرکت	۲۶۶	شیطان کی سرت	۲۶۷	شیطان کی سرت	۲۶۸	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۶۳	نقل و حرکت	۲۶۷	شیطان کی سرت	۲۶۸	شیطان کی سرت	۲۶۹	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۶۴	نقل و حرکت	۲۶۸	شیطان کی سرت	۲۶۹	شیطان کی سرت	۲۷۰	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۶۵	نقل و حرکت	۲۶۹	شیطان کی سرت	۲۷۰	شیطان کی سرت	۲۷۱	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۶۶	نقل و حرکت	۲۷۰	شیطان کی سرت	۲۷۱	شیطان کی سرت	۲۷۲	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۶۷	نقل و حرکت	۲۷۱	شیطان کی سرت	۲۷۲	شیطان کی سرت	۲۷۳	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۶۸	نقل و حرکت	۲۷۲	شیطان کی سرت	۲۷۳	شیطان کی سرت	۲۷۴	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۶۹	نقل و حرکت	۲۷۳	شیطان کی سرت	۲۷۴	شیطان کی سرت	۲۷۵	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۷۰	نقل و حرکت	۲۷۴	شیطان کی سرت	۲۷۵	شیطان کی سرت	۲۷۶	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۷۱	نقل و حرکت	۲۷۵	شیطان کی سرت	۲۷۶	شیطان کی سرت	۲۷۷	بوسہ مساسن چ دینے کا گناہ
۲۷۲	نقل و حرکت	۲۷۶					



# مطالب

۲۶۰ غزلیں کی غزلیں کرنا ۲۶۰ غزل و تراویح اسکا نام ۲۶۱ ذکر عقبتے کا ۲۶۱ عقبتے کی مدت

## گناہنا کیسا ہے

۲۶۲ سماع میں کتنے غلام ہیں ۲۶۲ گناہنا کی صورت ۲۶۳ سماع سے جو کچھ کاجا ۲۶۳ قولی خود و بیاری ۲۶۴ سماع میں کتنے ۲۶۴ سماع میں کتنے

## پادشاه شہادت و آخری شہادت

۲۶۵ شہرہ شہرہ کے لوگ جو شہرہ ۲۶۵ فضیلت شہرہ ۲۶۶ شہرہ کا عقیدہ غمناک ۲۶۶ شہرہ کا عقیدہ غمناک ۲۶۷ شہرہ کا عقیدہ غمناک ۲۶۷ شہرہ کا عقیدہ غمناک

۲۶۸ ایک حکایت غریب ۲۶۸ ایک حکایت غریب ۲۶۹ ایک حکایت غریب ۲۶۹ ایک حکایت غریب ۲۷۰ ایک حکایت غریب ۲۷۰ ایک حکایت غریب

## جاو و اور طاسم کا بیان

۲۷۱ سحر و شہر و ماریت ۲۷۱ سحر و شہر و ماریت ۲۷۲ سحر و شہر و ماریت ۲۷۲ سحر و شہر و ماریت ۲۷۳ سحر و شہر و ماریت ۲۷۳ سحر و شہر و ماریت

## دعا کے آداب و خوبی

۲۷۴ دعا کے آداب ۲۷۴ دعا کے آداب ۲۷۵ دعا کے آداب ۲۷۵ دعا کے آداب ۲۷۶ دعا کے آداب ۲۷۶ دعا کے آداب

۲۷۷ دعا کے آداب ۲۷۷ دعا کے آداب ۲۷۸ دعا کے آداب ۲۷۸ دعا کے آداب ۲۷۹ دعا کے آداب ۲۷۹ دعا کے آداب

۲۶۰ غزلیں کی غزلیں کرنا ۲۶۰ غزل و تراویح اسکا نام ۲۶۱ ذکر عقبتے کا ۲۶۱ عقبتے کی مدت

## گناہنا کیسا ہے

۲۶۲ سماع میں کتنے غلام ہیں ۲۶۲ گناہنا کی صورت ۲۶۳ سماع سے جو کچھ کاجا ۲۶۳ قولی خود و بیاری ۲۶۴ سماع میں کتنے ۲۶۴ سماع میں کتنے

## پادشاه شہادت و آخری شہادت

۲۶۵ شہرہ شہرہ کے لوگ جو شہرہ ۲۶۵ فضیلت شہرہ ۲۶۶ شہرہ کا عقیدہ غمناک ۲۶۶ شہرہ کا عقیدہ غمناک ۲۶۷ شہرہ کا عقیدہ غمناک ۲۶۷ شہرہ کا عقیدہ غمناک

۲۶۸ ایک حکایت غریب ۲۶۸ ایک حکایت غریب ۲۶۹ ایک حکایت غریب ۲۶۹ ایک حکایت غریب ۲۷۰ ایک حکایت غریب ۲۷۰ ایک حکایت غریب

## جاو و اور طاسم کا بیان

۲۷۱ سحر و شہر و ماریت ۲۷۱ سحر و شہر و ماریت ۲۷۲ سحر و شہر و ماریت ۲۷۲ سحر و شہر و ماریت ۲۷۳ سحر و شہر و ماریت ۲۷۳ سحر و شہر و ماریت

## دعا کے آداب و خوبی

۲۷۴ دعا کے آداب ۲۷۴ دعا کے آداب ۲۷۵ دعا کے آداب ۲۷۵ دعا کے آداب ۲۷۶ دعا کے آداب ۲۷۶ دعا کے آداب

۲۷۷ دعا کے آداب ۲۷۷ دعا کے آداب ۲۷۸ دعا کے آداب ۲۷۸ دعا کے آداب ۲۷۹ دعا کے آداب ۲۷۹ دعا کے آداب



[illegible]

هذا وقف

افضل ميرزا علي الله باير

احمد لک کتاب متعلق فیض کتاب سرائی دہلی

مجموع سادات

بمقام انصاف میرزا علی محمد سعید صاحب اکبر

در مطبع یقین واقع بنابر طبع گویا

شماره



آپ کی ہے پس سید الانبیا کو محمدی میں پھر کا قرار دے تا اور دیکھا کہ  
 ہے اکتیس طالب حضرت معترف حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ  
 خدات میں جایزین جو سنات و سلیق و سلامت کے ساتھ ہر ایک کو  
 عرف کر کے کہ اس زمانہ میں جو قرب قیامت کا زمانہ ہے ہر جان  
 عالمی کے اسوہ شرک و بدعت میں مبتلا ہیں اور غلام و ترک کی مروتات سے غافل  
 و خیر ہو رہے ہیں اس بہانہ خالق کے چند و نہ زندگانی پر غفلت و غفلت  
 ملک جاودانی کے عیش و عشرت و انہی کی تحصیل سے غافل و غلام ہیں لہذا  
 ماننے کے ولین گذرگہ چند اوراق میں شرک و بدعت کی تباہی اور توحید و توحید  
 سنت کی خوبی اور کچھ فضول نصیحت آمیز و ہر انگیز لکھے تا مومنین کے حق میں  
 ہدایت و رہنمائی کا باعث ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم پہنچا  
 وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُونِي يَوْمَ يُخْرِجُ الْفُلْكَ  
 کے ذمہ سے اور پس چاہئے کہ ہم سب ملکر اس پر عمل کریں تا نجات پاویں  
 اور خاص مہندوں میں گئے جاویں۔ اور اس نظر میں اہل انصاف سے یہ ہے  
 کہ اگر اس میں کچھ غلطی نظر آئے یا سہوی پاؤں تو مقتضائے بشریت پر عمل فرمائیے  
 اور بے تکلف عالم اصلاح سے ملوین اور اس قلیل البضاعت کو بے ہوا ہوا تمام  
 زہر بلوین سکور اس کتاب میں صحیح حدیثیں اور معتبر روایتیں اور مفید عام  
 سفارین علماء و سلف کی تالیفات سے منتخب کر کے جمع کئے گئے ہیں اور باجماع  
 اہل کتاب و کتابہ الہی لکھا گیا ہے۔ اور مناسب مقام پر بعض امور مشروہ و بدعتیں  
 ہوئے ہیں وہ بھی علماء از صنعت نہیں ہیں اور جو کوائد اوراق کے مجموعہ تالیف  
 میں توقع جایز۔ امید حصول سعادت ہے لہذا اس مجموعہ کا نام مجموعہ سعادت  
 رکھا اور تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسکو قبول فرماوے اور جلال و اسلام کو

توضیح و تفصیل و انتساب عن سنت کا بیان

[illegible]

یعنی خداوند تعالیٰ اور نہ تھی اور نہ تھی کوئی چیز اس وقت آئندہ تھا اگر کوئی  
 ہے اور جو کچھ ہے وہ سب نو پیدا ہے اور عالم فانی ہوتا ہے بالبدن و بپنا  
 قرآن شریف میں وار ہے **كُلُّ مَشْيٍ هَالِكٌ** **لَا يَبْقَىٰ شَيْءٌ**  
 ہونیوالی ہے مگر ذات مقدسہ اندر سچا نہ کی کیونکہ وہ قدیم ہے یعنی ہمیشہ  
 ہے اور ہمیشہ نیا اور اکبر ہے یعنی نہ کوئی اور نہ کسی سے نہ بڑا نہ چھوٹا نہ  
 وصفات اور کی گمان ہے اسکو برابر کیا کوئی نہیں چنانچہ مضمون تو ہے **لَا يَمُوتُ**  
**نَبِيُّ اسْمِ بَازِلٍ قُلْ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ هَلْ أَمَّلْتَ أَنْ يَكُونَ**  
**لَهُ كُفُوًا كَمَا كُفُوا لَهُ مَا لَكَ بِرَبِّكَ أَنْ تُنْزِلَ إِلَهُكَ**  
 ہے نہ کسی کو ہونا کسی سے جتنا اور نہیں اور نہ کسی کو ہونا نہ تو اس سے  
 انسان کو صرف اپنی معرفت اور عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اس آیت میں  
 اسی مضمون کو بیان فرمایا ہے **وَمَا خَلَقْنَا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَا**  
 نہیں پیدا کیا میں نے جن اور انسانی کو اگر کسی لئے کہ عبادت کریں اور  
 دو نواز ہوں کہ حق سوت اور حیات ظہری انیک کرتا رو پد کر وار ہے اپنے مال کی  
 و عبادت لایا میں بسبب کہ اس آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا ہے **خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ**  
**وَالْحَيَاتِ لِيَعْبُدُونَا** **أَلَيْسَ لَكُمْ عِلْمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ**  
 ہاں تم کو آواز ہے کہ کون تم میں اچھا عمل کرتا تھا ہے یعنی جو وفات برتتا ہے  
 و خیر عمل کا مشورہ اور الگ الگ قبل حیات ثبات عمل ظہری و باطنی کو فرمایا  
 کی کہ جو ہے حدیث شریف میں ہے **أَلَمْ تَلَوْا تَرَوْهُ بِحُجَّتِهِ** **أَوْ تَرَوْهُ بِحُجَّتِهِ**  
 روزیہ میں تین ہی آدمی کل اور حدیث میں کہ **أَلَمْ تَلَوْا تَرَوْهُ**  
 کیا میں تم کو بتاؤں کہ جس شخص نے اپنے رب کو اپنی ہمت سے نہیں  
 اس وہ دنیا کی پاداش کے لئے عبادت کرتا ہے نہ وہ جہنم کی عذاب سے

وہ دنیا کی پاداش کے لئے عبادت کرتا ہے نہ وہ جہنم کی عذاب سے  
 نہ وہ جہنم کی عذاب سے نہ وہ جہنم کی عذاب سے  
 نہ وہ جہنم کی عذاب سے نہ وہ جہنم کی عذاب سے



01111101



شکر کا یہ بدعت اصل میں غلط و باطلی ہیں

جب آپ میں جو چیزیں غلط و باطل تھیں

رسول کو پہنا اس طرح ہوتا ہے کہ اس کے سوا کسی کی رائے نہ پکڑے اوس میں پہلی بات کو  
توجہ دیتے ہیں اور اوس کے خلاف کو شرک اور بدعت و مہرے بات کو اتباع سنت کہتے  
اور اوس کے خلاف کو بدعت سوہرگہ کیو جیسا ہے کہ توحید اور اتباع سنت کو  
خوب پکڑے اور شرک و بدعت سے بہت بچے کہ یہ دونوں چیزیں اصل  
ایمان میں غلط و باطلی ہیں اور پانی گناہ سے بھیجے ہیں کہ وہ ایمان میں غلطی  
نہ اصل بلکہ بین جہان فیہ سورہ نسا میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ اِنَّ سَمَیْکُمْ  
اَللّٰہُ وَفِیْہِ اَنْ حَقِّیْکُمْ اَللّٰہُ وَفِیْہِ اَنْ حَقِّیْکُمْ اَللّٰہُ وَفِیْہِ اَنْ حَقِّیْکُمْ اَللّٰہُ  
فِیْ اَللّٰہِ سَمَیْکُمْ اَللّٰہُ وَفِیْہِ اَنْ حَقِّیْکُمْ اَللّٰہُ وَفِیْہِ اَنْ حَقِّیْکُمْ اَللّٰہُ  
رب کہ اؤنگوا ایمان نہ ہو گا جب تک کہ نبی کو صفت نہ جانیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
پیغمبر ہیں انجو جی میں خفگی تیرے فیصلہ سے اور قبول رکھیں ان کو یہ مطلب میں  
آیت کا یہ ہے کہ جب کسی عبادت یا دنیا کے معاملہ میں یا حکم اور عادت کی بات  
آپس میں جھگڑا اٹھو ایک کہتا ہو دین کیا چاہئے دوسرے کہتے ہو دین کہیں دین  
کیا چاہئے کہ جی کہو یہ کام یا رسم و عادت بہتے کوئی کہی نیک ہی قرار دے وقت میں  
پاس ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف پرین اور ان کے حکم پرین پھر جو حکم فرماتے  
یا حضرت کی حدیث سے ثابت ہو اوس حکم کو خواہ اپنی مرضی کے موافق ہو خواہ غلط  
جان و دل سے خوش ہو کر قبول کریں اور ان میں تب تک لیا کہ خواہی معلوم ہو

## بدعت کی بُرائی اور نستان کی بدعت مزحیہ کا بیان

مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ افرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
سَلِمَ لَیْسَ اَمَّا لَیْقَہُ اَنْ حَقِّیْکُمْ اَللّٰہُ وَفِیْہِ اَنْ حَقِّیْکُمْ اَللّٰہُ وَفِیْہِ اَنْ حَقِّیْکُمْ اَللّٰہُ  
ہذا فی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سَمَیْکُمْ اَللّٰہُ وَفِیْہِ اَنْ حَقِّیْکُمْ اَللّٰہُ

بَلْ عَتَقُوا صَلاَئِكَ اُچھی باتوں میں سے اچھی بات اللہ کی کتاب قرآن مجید  
 اور بہتر باتوں میں سے بہتر راہ محمد کی ہے اور سب بڑے کاموں میں سے  
 بڑا کام وہ ہے جو نیا ہے اور نئی چیز گمراہی ہے یعنی سبب گمراہی کا ہے ف  
 یعنی اللہ تعالیٰ آدمی پر پاب سے زیادہ مہربان ہے کہ اس نے اگلے دین سب  
 منسوخ کر کے لوگوں کی ہدایت کے واسطے کتاب قرآن مجید بھیجا اور اس میں جو باتیں  
 دنا اور آخرت میں آدمی کے کام کی تحصیل بیان کر دیں سو وہ سب نئی باتوں  
 سے اچھی ہے اس میں پر عمل کرو اور اللہ تعالیٰ نے ضرورتوں پہ بھیج کر بھیجا  
 انہوں نے قرآن کا سبب مطلب صاف صاف بیان کر دیا اور عمل کر کے  
 دکھلا دیا کہ نئی بات باقی رہ جو جسے اللہ نے ہی ایجاد کر دیا کی دین میں ضرورت ہو  
 رہو جو اسکے جو دین میں کوئی بات نئی کا وہ سب باتوں سے زیادہ نیا  
 دین میں نئی بات نکالنا گویا اپنی ایک شرع جو اللہ تعالیٰ نے یقیناً  
 اور حضرت کے طریقہ اور کام میں نقصان نہ آئے گویا یہ خوارا ہے کہ یہ بات ظاہر  
 سنے قرآن میں نہ تھی اور نہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے معلوم ہوئی جو کہ ہمارے  
 سوا بچنے نکال اور جو بات ایسی ہو جو حدین ایسی بڑی بات نکلتی ہو وہ صریح  
 گمراہی ہے اس واسطے بعد از ان کام میں کہ ان کو سچ کر دیا وہ سچ کر دے  
 نصیب نہیں ہوتا اس سبب سے کہ یہ بات کے کام کو نیا کام کہ اگر آپ  
 تو اس کو بھی تو کہہ دے گا نیا ہے نہیں کہہ سکتا اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ  
 بعد میں گمراہی میں اس حد تک پہنچا کہ یہ ہو چکا چاہے کہ اس نے نہیں پہنچا  
 اس کا دین میں گمراہی نہ تھی اور اس کے عقیدہ اور رسم و رسوم یا حج و قرب  
 اور ایک جہان اور گونا گونا گویا جو جسے محمدی کرنا اور ہم مانتے ہیں وہ غلامین رکھا  
 اور اگر جنہوں نے نہ کیا ایسا نہ ہو کہ ہم میں بند ہو جاوے گمراہی سے

بہشتی روضات اور بدعات و بیاہ

صاحبان و مسیحیوں کو لکھا گیا ہے کہ ان

روزوں کو میں نے بدعتیں بنوائی ہیں اور کھانا

چالیس دن تک اوسکو ناپاک سمجھا۔ بسم اللہ کے واسطے چار برس اور چار مہینے کی قید کرنا۔ اور بسم اللہ کی خوشی کو محفل کرنا کھانا بانٹنا شیرینی تقسیم کرنی اور تختہ میں نفل اور رسم اور رسم کرنا اور اوس تختہ کو معاذ اللہ قبروں یا نشان یا جھنڈے کے ساتھ کو لے جانا اوسکے ہاتھ میں بال کا گنگنا باندھنا اور اوسکے ہاتھ میں لوہا لکھا اور رسم منگنی کرنا بیڑے وغیرہ بانٹنا مرد کو منہ پی لگانا سہرا لٹکانا اور ٹوٹے گانا اور جلوہ کرنا اور شادی سے پہلے برادری کا کھانا کرنا اور پونھی کھیلنا محرم میں عورت کی صحبت اور عورت کو زینت ترک کرنا چار پالی پر نہ سونا تخریہ بنانا لٹکانا محرم کی محفلین کرنا علم چڑھانا سہری بنانا اور صفر کے مہینے کو بالخصوص تیرہ کو ناپاک سمجھنا اور آخری چار شنبہ کو سیر کو جانا اور ربیع الاول میں اوروں کی محسوس ترتیب دینا اور جب وہاں ذکر حضرت کے مہینے آوے کھڑے ہو جانا اور جاننا کہ روح حضرت کی یہاں آتی ہے اور چلا آتی گی یا یہ بین کرنا اور شعبان میں آتش بازی چھوڑنا اور حلو ا پکانا اور چراغ بہت سے جلانا اور رمضان میں اخیر جمعہ کو خلیہ الوداع اور قضا عمری پڑھنا شوال میں عید کے روز باغسوس سو تان پکانا اور بعد نماز عشاء کے بعلگیر ہو کر ملنا یا مٹھا کرنا اور ولقعدہ کے مہینے میں نکاح کرنا و علیٰ ہذا التیاس کفن کے ساتھ جانا نماز اور چادر بھی ضرور بنانا اور نعش کی چار پالی سفوس سمجھنا اور کھنی پر کلمہ وغیرہ لکھنا اور قبر میں ٹلی کے دھیلے اور شجرہ رکھنا اور تاج و سوان چالیسوان اور چہرے اور پرسی عرس مردوں کے کرنا اور استقامت و جد کرنا حافظ کو قبر و نہر چھلانا قبر و چادر میں ڈالنا مقبرین بنانا قبر و نہر ترش لکھنا و مان چراغ جلانا موت کے بعد چلا کر بیان کر کے رونا تین روز کے بعد ماتم پسی کرنا اور دو روز سے سفر کر کے آخر و نہر جانا اور توشتے اور ستہ منیان کرنا اور مان باپ کے ترکہ سے بیٹیوں کا

حقہ دنیا اور بیاریونین ٹوٹنے کے اسنگل بد پنیچر کے دن کو نامباک سمجھنا اور  
 اور بعض تاریخوں کو خمس جاننا اور ورد ناد علی اور قتم نیرگون کے نام کے پورا  
 کی آیت کو معکوس پڑھنا اور چار بجتے وقت ایک دعا ایجاد کرنا اور بولی  
 دیوالی وغیرہ کفار کی رسم کو ماننا اور شغل برزخ وغیرہ طریقہ ایجاد کرنا اور اسکو  
 عمل میں لانا اور مغرب کی نماز کے بعد صلوٰۃ یا زوہ قدیمی پڑھنا اور درود کا غور  
 سے اور غور تو نکام و دن سے سلام علیک کرنا سمیو سمجھنا اور اسطرح خور و سنا  
 بزرگون سے یا بزرگون کا نور و دن سے سلام کرنا ادب کے خلاف جاننا اور  
 علاوہ اسکے سلف کے عقائد سے انحراف کرنا وحدت وجود اور وحدت شہود  
 یا تئیر و قدر کے مسئلہ میں گفتگو کرنا اس کے اسرار کی تحقیق میں غفلت ہونا  
 راگ با جاسنے کو بہتہ جاننا آپس میں ایک دوسرے کی تعظیم حد شرعی سے  
 زیادہ کرنا مہر عورتوں کا زیادہ مقدار کرنا اور شاویہ بین خراج بجا کرنا بیوہ کا کھانا  
 نکاح معیوب سمجھنا اپنے جسم اور مکان اور سوارق وغیرہ کی زینت بہت سی کرنا  
 غرضکہ یہ باتیں اور سوا سے اسکے ہزاروں زمین جو رائج ہیں کہ ہزاروں آدمی  
 یہ زمین کرتے ہیں اور بہتیرے آدمی منع ہی کرتے ہیں قلع نظر اور دلیلوں سے  
 جب مسلمان زمین اختلاف پڑا اور اس بات پر جھگڑا اٹھا تو ایسے وقت میں حضرت محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف اور حاکم بنا چاہئے اس واسطے کہ آنحضرت کے وقت  
 میں بھی لڑکے پیدا ہوتے تھے عورتیں زچا ہوتی تھیں اور لڑکوں کے نقص بھی  
 ہوتے تھے اور قرآن پڑھنا اونکو شروع ہوتا تھا اور لوگوں کے نکاح ہوتے تھے  
 اور لوگوں کو یہ ایمان ہوتا تھا کہ عورتیں اور لڑکے مرتے تھے اور قبر میں بنتی تھیں اور چلا  
 او پس روز گزرتا تھا اور حرم اور صفر وغیرہ پہنچتے آتے تھے تو ایسے وقت میں  
 حضرت کیا کرتے تھے اور کیا فرماتے تھے اور حضرت کے اصحاب کس طرح عمل میں لگاتے تھے

بعض تاریخوں کو خمس جاننا اور ورد ناد علی اور قتم نیرگون کے نام کے پورا

دین میں زیادہ کرنا مہر عورتوں کا زیادہ مقدار کرنا اور شاویہ بین خراج بجا کرنا بیوہ کا کھانا

نکاح معیوب سمجھنا اپنے جسم اور مکان اور سوارق وغیرہ کی زینت بہت سی کرنا

پھر ان کاموں کا تہا ہونا حضرت معلم کے قول و فعل و تقریر سے ثابت ہو تو  
 چاہئے مسلمان خوش ہو کر دل سے قبول کرے اور جو شخص اسکی برائی وقت  
 کر کے ناخوش ہو اور ان کاموں تک نہ کرنا اسکو برا لگے تو صاف جان لینا  
 چاہئے کہ اسکو سنت رسولؐ سے انکار ہے معاذ اللہ منہا اور مصلوہ  
 کرنا چاہئے کہ حضرت نے نئی نئی رسموں اور ایجادوی کاموں کے حق میں  
 وعید شدید فرمایا ہے چنانچہ بخاری اور مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
 سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم: **مَنْ أَخَذَ شَيْءًا مِنْ حِرْمَانِي**  
**مَالِيكَ يَسْتَعِثُّهُ قَهْقَرُهُ** جس نے نئی چیز نکالی ہمارے اس دین میں جو پیرائون  
 سے نہیں تو وہ چیز باطل اور رو ہے **ف** یعنی ایسی چیزوں میں نکالے کہ جسکی حق  
 دین اصل ہی ہو وہ چیز باطل اور رو ہے۔ نئے کام و طرح کے ہیں ایک وہ  
 کہ حضرت کے یا تابعین کے یا تابعین کے وقت یا تابعین کے وقت تک سیکو صرف و نحو  
 کی کام کی حاجت ہوئی بعد ازاں کے ایسا واقع ہوا کہ اس نئے کام کی حاجت ہوئی  
 مثلاً حضرت کے وقت سے صحابہ و تابعین کے وقت یا تابعین کے وقت تک سیکو صرف و نحو  
 پر مشکو کی یا ترغین، زہر بنائے کی یافتہ کی کتاب تصنیف کرنے کی حاجت نہ ہوئی اسکا  
 کہ جب مسلمان عرب فتح کلام الکریم صرف و نحو کے سمجھتے تھے اور بے زیر و زبر کے  
 صحیح تھے اور اکثر لوگ مسائل کے حامل تھے اور اختلاف کہ تھا سوا و نحو احتیاج  
 نہ تھا کہ کتاب اور فتاویٰ بنائے بعد ازاں کے جب اسلام  
 کو ان اور سند و سنان وغیرہ کی طرف پہنچا تب احتیاج ان چیزوں کی ہوئی اور  
 بموجب اشارے آیات اور حدیث کی یہ چیزیں بنائی گئیں تو یہ چیزیں کہ وہ  
 ہیں جیسے صرف و نحو اور علم قرأت اور اصول اور فقہ اور کتابین تصنیف کرنا  
 اور مہار وغیرہ چیزیں ان لوگوں کے حق میں بدعت نہیں تھیں اور دوسری طرح

جو بدعت کوئی نہ چاہئے اور اسکو اثبات سنت کو نکالو

سے کام و طرح کے ہیں

جو بدعت کوئی نہ چاہئے اصل فقہاء و محدثین نے بدعت نہیں کہا





سے کام وہ ہیں کہ وہ واقع بھی ہوئے مگر حضرت کے یا اسبابوں یا تابعین  
یا تبع تابعین کے وقت میں وہ نئی چیزیں بے ارگاہ کے جاری نہ تھیں  
تو وہ چیزیں بدعت اور باطل اور مردود ہیں مثلاً اس وقت میں لوگ  
مرتے تھے اور دفن ہوتے تھے مگر کوئی تیمار و سوان چالیسواں نہیں کرتا تھا  
اور اسطرح فاتحہ نہیں دیتا تھا یا مثلاً سو وقت میں لوگوں کے کساح ہوتا تھا  
پھر کوئی سب سے پہلے اور لوگوں نہیں باز نہ تھا تھا صرف آری نہیں کرتا تھا لایہ  
سب کا عمل باطل اور مردود ہیں اس واسطے کہ دین کا کام وہ ہوتا ہے جس کے کرنے  
میں خلوہ و خلوت ہو اور نہ کرنے میں نقاب و عیوب یا الزام آوے  
سو میں کہ کام و وطن کے ہیں ایک اور کام جو دل سے علاوہ رکھتے ہیں تو  
کام یا عبادت ہیں یا معاملات ہیں یا رسوم و عادات ہیں تو ان سے انکار نہیں  
کے کام مستقر کرنا اور سنبھالنا اور ان کا سونپنا وقت اور جگہ و زمین اور  
گنتی مقرر کرنا حضرت سالی اللہ علیہ وسلم کا کام تھا اور اس واسطے حضرت کو کفر  
نقابی نے پیغمبر کہ جسے اسو حضرت نے دیا ایک جسے کوئی عقیدہ یا عبادت یا کوئی  
رسومی کار اور اس کی مثال اور نظیر بھی دین میں نہ تھی سو وہ عقیدہ یا عبادت  
یا رسوم دین کے عقیدہ اور عبادت اور رسوم یا عبادت یا عبادت یا عبادت  
نکاح کی قیادت اور اس سے تعلق رکھنے سو وہ عبادت اور باطل اور مردود ہے

عبادت کی نوعی اور حضرت آدم کی پیدایش اور  
اس امت کے پچھلے نسلوں کی شرف کا بیان

عبادت عبارت ادب سے ہے اور لغت میں ادب ہر چیزی کا کلام  
رکھنے کو کہتے ہیں پس شرع میں ادب یہی ہے کہ ہم خدا اور رسول کی امر و نہی پر گام

کتاب کا نام ہے  
یہ وہ ہے جس نے  
یہ وہ ہے جس نے  
یہ وہ ہے جس نے



رحمت اوس میں اذا اوتفیرہ نہ کہ نہ دین جن خالق نے تن عیالی کو عدم سے  
 نکال کر لباس پہنایا اور سبے شمار نعمتوں کے ساتھ سفر فرما فرمایا اوس کے غلام  
 واکرام کی شکل گزاری ان و زمان میں واجب ہوئی اس کو لازم ہے کہ ہم  
 خاصہ اوس منعم سے شوق کی عبادت کریں اور ہر مصیبت و بلا میں صرف اوس سے  
 مدد چاہیں غلاموں و عبودیت میں تامل اور ہمارا ایاک نعبد و ایاک نستعین  
 بتا رہا ہے ہر وقت و زمان کہتے ہیں اور ہر نماز میں پڑھتے ہیں سچا ہوا اور  
 و تقصیر میں دونوں موافق و مطابق ہو جاوے پس اللہ تعالیٰ کی کسی عبادت میں  
 میں ہرگز ہرگز کسی دوسرے کے ساتھ نہ ہو جائے اور اوس کے کارخانہ قدرت میں  
 نہ ہو اس کا شریک و ہم پیم نہ ہو عتقادہ بانیں اور مد و شری کو ہر لحظہ  
 پیش رکھو کیونکہ اوس کام میں سنت نبوی کا کائنات کرین کہ نہ کہ اتباع سنت  
 نبوی ساری ہدایت اور خلاف سنت میں ہی گمراہی ہے خلافت میں  
 کہے ہو کہ یہ کہ ہرگز ہرگز نہ ہو کہ پس خلاف سنت کہ اوس کی عبادت  
 جس کہتے ہیں۔ زیر ہاں کرنیوالی ہے۔ اس سے اجتناب واجب بانیوں  
 عبادت سے کسی طرح ہلوگو کو بچارہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے جو  
 خاصہ عبادت کے واسطے پیدا کیا اور عقل و شعور کو اپنی معرفت کیلئے عطا  
 فرمایا ہے جیسے کہ اس آیت کو ہم دیکھتے ہیں فَاذْكُرْ مَا كُنْتُمْ عَلٰی  
 اَرۡهَیۡتُمْ بَنۡیَۡنَۡمَۡنَۡہِیۡنَ ہین پہنچا کیا میں سے تیرے اور انسان کو کرنا کہ عبادت کریں  
 میری۔ پس حلیہ ہوا کہ ہر ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت و معرفت کے  
 لیے کہتے تھے ہیں اور ساری مخلوق پر جو ہمیں شرف و نزہ کی ہے جیسے کہ  
 فرمایا ہوئی کہ تبارک و تعالیٰ آدم نبی میں سے بزرگ بناوا اولاد آدم کو۔ اس میں  
 باعث وہی عبادت و معرفت ہے پس جس بنی آدم میں یہ وصف نہیں

اس میں نہ تو کوئی عبادت ہے

سنت میں ہرگز نہ ہو

ہرگز نہ ہو

اوسکو یا تم پر کچھ فضیلت نہیں ہے بلکہ با تم سے بھی بدتر ہے جیسا کہ آیت  
 سے ظاہر ہے **اِنَّ لِّكَ لَکَالْعَامِ سَبْعًا خَیْسَلٌ** یعنی یہ لوگ مثل  
 چوپایہ کے ہیں بلکہ اوس سے ہی زیادہ ہلکے ہوئے ہیں۔ پس واجب کرنا  
 عبادت کا مقتضائے حکمت کا ہے نہ اس بہت سے اوس کو کچھ عبادت کی  
 حاجت ہے یا اس میں اوس کا نفی ہے اور ظاہر ہے کہ جس چیز کو صاحب کمال تقاضا  
 بمقابلہ اسکے صاحب نقصان تذلّل اور پستی کرے۔ اتنا حال اور کمال  
 کے درمیان مساوات و برابر ہی لازم آوے گی۔ خلاف کرتے ہیں اور اسی  
 جہت سے دنیا میں ہر صاحب کمال کو چھوٹے مرتبے والے سے کہہ دیتے ہیں  
 شہرستہ ہیں اور دوسری وجہ وہ ہیں کہ ہر صاحب کمال کو اللہ تعالیٰ  
 جل شانہ کا دنیا میں خاص کا انسان کے نزدیک ہر صاحب کمال کو دنیا میں  
 نیال میں نہیں آتے اس واسطے کہ انسان کو فقر الوصیت سے آخر تمام کیا ہے  
 اور صفات کا ملاپنی سے کہ وہ جو اوریات اور علم اور رات اور قوت اور سمع اور  
 بصر اور کلام ہے اوس پر تو اولاد اور ثناء کے واسطے اندر گھیر لیا یہ خلافت  
 تفسیر غریبی کا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو آدم کو صفات کمال کے ساتھ  
 اور تمام مخلوقات سے اسکو عزیز و ممتاز بنایا لہذا اس انسان ضعیف البنانہ  
 اس کا نائب کیا اور خطاب خلیفہ سرفراز فرمایا جیسا کہ فرماتا ہے **وَ اَوْفَاکَ**  
**سَکَرَاتِکَ لِلْمَلٰئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِیْکَ اٰیٰتٍ خَیْسَلٍ** ترجمہ  
 اور جب کہ ہاتھ سے سب نے فرشتوں سے کہہ دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا زمین پر ایک  
 نائب۔ چھوٹے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک شت خاک سے پیدا کیا اور  
 کہ عالم معرفت میں انکو تمام فرشتہ پر فضیلت بخش دیں جتنی جنوں کی عبادت  
 کمال چاہیے والی نصیب ہے کہ حقیقت آدم سے انکو گاہ فرمایا پھر اوان

عزالت عبادت کا کمال ہے

انسان

وکون سے ان کے سامنے پیش کیا اور ان سے ان کے نام پوچھے و علم  
 ادم الائمہ انکما انشد عنہم علی امہ شکرہ فقال انبی  
 باسم آوہ و ان کدنتہ صمد قین ہ اور سکھایا آوہ کو نام سکھ  
 پھر پیش کیا اوکو فرشتوں پر پس لہا بتاؤ مجھے ان سب کے نام اور تم سے ہم  
 آخر فرشتوں کو اپنی لامی جہن کا اور کرنا پڑا قالوا ہذا کلامک لا علم لنا  
 الا ما کلمناک لے تو پاک سے مجھے نہیں علم ہے مگر جتنا تو نے مجھے سکھایا ہے  
 جب فرشتوں نے اسے علمی کا اقرار کیا تب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام  
 سے فرمایا تم فرشتوں کہ ان چیزوں کے نام بتاؤ گا کہ وہ تمھارے  
 علم و معرفت کے وہ نام جو جانیں اور سوایہ سے اچھا سمجھیں قال یا  
 ادم انک شہتم الائمہ اہم کہہ آوہ بتاؤ اسے انکو ان سب کے  
 نام پوچھو اور علیہ السلام سے جب سب چیزوں کے نام بتادیا اور ان کی  
 معرفت اور یہ کہ فرشتوں پر ثابت ہو گئی تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرے  
 آدم کو یہ کہہ دو تا کہ اسے بخولہ ظاہر ہو جائے کہ علم و معرفت میں وہ تم سے زائد  
 ہے اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ یہ عز و کبر و افضلیت اور بڑی علم و کرم ہے  
 آخر یہ جو کچھ اوکو دیا گیا کہ الیمیں جو سنگ اور خود میں تھا اس سے اس سنگ  
 نے نام اور مرد و عورت بناؤ کہ انک اسم کفر اسمک و اراہ ادم قسرت  
 انک اسمک راستہ نگر و کان میں انک اسمین ہ اور سب کہا یہ ہے کہ  
 تم اس کو سجدہ کر لے یہ فرشتوں نے یہ کہہ کیا کہ انک اسم سے خدا کا اسم کہہ کیا اور  
 خدا کا نام کہہ لے یہ سب اسمان و اقام و اکرام اور سکالستائرا ہوا ہے  
 اس سے اس کا جو حال ہے پیدا ہوا و شنگان نوری کا بخور یا الیمین ان  
 اسم ہو کہ انک اسمین اللہ تعالیٰ نے اس کو عنایت کی یہ ہیں ان سکھ اور یہ

حضرت آدم و اس کے بیٹوں کے نام

حضرت آدم و اس کے بیٹوں کے نام

حضرت آدم و اس کے بیٹوں کے نام

مرصفت ہو جا اور یہی حکم میں صرف کرے اور جس چیز کے واسطے وہ نیت میں کرے  
 اور یہاں میں اس کے واسطے نیز نیت میں اور نہ خیر کرے اور موقع و محل کو  
 اس کے واسطے عقل کی نیت ہے کہ معرفت کے لئے وہی گئی ہے اور احضار  
 جساں میں انشاء ان و غیرہ واسطے عطا ہوئے ہیں کہ لایزال عبادت میں  
 اور نہ مصروف رکھیں اور عبادت معرفت کا گہبان ہے اگر عبادت نہ ہو تو علم  
 معرفت محفوظ نہ رہے بلکہ اگر قابل کیا جاوے تو اصل حال آدمی کا معرفت ہے  
 اور عبادت شمر او اس کا اور برہا او اس کا ہے کیونکہ حضور اور توجہ نہایت کامل  
 ہو جاتا ہے اگر عمل بدن کے عمل قلب کے موافق ہوں اس واسطے کہ اس میں  
 ان دونوں کے درمیان نہایت ارتباط ہے ہر عمل قلبی کو عمل بدنی میں اور ہر عمل  
 بدنی کو عمل قلبی میں پوری آواز ہے پس انسان جو معرفت اور عبادت  
 کے لئے پیدا کیا گیا ہے اگر یہ دونوں چیزیں چھوڑ دے تو حقیقت میں وہ انسان  
 نہیں بلکہ سداہت کہ حکم میں داخل ہے اَوَلَمْ يَكُنْ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَفْضَلُ  
 ہوں مثل چوپائے یا گایا ان سے بھی زیادہ بگئے ہوئے ہیں۔ اس گمراہ سے  
 معلوم ہوا کہ جیسا حکمت الہی عبادت کی مقتضی ہے ایسا ہی صورت انسان  
 بھی عبادت کے تقاضا کرتی ہے۔ اگر کوئی طردیش تہہ کرے کہ حاجت شرع کی  
 کیا ہے معرفت اور عبادت میں عقل بھی کفایت کرتی ہے۔ تو جواب کا یہ ہے  
 کہ عقل کو اس کے طور پر نہیں چھوڑا ہے بلکہ اس کے ساتھ وہم و خیال بھی لگا دیا  
 ہے اور یہ وہم و خیال عقل سے جھگڑتے رہتے ہیں پس غالب تھا کہ وہ غلطی میں  
 پڑ کر ضلالت و گمراہی کی طرف چلا جاتا لہذا عقل کی تائید شرع سے کر دی ہے  
 تا عقل ان امور کی اور اس کے جوہر معرفت اور عبادت میں ضرورت میں عاجز نہ ہو  
 عقل کمتر نہ ہو اور شرع نہایت ملحق آفتاب ہی کہ بغیر اسکے چیر نہ لگتا

عبادت معرفت کا جزو ہے

تقاضا عبادت الہی کے لئے

اچھی طرح ممکن نہیں۔ نماز چھکارنے کی نہایت تاکید آئی ہے اور سب عبادتوں  
 سے افضل ہے حتیٰ الامکان جماعت کے ساتھ ادا کرے یعنی اپنی عبادت ناقصہ کو  
 تمام عبادت کرنے والوں کی عبادت کاملہ کے ساتھ ملا کر حضور اقدس میں عرض کرے  
 کہ وہ اگر عیم ہو جب اپنے کرم کے عبادتوں میں فرق نہ کرے یعنی سب عبادتوں کو  
 سب نقصان بعضوں کے رونفرماوے بلکہ سب اہل راہ کی عبادتوں کے  
 ساتھ اس کی عبادت ناقصہ بھی قبول ہو جاوے کیا اچھا کہا ہے کسی کینہ والے  
 نے شعری پذیرہ بدان را بطیفیل نیکان پر رشتہ واپس مذہب ہر کہ گہر  
 سیکھو نہ اور نماز فرض کی جماعت اسی سے مقرر کی گئی ہے کہ ناقصہ کی عبادت  
 کاملہ کی عبادت کے ساتھ قبول ہو جاوے گا یہ مقام عبادت مقام اجتماع ہے۔  
 پس دون اجتماع کے عبادت ناقصہ ہوتا ہے اور جماعت کی فضیلت تاکید  
 میں صحیح حدیثیں بے شمار وارد ہیں از انجملہ حیدرہ شین صحیح دین میں سند صحیح ہیں  
 صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علیؓ کو علیہ السلام  
 کے پاس ایک اندھا آدمی آیا اور بولا کہ اے رسول خدا میرے پاس ایسا کوئی  
 آدمی نہیں ہے جو اٹھ کر میرے سجد تک لیجائے پھر حضرت سے اجازت اس  
 آدمی چاہی کہ ٹھہرین پڑھ لیا کرے۔ پس آپ نے اس کو اجازت دی جب وہ  
 پیٹھ پھیر کر چلا تو آپ نے اس کو پکارا فقال هل تسمع النداء أم لا فقال لا  
 قال فاعلم قال فأجب عرفت ما یأمرک ان تسمع من اذان سنتا بولایان فرمایا  
 نبی حاضر ہوا کہ آؤ اور آؤ اور وار قطنی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت  
 کیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم من سمع النداء فليجأ اليه فلم  
 يمنع من اتباعه خذوا قالوا وما النداء قال خوف الله  
 من غن لم تقبل منه الصلوة التي صلى جو شخص سے

جماعت سے نماز ادا کرنے کی فضیلت

جماعت میں آواز سننے اور سنانے کا حکم

اذان پکارنیوالے کی آواز پھر نہ منع کرے اور اگر اس کی پیروی کرے تو  
 کوئی عذر نہ لے تو جہاں اور عذر کیا ہے اسے رسول خدا فرمایا ہے کہ  
 تو اس کی وہ نماز قبول نہوگی جو اس نے تنہا پڑھائی اور مسلمانین  
 ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 وَالَّذِي يَسْتَقْبِلُ الصَّلَاةَ مَعَهُ لِيَصَلِّيَ بِكُلِّ مَمْلُوكٍ اَوْ غُلَامٍ  
 اَوْ حُرٍّ اَوْ مِمَّنْ لِيَصَلِّيَ ثُمَّ يَنْتَظِرُ اَنْ يَخْرُجَ مِنْ الْمَسْجِدِ  
 يَابِسًا كَمَا يَبْسُ اَوْ سَكُومًا كَمَا يَسْكُمُ اَوْ اَوْسًا كَمَا يَوْسُ  
 جو تنہا پڑھ کر پورے ہے۔ اور یہ بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
 کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لََا يَنْتَظِرُ اَنْ يَخْرُجَ  
 الصَّلَاةَ مَا اَنْتَظِرُ اَنْ يَخْرُجَ اَوْ يَصَلِّيَ اَوْ يَخْرُجَ اَوْ يَخْرُجَ  
 کہ انتظار ہی کرتا ہے نماز کی۔ یعنی جو زمین بیٹھ کر جماعت کی جب تک انتظار  
 کرتا ہے اس وقت تک وہ گویا نماز کے اندر ہے یعنی نماز کا ثواب پاتا ہے اس  
 حدیث شریف سے فضیلت جماعت اور انتظار جماعت کا ثواب بہت کچھ  
 ثابت ہوتا ہے۔ اور ابو داؤد اور اسلمی سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ  
 سے روایت کیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیشک اگر  
 کی نماز ایک مرد کے ساتھ زیادہ پاکیزہ ہے اور اس کے تنہا پڑھنے سے اور اس کی  
 نماز دو مرد کے ساتھ زیادہ پاکیزہ ہے ایک مرد کے ساتھ پڑھنے سے صرف  
 مَا كُنْتُ يَفْقَهُ أَحَدٌ إِلَى اللَّهِ اَوْ جَنَّا زِيَادَةً هُوَ كُنَّا اَوْ تَابَهُ زِيَادَةً هُوَ  
 پختہ ہے۔ اور ایک روایت میں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 التَّكْبِيرُ اَلْاَوَّلُ فِي صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا  
 وَمَا فِيهَا اَوَّلُ تَكْبِيرِ جَمَاعَةٍ كُنَّ نَارِيزًا وَنَارِيزًا اَوْ نَارِيزًا سَارِي حَيْرِيزًا

جہاں تک نماز کا تعلق ہے

نماز کا تعلق ہے

کہ صفایا جائے اور پھر غسل ہو جاتی ہے

اور جاننا چاہیے کہ گنہگار کی صفائی حاصل نہیں ہوتی ہے مگر ساتھ ساتھ  
نفس کے اور حقیر غریبہ کی اور کھارے پینا اور دو کرنا اور وحالی تار کیونکہ  
جو دلکی بیماریاں ہیں اور روح کو وقت چاہیے ہونے کے کمال الم ہو پاتی ہیں  
اور روح وحالی تار کیونکہ اور کرنا اور اوکا اور کھارے بغیر عبادت بطریق سنت  
نبوی ہرگز ممکن نہیں اور عبادت کی ہیشگی ایسی شے ہے کہ دلوں پر مشابہ  
کے نورانی کردہتی ہے پس عبادت ظاہر میں ذلیل ہونا ہے لیکن ظہن میں  
کمال غرور و زینت ہو گیا اچھا کہا ہے حضرت اسیر خسرو نے شعر داغ غلامیت کہ  
پایہ خسرو بلند پد میر ولایت شو بندہ کہ سلطان خریدہ ہو جو کہی توجہ دلی  
کے ساتھ عبادت میں مشغول ہوتا ہے ایسی لذت اور خوشی اسکو حاصل  
ہوتی ہے کہ بیان میں نہیں آسکتی ہے۔ انکھوں کی ٹنڈک۔ اور دل کی  
روشنی اور روح کی خوشی سب اس میں سوجو ہے جو کوئی لذت عبادت کا  
انکار کرے اسکی مثال نہ ہوگی ہے کہ لذت عمارہ کی جانتا نہیں اسواسطے  
کہ اگر کرتا ہے مثل اندر سے ماور زو کے ہے کہ دیکھو کی لذت ناممکن ہے۔ اور  
حقیقت عبادت کی انتقال کرنا عالم غور کی طرف سے عالم سرور کی طرف اور  
سفر کرنا ظلمت خانہ خلق سے حضرت نور حق کی طرف اور جلال ازل کی کامیابی  
بلکہ ثابت کرنی نسبت امکان کی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ عبادت لون کے کمال جائے  
باعث ہوتی ہے چنانچہ اس آیت کریمہ میں اسی امر کی طرف اشارہ ہے  
لَقَدْ اَعْطٰیكَ اَنْفَکَ یٰحَسْبُكَ سُرَّکَ بِمَا لَیْقُنَ لُوْنُ فِیْکَ بِمَیْزِکَ بِمَا لَیْکَ  
وَ کُنْ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَ اَعْبُدْ سُرَّکَ حَتّٰی یَا تِیْکَ التَّقِیْنَ  
اور اللہ ہم دانتے ہیں کہ تیرا دل تنگ ہوتا ہے اس بات سے جو وہ کہتے ہیں پس  
تیرے دل کو اس کے ساتھ اور موجد کرنا لوگ اور عبادت کا خوب کی توجہ

عبادت کی لذت کا بیان

عبادت کی حقیقت کا بیان

ساتھ اور پوجہ کرنے والوں سے اور عبادت کرانے رب کی یہاں تک کہ تجھے  
 یقین آجائے۔ طبرانی نے ابن عباس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک  
 روز حضرت صلعم سفر میں صبح کو خواب سے بیدار ہوئے تو فرمایا کہ پانی لاؤ تاکہ  
 وضو کر سکوں اسحٰب نے عرض کیا کہ اسے رسول خدا بیان پانی نہیں ہے فرمایا  
 کسی پاس پیچھے کا پانی بھی ہے اصحاب نے ایک آنجوہ پانی حضرت کے  
 پاس حاضر کیا اپنے اونٹنیوں مبارک کو اوس آنجوہ میں رکھ کر بلال کو فرمایا  
 کہ شکر کہہ کر دو کہ سب لوگ اگر وضو کریں پس آدمی آتے تھے اور آپ کی  
 اونٹنیوں کے درمیان سے وضو کرتے تھے اور پانی فوارہ کی طرح اونٹنیوں  
 کے درمیان سے جوش مارتا تھا اور ابن مسعود رضی عنہ تمام صحابہ کے درمیان سے پانی  
 پیئے میں غسل تھے بار بار اوس پانی کو نوش فرماتے تھے جب تمام لشکر وضو  
 سے فارغ ہوئے تو آپ نے اونٹن کو نماز صبح کی ادائیگی بعد فراغت نماز آدمیوں کی طرف  
 متوجہ ہو کر فرمایا کہ جلا بٹلو تو کہ آدمیوں میں وہ کونسا فرقہ ہے جسکا ایمان عجائبات  
 سے ہے یعنی کمال و درجہ کی خوبی رکھتا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ فرشتے ہیں  
 اپنے فرمایا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے امر کو نہی کا وہی پیچھے ہیں اور آپ اس پر کیونکر  
 ایمان لاؤ گے ایمان لانے والا کونسا ہے عرض کیا اسے رسول خدا ایمان پہنچا  
 فرمایا کہ پیغمبروں پر کسمان سے وحی نازل ہوتی ہے جلا وہ کیونکر نہ ایمان لاؤ گے  
 عرض کیا اے رسول خدا آپ کے اصحاب کا ایمان فرمایا سیرے اصحاب کیونکر نہ  
 ایمان لاؤ گے اور حال یہ ہے کہ میں اون کے درمیان میں موجود ہوں  
 اور ہر لحظہ دیکھتے ہوں جو کچھ کہہ دیتے ہیں۔ ایمان اوس کو وہ مانع ہے  
 جو میرے بعد آؤ گے اور بغیر دیکھے مجھ پر ایمان لاؤ میں نے اور میری تصدیق کرے گے  
 اور یہی لوگ میرے بھائی ہیں اور تم لوگ تو میرے یا ربہ الودود اور دوست

حضرت صلعم کے ایک آنجوہ کا بیان

جلی امتداد میں حضرت صلعم کی انشائیں



نافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لئے آیا  
 اور ابوالاحزاب ابی الرحمن تھنے حضرت صلعم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہا ان  
 بولا اس زبان سے تھنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام بھی کیا ہے کہا ان  
 پورا اپنے ان ہاتھوں سے تھنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر چڑھ گئے  
 ہے کہا ان پس اسکو حالت وجد کی ہو گئی اور بولا کہ تم شب خوش حالت کھینچو  
 تب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تجھے ایک بات کہتا ہوں میں نے حضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ خوش حالی اس شخص کو ہے جس نے ہاتھوں سے  
 اور بچہ پر ایمان لایا۔ اور خوش حالی پر خوش حالی ہے اور جس نے اس کی اسطے  
 جس نے بغیر دیکھو مجھ پر ایمان لایا۔ اور حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
 کیا ہے کہ کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز کہ میرے لئے میری ایک  
 ایک جماعت پیدا ہوگی میری نبوت میں وہ لوگ اس قدر فریاد کریں گے کہ کہیں میرا  
 ویدار حاصل کریں تو اہل وعیال و مال اور کل اسباب سے اسکو حرم ملین۔  
 اور بار اور ابوعلی اور حاکم نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 کہ میں حضرت صلعم کے پاس بیٹھا ہوا تھا فرمایا جانتے ہو کس فرقہ کا ایمان بہتر ہے لوگوں  
 نے فرشتوں پیغمبروں اور حضرت صلعم کے بارے میں کہا ایمان سب کا ایمان فرمایا یہ عجیب نہیں ہے  
 عرض کیا آپ فرماتے تب فرمایا اس فرقہ کا ایمان بہتر ہے جو آخر باپ وادوئی  
 پشت میں ہیں اور محسوس پیچھے پیدا ہونگے اور مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ مجھ کو وہ  
 سنے نہیں دیکھا چند ورف کلبے رہے اوکھی نظر سے گذرے بسبب قوت ایمان کو  
 افق اوسکے عمل کیا۔ یہ کہ وہ ایمان میں اور روئے فیما فضل ہیں۔ اہل امتان  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیشتر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر زمان  
 مکان کے مسلمان اہل ایمان پر صادق آتی ہے اور قیامت تک صادق آوگی

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے

ہر ایک مسلمان یا حضرت کو فریب نہ ملے کہ اس یا کسی سے بشارت میں خود رست  
 نہ ہوں جس سے اس حدیثی کو ہم بھی نہیں مانتے کہ بنو کعبہ یا بنو اسد ہو جو یہ کہتا ہے  
 کہ منیٰ گھر کو اور شجرہ تصدیق کو کامل سے شجرہ نو قلب پیدا کرو اور اعمال صالحات بکلا انہیں  
 حال و حال میں حدیث شریف کی اتباع کرو سنت نبوی کی پیروی کرو کہ خدا کی خوشنودی  
 اور حضرت کی شفاعت کا یہی ذریعہ ہے اور اگر یہ جو چیزیں تورات و بدعات سے بچاؤ تا  
 آخرت میں زلت و خواری و رسوائی نہ دیکھو کیونکہ اہل بدعت کے حق میں -  
 یہ بخاری اور مسلم میں پہلے بن سید سے روایت ہے کہ انفرار رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم سے آگے جاؤ گا خوش کوثر پرستان و رست کرے کو جو  
 شمس ہو نکلیا میری طرف پیٹے گا اور جو پیٹے گا ہرگز کبھی پیسا نہ ہو گا البتہ جو اپنے  
 دوست کے گھر میں چھوٹے ہو گا اور کو پیچاؤ ہو گئے گا پھر ایک پردہ ہو گا  
 سیر سارو ان کے پیچ میں تو میں کہہ نگا کہ یہ تو میرے ہیں تو کہا جاوے گا تو نہیں جانتا  
 کہ کیا نبی نبی باتیں نکالیں تھیں انہوں نے تیرے بعد - فَأَنقَالَ سَكَنَ قَا  
 سَكَنَ كَيْفَ كَانَ عَائِدَ بْنَ أَبِي تَبٍ بِنَ كَهْوَنًا كَهْوَرِي هُوَ وَهُوَ دَوْرِي أَكُو  
 یس - نہ متغیر کیا میرے بعد دین کو - اور شرک یعنی اللہ تعالیٰ کی کسی صفات  
 غیر ہونے کا الہا لکبار یعنی سب گناہوں سے بگاڑا ہے اس لیے حضرت لقمان  
 اپنے بیٹے کو شرک سے بچنے کی پہلے وصیت کی جیسا کہ سورہ لقمان میں ہے  
 يَا بُنَيَّ إِنِّي أَكْتُبُكَ بِاللَّهِ إِنَّ الْبُذْرَ لَفِي ظَنِّ عَطِيٍّ ثُمَّ رَجَعَهُ  
 اے میرے بیٹے ست شرک بتا اللہ کا بیشک شرک بتا اور سب گناہوں سے بچنا  
 ہے اور اللہ تعالیٰ اس گناہ شرک کو ہرگز معاف نہ کرے گا اور سب گناہ  
 شرک کے اور گناہوں میں چاہے تو کچھ سے اور پاس سے تو سب گناہوں سے  
 جیسا کہ آیت میں قرآن ہے إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

ہر ایک مسلمان یا حضرت کو فریب نہ ملے

یہ بخاری اور مسلم میں پہلے بن سید سے روایت ہے



لوگ اونہیں مبتلا ہیں اپنی جہالت و کج فہمی سے اور انہیں کوثر اور سرافندین  
 سمجھتے ہیں بلکہ موجب ثواب اور باعث قربت الہی سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان  
 سب کو راہ راست پہلاوے اور عقل و فہم عطا فرماوے حیف صد حیف یہ لوگ اتنا  
 بھی نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو کون کی ہدایت کیسا پہلے بھیجا اور دین و  
 دنیا کی سب باتیں محمد علی و منصل بیان قرآن میں کر دیں اور پیغمبر علیہ السلام  
 اوس بموجب کر کے دکھلا دیا اور مجلس بات کو مفصل کر کے بتا دیا قرآن  
 تمام ہوا اور حضرت کے دنیا سے جانے کے دن قریب ہوئے تب اللہ تعالیٰ  
 نے یہ آیت بھیجی۔ اَلْیَقِیْمُ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَکْمَلْتُ عَلَیْکُمْ  
 اَلْیَقِیْمُ وَ سَرَضَیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا تَرْجُمہ  
 آج کے دن پورا کر دیا میں تمہارے لئے تمہارا دین اور تمام کر دیا میں تمہارے  
 اپنی نعمت اور فضل اور پسند کیا میں تمہارے واسطے اسلام کو دین پس  
 معلوم ہوا کہ جتنے امور قرآن اور رسول کے فرمان سے باہر ہیں وہ سب  
 خلاف دین ہیں۔ اور سوائے دین اسلام کے جو کوئی اور دین کہ ہم دیکھ  
 پسند کرے اور اوپر چلے وہ مشرک اور بے دین ہے اور کسی مخلوق کو جس سے  
 زید، بنیاد یا باپ اس خاطر اس کے ناحق کو حق بتانا یا بغیر دلیل و سند کسی کی  
 بات کو دین مان لینا اور اوسکو واجب الاماعت جانتا یا کسی مخلوق کو نفع  
 نقصان کا مالک جانکر اوس سے خوف ورجا لینا شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ  
 دانا اور توانا ہے بندوں کی۔ ہاں فریاد سناتا ہے اور قبول کرتا  
 ہے۔ غلطی کی مدد کرتا ہے اوس کی درگاہ میں کسی کی وصل  
 بیکار نہیں جاتی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِذَا صَابَتْ اَمْرٌ مِّنْہُمْ  
 فَادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اَمْرُہُمْ جب پہنچے تمکو مصیبت تو مجھے پکارو

حضرت سید علی ہادی بن دین اسلام کی تائید و توثیق

حضرت سید علی ہادی کا نام ہے



محقق صد پہلا یہ کہ عالم کا پیدا کرنا والا ہے وانا اور تو انا اور زندہ اور رخنہ والا  
 اور دیکھنے والا اور غیر تاج ماسوا اپنے سے اور اونھیں مقاصد سے  
 ہے کہ قدرت جلالت اور ارادت کی غیر اونکے کو حاصل نہیں اور انھیں تمام  
 سے ہو کہ مشر و نشر حق ہے اسد ارطے کہ دوسری بار کام کرنا پہلی دفع سے آسان  
 ہوتا ہے اور اونھیں مقاصد سے ہو کہ حق تعالیٰ نے اپنے بند و ملکوں کو سزا  
 و نہی کے تکلیف دی ہے اور اسباب خوف و ربا کا عالم آخرت میں اونکے واسطے مل گیا  
 ہے۔ اور اونھیں مقاصد سے ہے کہ دنیا میں زندہ اور بے رغبتی دنیا کی باتوں  
 اس واسطے کہ بعد زندگی کے موت پر مشر ہے اور یہ زندگی ساقی موت کے گلی  
 ہو گئی اور جو شے کہ اس حالت میں ہے خواہ مال خواہ اولاد خواہ گھر  
 خواہ باغ کہ یہ سب واسطے نفع اس دنیا کے ہیں تمام اوس  
 سے دور کیا وین گی جیسا کہ تم اپنے باپ دادے کو اور وہ اپنے باپ  
 دادے کو عین ایتین کیسا دیکھتے چلے آتے ہو یہاں تک کہ بعد موت  
 کے مانگ کسی چیز کا نہ ہے گا اور دنیا میں کوئی اثر و نشان اوس کا نہ چھوڑے گی  
 شہر نہ گورسکندر نہ ہے قبر دارا دے سے تاسیوں کے نشان  
 کیسے کیسے دے دت و از محمدین گزائے گا کہ ہر چند اوس کو  
 آواز دیتے ہیں جواب نہیں دیتا ہے ہر چند اوس سے  
 پوچھتے ہیں بات نہیں کہتا ہے۔ شعریہ  
 جو ملک عدم کو پھرے نہیں کہ پوچھیں بسم کہو کہ راہ  
 سفر میں ہے تم پر کیا گزری دے دے اور خویش و اقارب  
 دوست و احباب کے دلوں سے ایسا فراموش ہو جاتا ہے  
 کہ کوئی اوس کا نام تک نہیں لیتا ہے اور کئی بات کی پرا نہیں کرتے ہیں و چاہے

عصیت کا راجہ میں انچو اعمال بلکہ کتاب مبتلا ہے اور دنیا کے عیش آرام پر افسوس  
و حسرت ظاہر کرتا ہے کیا خوب کہا ہے کسی کہنے والے نے شعر دو بیتیم جگر در روز  
کتاب کہ میگفت گویندہ بار باب و در لیا کہ بے مانجھے روزگار پے بیاید گل و  
بش گندوبار و بسا تیر و سہ ماہ اڑی بہشت و بیاید کہ ما خاک با شیم و خشت و  
پس بپایں حیات چند وزہ کا نتیجہ بھی حیرت جو اور اس جهان فانی کے عیش و  
آرام پر مغرور و غافل ہونے کا انجام خاری و دولت ہے تو ہرگز اس قابل نہیں کہ  
غافل یا دل ساتھ اس کے بازے اور عیش و راحی اور حیات جاودانی پر کہ آگے  
ایہ والی ہے او کو اختیار کہ شعر کن تکیہ بر ملک دنیا و لپشت و کہ بسیار کس  
چو تو پور و و گشت و گمن تکیہ بر ملک جاہ و حشر و کہ پیس از تو بود دست تو بوزن  
تو ہم و جهان حیرت برادر نماند کس و دل اندر جهان افرین بند و پس و

## اتباع سنت کی فضیلت اور ان کا بے اعتناء نہ ہونے کے بیان

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مَنْ أَخَذَ ثَمَرًا فِي أَصَرٍ نَاهَهُ مَا آتَى مِنْهُ فَهُوَ كَأَنَّهُ تَرْمِيهِمْ حِجَابًا  
وہاں اس میں وہ چیز جو اس میں نہیں پس وہ مرد و وہ ہے اس میں کو بخاری  
اور مسلم نے روایت کی ہے ف یعنی جس نے عقل سے ایک بات ایسی نکالی اسلام میں کہ  
نہیں ہے او کے لئے کتاب و سنت میں سبب ظاہر و خفی لفظی یا رسم متنبط پس  
وہ مرد و وہ ہے اور لفظ مالک یہ منہ میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ ایسی چیز کا کرنا  
جو خلاف کتاب و سنت نہ ہو یا نہیں ہے جیسے حضرات صوفیہ کا شغال و مراقبات  
لیونکہ یہ فاج ہے بدعت کی جگہ کسوا سیکہ اس وضع کوئی دین و ملت سے نہیں  
شمار کرتا ہے یا یہ کہ فاعل یا تارک اس کے کتاب و نام عند اللہ تعالیٰ و تبارک کے





اور اعتقاد ان فاسدہ اپنے دل سے نکالیں گے۔ پس جو اون سے تافہ  
یعنی شرک و کفر سی بین شکونہ والین۔ مستعد رہے کہ بہت باطل کو  
دین کے لینے میں اور پرہیز نہ کرے یہ عیون کی تہیج سے اور اون کو  
ساتھ اختلاف رکھنے سے خصوصاً اون سے جو انسان صورت اور شیطان  
سیر ہوں بہت ہوں بسا اطمینان اور مہر روئے بہت ہوں  
دست نباید او دست ہر وایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے بولا یا طرف ہایت کے ہوگا اور  
اور کے ثواب مانا تو اب ان لوگوں کے کہ پیروی کی اوسکی نہیں کم کر گیا ثواب  
اون کے ثواب سے کہہ۔ اور جنہ بولا یا طرف لہر ہی کے ہوگا اور اوس کے گناہ  
ان لوگوں کے کہ پیروی کی اوسکی نہیں کم کر گیا یہ گناہ اون کے  
اور سے کہہ۔ روایت کی اسکو سلیم نے ف یعنی جو کوئی باعث جو ایسی کا ہوگا  
اوسکو کسی ثواب مانا کرے و ان کے حاصل ہوگا اور یہ جو باعث کو تولد  
تو پیر ہا کہ والوں کے ثواب سے کہہ کمی نہیں ہو جاو گی۔ پیروی  
کرے والوں کو ثواب بہت ملے ہے اور باعث کو ثواب بہت ملے ہے  
کو ملے ہے۔ اور یہی حال بہت راہ نکالنے والو ثواب ہے گناہ دین یعنی  
بہتے برا رسم نکالا تو جتنا گناہ اور اس سے کہہ کر نیوالو کرانگ الگ ہوگا  
اور تانگناہ نکالنے والے کو نہا ہوگا یعوذ بالاسمن ذلک۔ مثال اسکی یہ ہے  
کہ ناحق قتل کیا تاویل سے تاویل کو اول اس فعل بد یعنی خون ناحق کا موت  
یہی ہوا۔ پس ابراہیم سے قیامت تک جتنا قتل ناحق ہوتا ہوگا اوسکا  
ایک گناہ تاویل کے سر پر لگا کر گناہ قتل کہہ پر پڑتا ہے اور اس طرح

کوئی گناہ ان لوگوں پر جو ہوش باہرین باندھ کر لے گئے اور احکام باطل  
اور اعتقاد ان فاسدہ اپنے دل سے نکالیں گے۔ پس جو اون سے تافہ  
یعنی شرک و کفر سی بین شکونہ والین۔ مستعد رہے کہ بہت باطل کو  
دین کے لینے میں اور پرہیز نہ کرے یہ عیون کی تہیج سے اور اون کو  
ساتھ اختلاف رکھنے سے خصوصاً اون سے جو انسان صورت اور شیطان  
سیر ہوں بہت ہوں بسا اطمینان اور مہر روئے بہت ہوں  
دست نباید او دست ہر وایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے بولا یا طرف ہایت کے ہوگا اور  
اور کے ثواب مانا تو اب ان لوگوں کے کہ پیروی کی اوسکی نہیں کم کر گیا ثواب  
اون کے ثواب سے کہہ۔ اور جنہ بولا یا طرف لہر ہی کے ہوگا اور اوس کے گناہ  
ان لوگوں کے کہ پیروی کی اوسکی نہیں کم کر گیا یہ گناہ اون کے  
اور سے کہہ۔ روایت کی اسکو سلیم نے ف یعنی جو کوئی باعث جو ایسی کا ہوگا  
اوسکو کسی ثواب مانا کرے و ان کے حاصل ہوگا اور یہ جو باعث کو تولد  
تو پیر ہا کہ والوں کے ثواب سے کہہ کمی نہیں ہو جاو گی۔ پیروی  
کرے والوں کو ثواب بہت ملے ہے اور باعث کو ثواب بہت ملے ہے  
کو ملے ہے۔ اور یہی حال بہت راہ نکالنے والو ثواب ہے گناہ دین یعنی  
بہتے برا رسم نکالا تو جتنا گناہ اور اس سے کہہ کر نیوالو کرانگ الگ ہوگا  
اور تانگناہ نکالنے والے کو نہا ہوگا یعوذ بالاسمن ذلک۔ مثال اسکی یہ ہے  
کہ ناحق قتل کیا تاویل سے تاویل کو اول اس فعل بد یعنی خون ناحق کا موت  
یہی ہوا۔ پس ابراہیم سے قیامت تک جتنا قتل ناحق ہوتا ہوگا اوسکا  
ایک گناہ تاویل کے سر پر لگا کر گناہ قتل کہہ پر پڑتا ہے اور اس طرح

اور عاصی و ناسی کو بھی سمجھنا چاہئے جیسے : جا۔ آتشباری۔ ناچ۔ تراشا۔  
 سو۔ خواری۔ ظلم۔ چوری۔ غیث۔ افری۔ بہتان۔ تاش۔ گنجیفہ۔ چوس۔  
 شطرنج۔ ارشاد ہو۔ وغیرہ کی رسومات باطلہ۔ جیسے سایہ بندی۔ کندہ کی  
 جلوہ فروج۔ چہلم۔ چہارم۔ نوحہ۔ چول پان۔ مجالس میلاد و پیدیت کذا فی سقا  
 روایات موضوعہ وغیرہ کے اور وقت و کردار و قیام کرنا کہ سکن صاحب حق  
 و تابعین و ائمہ مجتہدین و فقہاء محدثین سے مماثل کہیں بھی اصل نہیں اور  
 علی ہذا اندیس و گیر نکات جیسے زندہ لواطت۔ جلق۔ عورتوں کی باہر چٹنی بازی۔  
 نشہ خواری۔ عریض بازی۔ وار بھی مندرجہ ذیل قبضہ سے ایسا تراشوالی۔ شوخی و ہانا  
 ٹہننے سے نیچے یا بجا مہ۔ یا تہ بند و راز کرنا۔ وغیرہ وغیرہ پس جست۔ عذاب و نانا  
 ان افعال بد کے کرنا والو کو ہوگا۔ اور مستند ان کے رواج دینے والوں اور  
 ایجاد کرنے والوں کو ہوگا۔ معاذ اللہ من ذلک۔ یہ جو دینی بجائی، مانتے  
 باغوائے شیطان و تماشائے ناسانی ان افعال قبیحہ میں سے کہ فعلیہ  
 مرکب ہوں تو او کو لازم ہے کہ فوراً تصدیق دل و راست نیت خدا کو حاضر و  
 ناظر اور عذاب آخرت اور برحق جان کر کے توبہ کرے اور پھر دوبارہ کرے کامر کرے  
 تو گناہوں سے ایسے پاک و صاف ہو جاوے جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا  
 کے وقت تھے جیسا کہ اس حدیث سے مفہوم ہوتا ہے التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ  
 لَمْ يَلَا ذَنْبًا کہ ترجمہ گناہ سے توبہ کرنے والا مثل گناہ نہ کہنے واسطے کہ  
 اور نہ سننے اور پہنچ جانے حق کے فعل بد کو نہ چھوڑنا گناہ پر اصرار کرنا ہے  
 اور نہ ہوگا اور نہ توبہ تک پہنچاتا ہے اور کہیں ہوگا مگر ایک نقطہ یہ  
 کہ اگر وہ توبہ نہ کرے تو توبہ سے قلب کو گمراہ ہے پھر توبہ کی کاف  
 اولیہ طریقہ توبہ سے پہلے شناسائی کی بات تھی اگر توبہ اس دار فانی سے

توبہ سے پہلے شناسائی کی بات تھی

توبہ سے پہلے شناسائی کی بات تھی

تو اوس وار جا وانی بین عذاب الیم میں گرفتار ہو گا اور طرح طرح کی حالت  
 و خواہی و محبت و در وانی دیکھے گا اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو توفیق تو بہ  
 عطا فرماوے اور آخرت کے عذاب سے بچاوے۔ حضرت مخدوم شرف الدین  
 یاری دوس سترہ مکتوب صدی میں فرماتے ہیں۔ بدانکہ حوادث ابدی  
 عرصہ جری بندہ را رعیت تو اور ملت جمل و علاو این دولت و غلبت بندہ  
 در سلطنت سید المسلمین صلی اللہ علیہ وسلم موعود است و برانقضاء  
 سنت او موقوف کا یبعثون یحییٰ بنی آدم اللہ تعالیٰ التیاد او برگزیدہ  
 و خلق فرمان برداری اور گوش جان کن باد امرش تقرب عالی و از نواہی  
 او دور باش و قدا ایمان الہامیہ از ان مسرور و روبرو رہی از ارکان او  
 گذر کن و حق ہر کی ہوا جب برگزیدہ عبادت و عطا محبت با حضرت  
 آفریدگار جل و علاہ العالی۔ بدعا کہ بیشک بماند و بان عهد و شفیق  
 از بجا و در حضرت محبوب آید و رہد و خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 صفہ تدبیر برائتہ فرمادی رہیشتان باور و تصور و با بسیار و اشوار  
 و با شرب کہور و منزل اول منزل بر گشت ہم عاتق القہر و قہر  
 نش لا چون در منزل دوم قدم نہادی آن نعمت کہ در صفت و احسان  
 نیاید و آن دولت کہ در وہم و اہمان گنج بدو عطا یہ اعلیٰ کث  
 لعیاد فی السلاطین صا لا عین تراش ق لا اذن سمعت  
 فی لا خطہ علی قلبی کثیر عبارت از ان است در منزل سوم عطا  
 و احسان از حضرت در دست تراش و وکی الملک الحق الذی لا یمنون  
 الی الملک الحق الذی لا یمنون لا یمنون لا یمنون لا یمنون لا یمنون  
 نہاد و چنانکہ آن محبت تو کہ جاذبہ حقیقت است

نہایت نادر اور حضرت قاضی شمس الدین پانی پتی مالا بد مذہبین فرماتے ہیں  
 متابعت مقصود برائے سبب یا باید داشت و آنچه پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خبر داده است  
 بآن ایمان باید آورد و آنچه فرمودہ است بران عمل باید کرد و آنچه از ان منع  
 کردہ ازان باز باید ماند و قول ہر کسی کہ سر مو از قون فعل پیغمبر نہانت  
 داشته باشد آنرا رد باید کرد۔ الغرض نجات و رستگاری سنت کی پیروی  
 میں ہے اور ہلاکت و گمراہی ارتکاب بدعت میں ہے مولانا ابوالحسن شہید  
 رسالہ عجالت نافع میں بدعت کی تعریف و تحقیق میں یوں فرماتے ہیں۔ بدعت  
 و لغت بمعنی نو پیدا است و در عرف شرع معنیش انیکہ پیدا کردہ شود و  
 اسلام و دین چیزیکہ یافتہ نشود و دلائل آن از کتاب و سنت و اجماع  
 است و قیاس مجتہد گفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکتا احدثت  
 فی امرنا طاعتا ما لیس فیہ فہو ساء احدث فی الاسلام کہ مراد از کلمہ  
 امرنا یہاں لغت عام ملحوظ خاطر باید داشت تا باوراک آن افراد بدعت از  
 غیر ان ممتاز گردد و اختلاط کی بد گئی۔ انشود پس کلمہ مراد از امور کہ منسوب بآن  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اندامور سے اند کہ متعلق رضا و خطا مستحب  
 مع و ذم عند اللہ باشند یعنی در فعل و ترک آن رضا و خطا و تعالیٰ و ذم  
 متعلق شود و فاعل او مشاب و تارک او ملام گرد و پس چیزیکہ حادث شود  
 یعنی بیج و بلباش از دلائل شرعیہ یافتہ نشود و فاعل آنرا مجتہدین یعنی مجتہدین  
 ثواب و خوشنودی او تعالیٰ شمار و ہمان چیز بدعت است و مرد و ضلالت  
 و مرد و ریت و فاعل آن مرتکب ضلالت و ہمہین چیز است کہما حضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم فرمودانہ شرا لا موسر محمد تاتھا کل بذاتہ ضلالت۔ راہ  
 مسلم۔ پس چیزیکہ ماخذ آن و کتاب و سنت موجود یا اجماع است بالقیاس مجتہدین

قاضی شمس الدین پانی پتی

الان بعد کے حکامات سے درج ہوئے ہیں

ثابت گشتہ آزا بدعت نباید گفت۔ یہ قسموں کا جو مذکور ہو گا وہاں شناخت  
بدعت کیلئے ایک قاعدہ دیکھو اور اس کے پرکھنے لئے ایک کسوتی ہے مگر ان  
اس کام کے لئے فہم سلیم اور ذہن مستقیم درکار ہے دیکھو اس قاعدہ سے  
مذہب سے جو کچھ نکال دیا جائے گا وہ عیدین مصافحہ کرنا اور ماہ صفر کے آخری چار شنبہ  
کو غسل دینا جائز کرنا اور عبدالغفور کے روزہ تناول نہ دینا کہ لازم کر لیا جائے  
میں حلوہ کا نام یہ سب بدعت سیدہ ہیں کیونکہ انہیں سے کسی فعل پر کتاب یا سنت  
یا اجماع یا قیاس مجتہد سے کوئی دلیل و سند قائم نہیں اور اسی پر کئی بدعات  
و رسومات کو قیاس کرنا چاہئے۔ اسے پرادران و بی رسومات الہی و بدعت و  
مگر اسی سے جہالت تکمّل ہو جیتے ہو کیونکہ بدعت آدمی کو ضلالت و سردیت  
کے پہنچاتی ہے اور ضال و مردود کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ نہایت مغضوب  
نگہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَيْشَنَّ الْمُصِیْرُ لِعَنِيْ هِتْ بَرَّاهُكَ تَاجِرْ  
اور اسور دین کی تحقیق میں عفت و سستی و بے پرواہی کرنی بھی اعتقاد و فاسد  
و ارتکاب بدعت کا باعث ہے دیکھو جنکو ہر امین قرآن و حدیث و اقوال آلہ  
دین کی تلاش ہے اور بے سند باتوں سے انکار و اعراض ہے وہ ہرگز اس  
بلا میں گرفتار نہیں ہوں کیا خوب فرمایا ہے مولانا روم نے شعر  
کار پر دان چستی و دل گری ست و بدکار و دان حیلہ و بے شرمی ست  
اللہ تعالیٰ ہمارے دینی بھائیوں کو ہر امر کی تحقیق کا شوق اور اس مجموعہ  
سعادوت کے پڑھنے سننے کا ذوق عطا فرماوے تابدوت کی برائی اور  
اتباع سنت کی بھلائی سمجھ میں آوے روایت ہے ہلال بن عمار رضی  
سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے زندہ کیا یعنی رائج کیا  
ایسی کو تحقیق میں لگے گی تب ہی بدعت میں تحقیق واسطہ اسکے ہوتا ہے نہ قرآن نہ روایت نہ کوئی دلیل

تہذیب و تہذیب

تہذیب و تہذیب

تہذیب و تہذیب

کیا ساتھ اس سنت کے بغیر اسکے کہ ناقص کیا ہو وہ اون کے ثواب میں سے  
 کچھ اور جسے کہ نہی نکالی بدعت گمراہی کی نہیں راضی ہوتا اس سے اللہ  
 اور رسول و سکا تو ہوگا اور پراوے کے گناہ ماندا گناہ اس شخص کے کہ عمل کیا ساتھ  
 اس کے نہیں کہ ہوگا اس کے گناہوں میں سے کچھ۔ اس حدیث کو ترمذی نے  
 روایت کی ہے **ف** اور سنت سے مراد بیان امور و مینیہ میں فرض ہوں یا  
 غیر فرض اور زندہ کرنے سے مراد رواج وینا او سکا ہے جیسے نماز جو کہ لوگوں  
 نے ترک کر دی پس اس نے ترغیب دلا کر رواج دی اس طرح مصافحہ اور  
 نماز عیدین یا قربانی یا جناح ثانی یا بعد ہر نماز فرض کے تسبیح و تکبیر و تحمید و تہلیل  
 کرنا یا اس باغ وضو یا تہجد کی نماز کی ترغیب دیکر ہتھوں کو مستعد کیا یا لوگوں کو  
 اخلاق نبوی سکھایا ایسے وقت میں کہ عبادت کرنی جانتے ہیں مگر سنت  
 نبوی و سیرت مصطفوی سے چندان غرض نہیں رکھتے یا ایک شہر یا ایک  
 محلہ کے لوگ ساز با جماعت ادا کیلئے کہ یا بندہ ہوں کہ بل و سستی سے گھر و زمین  
 پڑھ لیتے ہوں پس اون سب کو دعا و عطا و پند سے ہدایت سے نماز ادا کرنے پر  
 مستعد و قائم کرے۔ پس یہ سب سورتیں سنت فردہ کے زندہ کرنے کی  
 ہیں۔ **روایت** جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے **مَنْ عَمِلَ بِسُنَّتِي عَمِلَ فِى سَبِيلِ اللَّهِ** اچھا سنت  
 تہجد یا یعنی جسے کچھ امیری سنت کو میری امت کے بگڑے ہوئے وقت میں  
 اس کے لئے شوشہد کا ثواب ہے۔ **روایت** کیا اسکو بھی ہے کہ کتاب الزہد میں  
**ف** کیونکہ ایسے وقت میں سنت متروک کے رواج دینے اور زندہ کرنا  
 سخت دشواری اور نہایت مشقت پیش آوے گی اہل ہوا کے ساتھ مقابلہ  
 و مجاہدہ کیلئے کیا عورت و آبرو کا سامنا ہوگا مخالفین کے لعن و لعن کو برداشت

وقت و مکان میں سنت کو مستعد کرنا

سنت نبوی و سیرت مصطفوی سے چندان غرض نہیں رکھتے

کرنا چاہئے شہیدوں کے دین کے زندہ کرنے میں جان و مال خرچ کرنا ہوگا  
 مثلاً کوئی عالم و جابر مند و گار کی قربانی بند کر دے اور جنگ پر مستعد ہو یا  
 اذان آواز بلند و قوف کرے یا عید گاہ کی جمعیت سے منع کرے تو ان سب  
 یعنی امور کے رواج دینے اور مخالف سے مقابلہ کرنے میں کیا کچھ مشقت  
 پیش ہوگی اور کتنی جانیں راہ خدا میں قربان ہوگی اور جو زندہ رہیں گے  
 وہ کسی کسی حیثیت میں بھلین گے پس اس اعتبار سے سنت مردہ کے  
 زندہ کرنا یا یہ شہیدوں کے فرائض کو مستحق ہونے پر واجب ہوا ایک بڑی بات  
 ہے کہ ان مایوسوں خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کت فیکم اھمین کہ اصل  
 ما عندکم بہما کتاب الہی سنتہ شیئاً من شیئاً ترجمہ مجبورین سین  
 تم میں دو چیزیں کہ ہرگز گمراہ ہو گئے جب تک شیئاً کہ ہے وہ ہے ان دونوں  
 یہ ایک کتاب اللہ کی اور دوسری سنت رسول اللہ کی۔ حدیث امام مالک  
 کا مابین ہے ف ایک عالم اجل نے اس حدیث کی تشریح یوں کی ہے  
 کہ آدمی کبھی گمراہ نہ رہتا رہے دنیا اپنی طرف مائل ہے شیطان اپنی طرف کھینچتا  
 ہے باپ ماں اپنے رویہ پر چاہا یا ہے میں اور ماں شاہ اسیر اپنے رویہ پر اور  
 اوستاد پر اپنے طریقہ پر اور دوست آتشہ اپنی وضع پر اور جو روادار اپنی  
 مرضی موافق آدمی کو چاہے تین اور آدمی کو ان سے بے مابین و مشین سے ان کی  
 لئے کلام اللہ میں اور حدیث میں رسول اللہ سے نہ انکسائے کی اور شیطان  
 دفع کرنے کے حیلے اور اسباب اور ان باپ کی تابعداری کی طعن اور بادشاہ اسیر  
 کی فرزنداری کی وضع اور اوستاد اور سیر کی چروکیدہ طرہ کی اور دست  
 آشنائی کی دوستی بنا ہونے کے انواع اور عہدہ کے حقوق سے مستحق جان  
 کہیے تو جب تک آدمی اللہ تعالیٰ کی کتاب و قرآن اور غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

جس کی صورت کا یہ شہید ہوا

ایک فاعل کامل کی نظر پر دلالت

کے رویہ و طریق کو مضبوط پکڑے رہے کہ کسی ظالم میں نہ چھوٹے نہ تنگ ہرگز  
گمراہ نہوا اور اگر قرآن کو ادیت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دے تو دنیا واری  
کے سبب یا مان یا پ کے رویہ اور رسوم پر چلے یا بادشاہ اور نکی فرمان برداری  
کیا یا استاد پیر کے بہکانے سے یا دوست دشمن کے اغوا سے یا جور و کفرانہی  
سے گمراہ ہو جاؤ اور جو قرآن و سنت کو مضبوط اختیار کرے تو ان سب کا بدن  
اوی بات میں آئے جو کلام اللہ اور سنت کے موافق ہو اور نہیں تو ہرگز نہ مانے  
بڑی سمجھتی اور سکی جو عیسائی کو چھوڑ کر وہاں کے پیچھے جاؤ اور زیادہ تر نصیبی اور کلی  
جو اللہ اور مطلق اور محمد رسول اللہ ہنہا سے برحق کو چھوڑ کر شیطانیانہ گواہی  
پیشوا ناوے انتہی کلامہ روایت پر مسیور ہوتے کہ انہا فرمایا رسول خدا صلی  
اللہ علیہ وسلم نے "نَاقِصَاتُ مَالِكٍ بَدَنَاتُ أَهْلِكَ" تہا اہل ہاں کی ہاں ہاں  
اے سلام تر جمہ میں نے توقیر و تعظیم کے واسطے بدعت کے کہ میں تحقیق  
اوس نے نہ کی اور گناہے اسلام کے۔ اس حدیث کی پہلی نے روایت کر دی  
ف کیونکہ اہل بدعت کی توقیر کرنے سے سنت کی حقارت اور بدعت  
کی اشاعت ہوگی اور عوام کے دل و نیراں کے قول و فعل کی بہت بڑا اثر پڑے گا  
لوگ اونکی پیروی کریں گے اور ان کی باتوں کی سند پکڑیں گے اور بدعتی کی توقیر  
و حقارت کرنے سے عوام ان کی صحبت سے بچیں گے گمراہی میں  
نہ پڑیں گے تو اسلام کی بنیاد قائم رہیگی \*

## علم دین کی فضیلت اور اسکی متعلق امور پر اچھا بیان

حضرت امیر المومنین علیؑ رحمہ اللہ وجہ سے مروی ہے فرمایا کہ علم کو مال کے اوپر  
سات وجہ سے فضیلت ہو اڈل یکہ علم خیر دینی میرا سات ہے اور مال

علم دین بہت کسی لائق ہے

علم دین بہت لائق ہے





میں نے اس کے لئے دعا کی ہے کہ وہ جلد صحت یاب ہو۔

卷之六



نہیں رکھتا و دین کی باتوں سے انداز ہے اور دنیا کے کاموں میں نہ کچھ  
 رہتا ہے نہ چین نہیں و امام حاصل ہو و ہی کرتا ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ  
 عَزَّوَجَلَّ تَاكُنْ لَكَ فِي الدِّينِ مِنْ عِبَادَةِ الْعُلَمَاءِ ترجمہ نہیں دیتے ہیں اللہ  
 اور میں نے دین میں سے کچھ جو علم و اس میں یعنی جو حقیقت اور شرع و علم  
 رکھتے ہیں یہی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور خط و کتابت کی شان اور اس کی رضا مندی  
 کے احکام و فرمان ہیں اور اس میں اور نفس اور شیطان کی یہ دوسری جگہ ہے  
 اور ان کو اوستے الگ رکھتے ہیں دنیا کی دوسری اور اس کی ناپاکی اور خود بخود  
 نہیں بھولتے اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی تابعداری اور خوشامد و ہرگز نہیں  
 رہتے ان کی رضا مندی و محبت کا وہ نہیں سمجھتے بر خلاف اولیٰ مدارج کے  
 پیوہہ بدایت چھوڑ کر خلائق کی ضلالت پر کمر باندھتے ہیں۔ بدعات و عوام  
 کے رواج دینے میں اہل اور دن کو شمشیر کرتے ہیں عوام کو سنت نبوی  
 پر پوری سے باز رکھ کر و بدعت کی طرف توجہ دیتے ہیں اللہ کے حق میں  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَشْرَکَ الْجَاهِلِیَّةِ بِجَهْلِ اَمَّا قَدْ اَرَادَ جِیْئًا کہ جو کہ پیر  
 ہیں پلیدی میں کہہ ہیں کہ اگر عوام بہت بڑا رہا ہے کہ او کو بھرا ہے نہایت  
 دنیا اور جب فساد اور عوام کو گمراہ کرنے کے کوڑا شیوہ اور ان کو نہیں  
 و جتنا آخرت کو دنیا سے ہر گز نہیں ہر اہل چھوڑ کر ضلالت کا ستارہ  
 یہ نفس پرست عالموں کے عقیدے و عقیدت سعادت پر لے کیا خوب  
 بابا ہے شمس علم میں اگر مینتر زالی و جو عمل اور توفیق اور ان  
 توں ہونہ و نہایت پر پیر ہے یہ کہنا ہے چہ نہیں علم الہی  
 یہ کہہ کہہ ہیں۔ اتھارے معلومات بھی ہیں دین ہو و کہ توفیق  
 یہ اور تھا و ہزاروں طرح کا فائدہ اپنے نفس کے اور دوسرے کو بھی دے دیا و اس کے

جو کہ میں دین و دنیا میں

عالم و عوام کو گمراہ کرنے کے

رود و عورت پر واجب ہے

جو مردین میں پیش آوے گا اس کا بابت فرض ہے

مسلمان پر علم دین کی حکمت واجب ہے چنانچہ ولما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب العلم فریضۃً علی کل مسلمین و مسلمات کے معنی علم سیکھنا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پر لیکن اس امر میں اختلاف ہے کہ وہ کونسا علم ہے جس کا سیکھنا فرض ہے پس مشکل یہ ہے کہ وہ علم کلام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور حق حاصل ہوتی ہے۔ اور فقہاء کے علم فقہ ہے کہ حلال اور حرام چیزیں سے بچنا چاہیے۔ اور الہیہ کے علم ہیں کہ وہ علم کتاب و سنت ہے کہ شرع کا اصل علم وہی ہے۔ اور صوفی کہ زمین کہ وہ دل کے احوال کا علم ہے کہ بندے کی راہ حق تعالیٰ کی طرف ملتے ہے لیکن حق یہ ہے کہ اس علم میں حلال و حرام و شرائع و واجبات و ارکان اسلام کا علم حاصل ہے کہ عبادت دین و نجات آخرت اسی علم پر موقوف ہے چنانچہ امام شافعیؒ نے احیاء الایمان میں یہ تحقیق کی ہے کہ جو چیز آدمی پر فرض ہو اس کا علم فرض ہے پس سب سے پہلے کل طیبہ کے معنی سیکھنا فرض ہے بعد اس کے وضو و نماز کے مسائل ضروری سیکھنا پھر جب ماہ رمضان شریف آوے تو روزے کے مسائل ضروری سیکھنا اور جب زاد ماہ و ماہِ اہل بیتؑ کے ہوا و حج فرض ہو جاوے تو مسائل حج کے سیکھنا اگر وہ کا نذر ہو معاہدہ و شرا رکھتا ہو تو ضروری مسائل بیع کے سیکھنا فرض ہے غرض کہ جو امر پیش آوے اس کے مسائل ضروری سیکھنا فرض ہے اور جو چیزیں حرام ہیں جیسے زنا و شرب خمر و زانیہ و فحش کی جیسے حسد۔ بغض۔ کین۔ اور کین حرمیت سے بھی مطلع ہونا فرض ہے لیکن ان میں چیزوں کے حکم سے مطلع ہونا فرض ہے نہ کہ احتمال اس کے مبتلا ہو جائے گا یہ سنا ان کے احکام و فرائض کا اور نہ کہ فرض نہیں اور گوئی کے بیان کے

گناہوں نے طلوع ہونا فرض نہیں اور جن چیزوں کا علم فرض ہے ان کا سکھانا  
 اہل علم پر فرض ہے۔ اور علم کہ فضیلت میں بے شمار حدیثیں وار ہیں  
 ان میں سے چند حدیثیں مندرجہ ذیل ہیں **ترمذی** نے روایت کی ہے کہ  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک **اوسو کا ذکر** ہوا ایک عابد کا دوسرے عالم کا  
 آپ نے فرمایا **نَضَلَّ الْعَالَمُ عَلَى الْاَعْيَادِ لَنْضَلِ عَلَى اَدْنَاكُمْ حُرِّبِي فَضِيلَتِ**  
 عالم کے نابالغ ایسی جتنی ہے میری فضیلت ہے تمہارے اولیٰ پر پیچھے رہ گیا  
 ترجمہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور سب زمین و آسمان والے  
 یہاں تک کہ چھوٹی اسبے سوار زمین اور یہاں تک پہنچی کہ یا میرا یہ سب محبت  
 پیچھے ہیں ان پر جو لوگوں کو علم سکھانے ہیں اور **ترمذی** اور **ابن جریر**  
 نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فقیر بنے  
 بھاری ہے اور شیطان کے بہ نسبت ہزار عابد کے یعنی ایک عالم کے بھگنے سے  
 ہزار عابد کا بھگانا اوس پر آسان ہے اور **وارمی** نے روایت کی ہے کہ  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مر جاوے اوس طالب کو طلب  
 کر آؤ جو علم کو مانگے اس کے اسلام کے پس درمیان اوس کے اور دنیا سے پیچھے  
 رکھو اور جب کہ فرق ہے جنت میں۔ اور **وارمی** نے روایت کی ہے کہ وہ  
 طالب علم ایک دعا میں بہتر ہے سازی رات کی شب بیداری سے  
 اور جب صبح اسلام میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص  
 چلے کوئی اور اس کے طالب علم کے آسان کرے گا اللہ تعالیٰ واسطے اس کے راجعت  
 کی۔ اور جب جمع ہو کر گوید لوگ کسی گھر میں خدا کے گھر دن میں پڑھتے ہیں  
 کتاب خاکی اور آپس میں درس کرتے ہیں اوس کا۔ تو اوپر کیسے نازل ہوگا  
 اور ناپ لیتی ہے اؤ کو رحمت اور ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں اؤ کو لگا لگا کر اللہ تعالیٰ

فضیلت علم حدیثیں

ان میں سے درجہ اولیٰ سے افضل ہے

میں نے اس کو بھی قطعاً ہرگز نہ فرماتا ہے

عالم اور ہر ایک عالم

(۱) کہ ہے اور غارت و بکا ہے پاس والوں کے یعنی فرشتوں کے سامنے  
 خدا تعالیٰ اور انکی قوا اور اپنی رضامندی اور اسے بیان فرماتا ہے۔ او۔  
 صحیح مسلم میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی  
 مر جائے تو اور کمال سے قطع ہو جائے مگر تین عمل نہیں قطع ہوتا ہے کوئی  
 عمارت جو چھوڑا ہو یا ایسا علم چھوڑے جس سے لوگوں کو نفع پہنچے یا رکھنا کا صراح  
 پر ورسہ کا اس کے لئے وکالہ ہے۔ ترمذی۔ والیو داود۔ وابن ماجہ میں ترمذی  
 ہے کہ اگر بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہ جو شخص چلے کوئی راہ واسطے  
 طلب کرے علم تو اہل تعالیٰ اور کائنات کی اسوں میں سے ایک راہ چاہیے  
 اور ایک فرشتہ بھیجے اپنے واسطے رضامندی کا اسے تاکہ اور شکیاں نہ  
 کرے۔ سعید خاری نے تین سبکیاں والے اور سب زمیں والے اور چھپان  
 پانی کے اندر امیشک فانی عالم کا اور چاہد کے اندر فضل چودہویں آیت  
 چاند کے ہے اور پراقی ستاروں کی اور بیشک تمام دارن میں انبیاء کے اور  
 اندر لے دہرہ دنیا و دنیا رہنما نہیں چھوڑی علم کی کو میراث چھوڑا ہے سو  
 جب علم حاصل کیا سو اسکو بچا دے۔ جاتا چاہے نہ کہ عالم کو جو علم بچا دے  
 ہے اسکا سبب ہے کہ عابد صرف اپنے نفس کی راہ میں سے بچاتا ہے اور دوسرے  
 لگاتا ہے غیر انکی ہدایت و صلاحات سے اسکو کچھ فرض و مطلب نہیں بچاتا  
 تاکہ وہ ہزاروں زندگان خدا کو راہ راست پر لے آئے ضروریات دین  
 بتاتا ہے محمد دوم بعدی رحمہ اللہ اسی مضمون کو شریعت میں بیان فرماتا ہے  
 شہر صاف ہو سدا نہ کافقہ و شکست عہد صحبت اہل طریقت  
 انفس مریان عالم عابد چوقہ بوقہ تاکردی راضیہ از انان امین قریق  
 کفر و او کلیم غولیل بدی ہر مروج وین جہد سبکد کہ گیر و غنہ بقی را

پس معلوم ہو کہ اگر آدمی کے حقیقہ کو ہم چہرہ علم سے بہتر نہیں، مگر لوگ دنیا میں  
آیا کرتے ہیں اور اس کے کہ دنیا کے کاموں کو وفاق میں اور اس سے جو  
دیکھ کر میں اور نہ حق میں بہتر ہے، بے کاس نسبت سے علم کا عین بیکاری  
کسب بدل لگا بریں کی کہ ملک ملک کی نسبت سے علم کی جتنی وہی شیاطین  
ہوئے تہیں ہزاروں اور اسے شارد کی کہ اگر اسے تہیں اللہ تعالیٰ سیون سے  
بہ لوگوں کو محفوظ رکھے پناہی پر دنیا میں کی کہ کسی نہ گمے شیطان  
خواب میں دیکھ کر کیا شیطان ہو چکا ہے کہ اس کے دھندلے میں دن کی  
لگا رہتا ہے تیری کیا ہی کا لیا سبب اور اس کی کیا عیب ہے اس سے تیری  
زمانے کے علما پیدا ہوئے ہر کیا مہر اور شیطان بن بھلائے اور گمراہ  
کرتے ہیں اور تارنگ جو مجھے کہ تھا اوکی تدبیر میں لوگ رات دن کے شیطان  
میری خواہش کے کام خولی اور اسے تہیں اب میں خود تہیں کہ میں بھل  
ہو کے اوکی خیریت سنا ہوں یہ جو زور میں نے خود کیا ہے کہ تہیں کہ  
بعض انہیں سے غارت پڑتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں اور شیطان سے تہیں  
بڑا ہے تہیں عصا اپنے میں لکے چلتے ہیں یہ تہیں سورس اور شیطان  
انے لے کام ہے تہیں بن سے تیری رضامندی حاصل ہوتی ہے اور  
جواب دیکھ بھی عین شاگردی اور پیروی میری ہے کہ لاہور کا تہی اور  
اور عالم اور شاخ کی صورت بنا کر رہنا اور باطن میں پہلے درجہ کی خوت و  
کبر و نفور و خود بینی حسد اور بغض اور کینہ اور کینہ فریب و ظلم ہی و ظلم و ظلم  
کے رنگ سے دل کو سیاہ رکھنا کہ سچے مسلمان جو دنیا کے کاموں میں پڑے اور  
ہوئے تہیں اور کو اپنے حال میں جھٹ پھٹا لیں اور ان کی جان و مال کا  
ایک دم میں تاراج کرین کہ کمال و جان لیں۔ کیا جوہر ایمان لیں توڑی





کوئی عالم نہ ہو کہ اوس سے دین کے احکام نہ آتے نہ کرین تو اوس عالم کو لازم  
 ہے کہ لوگوں سے صحبت کرے اور لوگوں کو نفع پہنچا دے اور جو محتاج نہوں اور  
 مذکرین تو سب پر افسوس کرے اور کہے کہ اویں سے اور ان کے عالم کی کجی و بدی  
 اور وہ اور بن کر کہہ دے کہ عالم اور تقویٰ اور عالم کے مشہور کرین  
 مصر و مصر سے پہنچا کر دیکھیں۔ ان کے حضرت تاج عالم کو ملامت دے۔ و اس  
 کیا ہو کہ اگر ایسا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھا تو پھر وہ ہے جو اس کا ہم عالم  
 اگر ایسا شیاہ لاویں لوگ اس کو اس کی طرف و تعلق پہنچا دے۔ تو کو اور اگر یہ عرض ہو  
 لوگ اوس سے تو بے غرض کہ عالم کے کواکب سے اور ہر عالمی سے  
 سفیان سے و اس کے کیا ہے کہ ان میں حضرت محمد سے کہہ دے۔ ہر عالمی سے  
 کہ اہل علم کو کہہ دے کہ اہل علم ہوں جو علم کو اپنے علم کی سطح  
 پر جو چاہا وہ کوئی چیز ہے جو عالمی ہے۔ عالمی علم سے علم کی برکت اور ان کے علم  
 کے کہ وہ علم ہے یعنی ہر عالم نے دنیا کی دولت اور آرام اور جاہ و شہرت پر کیا  
 اور اس کی تلاش میں کیا اور اس سے علم کے نور و برکت کو کھویا اور لوگوں کی نظر میں  
 ذلیل و خوار بنا دیا۔ اسی نے کہہ دے کہ اس نے کیا ہے کہ ایک عالمی رسول  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہے پس آپ نے فرمایا کہ مجھ سے  
 نہ پوچھو مجھ کا وہ یافوت کر دے اس بات کو کہ تین بار دہرایا پھر فرمایا سنو بڑا تین  
 بڑی بڑی عالم کی بڑائی ہے اور بڑا تین بڑی بڑائی عالم کی بڑائی ہے  
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم خلق اللہ کے درمیان سے ہر آدمی اور  
 راہ راست کے دکھانے والے ہیں اور وہ درگاہ ان کے عالم اور ان کے  
 بدلے راہ پر چلنے والے ہیں اگر عالم پیدا نہ ہو۔ رشتہ کے مکتوب قائم نہ ہوتا  
 لوگ اوکو کہیں کہ نیک سیرت نیک عادت ہو گئے ہوں اور ان کی نافرمانی سے

اگر وہ اس سے کہہ دے کہ اس سے کہہ دے کہ اس سے کہہ دے

اگر وہ اس سے کہہ دے کہ اس سے کہہ دے کہ اس سے کہہ دے

ویکٹر کو حضور ہی ان کے گرجا و منارت و دولت و شہرت و نیوی کے  
 حاصل کرنے میں سرزدان و پریشان پھرینگے امیرون کی چالوسی و شام  
 کو گنگے نہ بھلا چارے عوام پر کیا حال ہوگا کہ کفر از کعبہ بر خیز و کیا اند  
 مسلمان و خدا ایسے عالمان کی صحبت سے مومن کو دور رکھے  
 نور اوں کو گمراہی کے پھرنے سے بچا دے سیدھے مسلمانوں کو  
 بچا دے۔ **پیچیدہ مسلمین** زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی ہے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ**  
**لِي شَيْئًا** یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔  
 پس معلوم ہوا کہ عالم ہے علم سے پناہ مانگنا چاہئے ایسا کلمہ جاہل سے و غیرہ  
 لوگ کے حق میں ہے جو علم میں جانتا ہے اور اگر غلط علم عقل کا عالم ہے علم قرآن  
 و حدیث سے محروم ہے تو یہ سہ سے ہی ہے۔ شمار علما میں نہیں رہے اور سہ سے  
 ایسا مانگے جیسے میرے بھائی ہیں صحیحی میں میں آسان ہیں نہ سہ  
 روایت ہے کہ افریقا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک آدمی کو دن و رات  
 آگینے والین گئے وہ اپنی آنسو کہ اس طرح پہنچا کہ ایک کھانسی کا جیسے کہ  
 بچہ کو لیکر پھر رہا ہے سب وہ زخمی ہو کر جو چین گئے تیرا کیا حال ہے تو تو  
 ہکا و امر مجھ کو نہ ہی عن المنکر کرتا تھا وہ کہہ گا میں تم سے شریعت کرنا  
 کہ خود اسی شر کو بجالا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے  
 شب حیران میں دیکھا کہ ایک قوم کہ ہو ٹھو کہو مراضہ سے کترتے ہیں  
 میں نے پوچھا کہ کون لوگ ہیں جب سہرا بل گئے کہ تمہاری بات کے  
 غلط ہیں کہ جو کہتے سو کہتے۔ اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ یہ  
 لوگ قرآن پڑھتے تھے مگر اس پر عمل نہ کرتے۔ دنیا میں سیکھ و ن مانفد

ان انظر الى هذا الكتاب في كل وقت  
 و انظر الى هذا الكتاب في كل وقت

قاری۔ دلوں میں جو وہیں جو قرآن پڑھتے ہیں وہ نظر نصیحت کرتے ہیں تالیف  
 تصنیف فرماتے ہیں مگر غرض نصیحت و تکرار ان نصیحت۔ سوالیوں ہی کہ لے  
 یہ کتاب بہت ہی گہنی ہے طبع الہی اور ہستی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
 کیا ہے کہ انزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے زیادہ عذاب دن  
 قیامت کے دن ہے۔ کہہ دو گنا جو کچھ اس کے علم نے نفع نہ دیا۔ نفع نہ دے  
 سے یہ مراد ہے کہ اس عالم میں جہاں کیا عمل کیا آپ تو دیدہ و دانستہ  
 خلافت مملوکہ عمل کرتے ہیں پوری عمر عبادت عالم نفس پرست و نیا طلبہ  
 جنگاں کشمکش میں ہے کسی حق۔ لے کو نور و تقرب۔ باطل ٹھہراؤ میں کسی  
 عالم جو کہ گمراہی میں ہے۔ لے والین کسی کے رو میں تیار  
 نہ بناؤں کسی پافرا کریں سلف صالحین کو گمراہ بناویں آئمہ دین پر الزام  
 لگاؤں اب نفع علم سایہ رہ گیا ہے۔ لے عالم اسلام کے اسٹاک میں سب سے  
 بڑا عالم ہوں حکم یہ کہ ہمارا لک۔ بندہ بزرگ البحرین میں ہے وہ غم زیادہ علم  
 رکھتا ہے یعنی خضر چہ راو کج ہر گے۔ روایت جو تیرہ ہیں۔ دو سے اوقیہ  
 قرآن شریف پڑھی آیا ہے۔ سلام یہ کہ دعویٰ اعلمیت کا کرنا بالکل غلط  
 ہے اللہ کے بندوں میں انکے سے ایک زیادہ عالم ہے۔ لے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 تَفَقَّحْ كُلِّ دَرَجَةٍ عَلِيمٌ مُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ لے لے لے  
 نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے کہ جو لوگ یہ بات کہتے ہیں کہ ہم سے نیا کائناتی قاری۔ علم نصیحت میں ہے وہ ہم  
 اندہ میں ہیں۔ لے لے لے لے کی دو۔ دسی روایت میں لے  
 آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جس نے  
 کہا کہ میں عالم ہوں وہ جاہل ہے **فی** علماء دنیا طلب کہ دیکھو کسی

اس زمانے کے علماء

علمائے کرام کے علماء

کی مشیخت کی لیتے ہیں اور کیسے کیسے دعوتِ علم کے رستے میں سلف کو جلی پہنچا  
 ہمارے نبیؐ جلنے کوئی آئندہ مجتہدین پر معتبر ہے کوئی بخاچی کو کا ذب  
 بتاتا ہے کوئی فقہاء پر طعن ہے کوئی علماء سلف پر نکار کرتا ہے کوئی اپنی  
 تعریف اپنے قلم سے آپ لکھتا ہے بعض ملک العلماء سے اعلاہ کہہتا ہے جن میں  
 سیدنا عیسیٰؑ تو کیا ہے۔ عالموں سے ہے جو آپ کو تادمہ محبوبہ کے موافق عمل کر کے  
 مستانِ نبویؐ میں فضیلت ہو اچھا اوو۔ اور تادمہ کی عین ابدانہ بحروایت  
 ہے کہما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے سرے ترک کر چکنا اوو وہ  
 باطل پر تھا ہے گا او سب کے لئے گھر گرد جنت کے اور میں نے چھوڑا جگہ نما اور  
 حق پر تھا ہے گا گھر کے لئے اندر جنت کے اور میں نے اپنے اہل و عیال کو  
 کہے او سب کے لئے گھر اعلیٰ جنت میں بنایا ہوگا۔ یہ ضرورت بہت حد  
 میں بڑی اور اس سے آگاہی اللہ تعالیٰ ہم غلام کو ایسی ہی توفیق عطا فرمائے  
 کہ میری شان اہل بیتؑ میں نہ بھی افراط ہے کہ گمراہ نہ ہوئی کوئی تادمہ سجدہ ہذا  
 کے فیہودہ نہ ہوئے کہ سب کے ہاں میں ہوا کو ہوا و قاسمی اللہ علیہ  
 وسلم نے مملکت شہر بنی ہاشم میں لکھا گیا ہے معلوم ہے کہ ہم کو کئی  
 خلاف قرآن و حدیث کہیں اس پر اہل دین سے اوکھا ہے عواء کو بار ہے  
 خواہ بیان سے رد پا ہے۔ ہوا ہم چاہا سینہ انبیاؑ اہل جلال کو  
 کہایت کرتا ہے اور یہاں پہنچتا ہے نبیؐ کی تادمہ سجدہ ہذا کی تادمہ سجدہ ہذا  
 حدیث میں مذکور ہے میں نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ دشمن لوگوں میں  
 میں کہ اللہ کے دشمن ہے جو بڑا جھگڑا و فساد ہے کہ نوا ہے کہ ان میں  
 میں نے فرمایا ہے کہ میں نے روایت کیا ہے کہ بڑا جھگڑا و فساد میں نے فرمایا ہے  
 میں نے فرمایا ہے کہ میں نے روایت کیا ہے کہ بڑا جھگڑا و فساد میں نے فرمایا ہے

اہل بیتؑ میں نہ بھی افراط ہے کہ گمراہ نہ ہوئی کوئی تادمہ سجدہ ہذا

کئے ہمارے ہیں جسکو جانتے ہیں کہ خدا کی قسم یہ سب کچھ ہوا ہے اور علم  
 کالیاں نکلی جاتی ہیں اس سے بڑھ کر کہ یہ سب کچھ ہوا ہے اور روایت  
 اگر یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ تم کو یہ سب کچھ گناہوں سے  
 کرتا ہے کہ تو ہمیشہ غصہ سے کیا کر۔ اور تو یہ کہی نے روایت کیا ہے۔  
 لیکن جب کوئی مسلمان دین کا پورا پورا سکو دلوں میں تو یہ سب کچھ  
 نہ رہے یاد و سرون پر نہ ملے کہ یہ سب کچھ کا پورا پورا جواب ہے۔  
 اور تو یہ کہی نے اب ہر وہ دفعہ سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی  
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی سوال کیا گیا علم ہے پورا اس سے چھپا یا تو  
 دین کی بات کہ اس سوال کی تکمیل کا جواب ہے۔ اور اس علم سے روایت کیا  
 علم قرآن و حدیث کا ہے سو ظاہر ہے کہ اس کا سبب نہ ہو کہ کوئی علم  
 نافع نہیں ہے جسکو یہ علم آتا ہو تو اسکو چھپا یا اس سے روایت کیا  
 سائل کو حرام ہے ایسا شخص لایق و ذلیل ہوتا ہے اس میں سچا پوچھنا  
 عبد اللہ رشید روایت کی ہے کہ ہر مایہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ  
 جب چھپائی امت اگلی امت پر لعنت کرے تو جو کوئی حدیث کہ یہ پوچھا اور سنا  
 ما نزل اللہ کو چھپا یا جس طرح رافضی سائن امت پر لعنت کرے یہ ہیں اصحاب  
 ابطل بن علی بن ابی طالب پرست لوگوں سے انہی میں سے ایک صاحب پر تبرک  
 کر دیا ہے۔ سبب ہر وہ شخص ہے کہ یہ سب کچھ فرمایا ہے وہاں اس کا  
 یہ بھی گویا رافضی کی طرح فرما رہا ہے کہ یہ سب کچھ فرمایا ہے کہ  
 اس سے روایت کیا ہے کہ یہ سب کچھ فرمایا ہے کہ یہ سب کچھ فرمایا ہے  
 یہ زیاد بن ابیہ سے روایت کیا ہے کہ یہ سب کچھ فرمایا ہے کہ یہ سب کچھ  
 کسی چیز کا پھر نہ مایہ کہ یہ سب کچھ فرمایا ہے کہ یہ سب کچھ فرمایا ہے

وہ سب کچھ فرمایا ہے کہ یہ سب کچھ فرمایا ہے کہ یہ سب کچھ فرمایا ہے

وہ سب کچھ فرمایا ہے کہ یہ سب کچھ فرمایا ہے کہ یہ سب کچھ فرمایا ہے

وہ سب کچھ فرمایا ہے کہ یہ سب کچھ فرمایا ہے کہ یہ سب کچھ فرمایا ہے

مناویو کر جاتا رہا عالم الاکثر نہ پڑھتے ہیں قرآن اور چھپانے میں اپنے بیوی  
 کو اور وہ اپنے بیوی کو پڑھانے کے یہ طور قیامت تک چلا جائیگا۔ پس یہ تو  
 نہایت معلوم ہے کہ علیہ السلام نے اسے نہ یاد بھی پڑی مان رہا ہے میں تجھے نہ بین  
 سب چیزوں سے نہ یاد دلاؤں گا۔ تو نے میرا کلام تمہارا جگہ خیال کیا کہ علم  
 نہ ہو تو چھپو گا نام یہ حال نہ پڑا تو کیا نہیں بین بیوہ اور نصیب کا کہ  
 چھپتے ہیں تورات اور انجیل کو اور اس کے کسی حکم پر عمل نہیں کرتے ہیں۔  
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسیحی یہود اور انہی کی اپنی کتابوں کو ظاہر  
 نہ چھپتے ہیں اور اس کا حکم پشیل نہیں کرتے ہیں اس لیے کہ ایک زائدین  
 مسلمانوں کو ان کے عالم شرمعی پر حرج نہ کہ لیکن اس پر عمل نہ کرینگے چنانچہ یہی  
 ہے کہ ان کا ہر حال میں ملاحظہ میں نہ لیں گے والے شاید چند ہی لوگ  
 جو ان کے ساتھ ہیں ان کی کتابوں کو کسی شہرہ سے علیحدہ کر کے ان کے  
 پاس لے کر رہتا ہے چاہا کہ اسے مستور اور خفیہ رکھے کہ کسی شخص کو  
 نہ دیکھتے اور نہ بتا دے نہ پڑا کہ پہلے تو عالمی اصل کتاب اور ان کے  
 باقیات مخبر و اصل ہو چکی تھیں۔ عموماً ان رحمتہ اللہ علیہ کے پاس یاد اور انجیل  
 عالم میں معروف ہے جب ان کے علم سے دیکھو ظاہر آوے کہ شاہ سے واقف ہو کر  
 بادشاہ سے اس کو بتایا اور یہ دیکھنے استحقاق کے لیے کہ کیا کہ اب تو میری خدمت کا ہر  
 عالم سیکھنا پس کہ تو میری خدمت میں مشغول رہا اس سے تجھے مزہ کیا کہ میں  
 ان کی خدمت کے لائق آیا اور وقت قرباں کیا اور اب میں لائق خدمت خدا  
 ہوں۔

یہ سب باتیں وہاں تھیں کہ غور بادشاہ اور وہ بددلیلہ پر ہر روز ایسے  
 ہو رہا تھا کہ میں بلکہ اس عزت کو ذلت سمجھیں اور اس زمانے کے لوگ ایسی

یہ قیامت میں حکم کا اور چھپانے میں اپنے بیوی کو اور وہ اپنے بیوی کو پڑھانے کے یہ طور قیامت تک چلا جائیگا۔ پس یہ تو نہایت معلوم ہے کہ علیہ السلام نے اسے نہ یاد بھی پڑی مان رہا ہے میں تجھے نہ بین سب چیزوں سے نہ یاد دلاؤں گا۔ تو نے میرا کلام تمہارا جگہ خیال کیا کہ علم نہ ہو تو چھپو گا نام یہ حال نہ پڑا تو کیا نہیں بین بیوہ اور نصیب کا کہ چھپتے ہیں تورات اور انجیل کو اور اس کے کسی حکم پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسیحی یہود اور انہی کی اپنی کتابوں کو ظاہر نہ چھپتے ہیں اور اس کا حکم پشیل نہیں کرتے ہیں اس لیے کہ ایک زائدین مسلمانوں کو ان کے عالم شرمعی پر حرج نہ کہ لیکن اس پر عمل نہ کرینگے چنانچہ یہی ہے کہ ان کا ہر حال میں ملاحظہ میں نہ لیں گے والے شاید چند ہی لوگ جو ان کے ساتھ ہیں ان کی کتابوں کو کسی شہرہ سے علیحدہ کر کے ان کے پاس لے کر رہتا ہے چاہا کہ اسے مستور اور خفیہ رکھے کہ کسی شخص کو نہ دیکھتے اور نہ بتا دے نہ پڑا کہ پہلے تو عالمی اصل کتاب اور ان کے باقیات مخبر و اصل ہو چکی تھیں۔ عموماً ان رحمتہ اللہ علیہ کے پاس یاد اور انجیل عالم میں معروف ہے جب ان کے علم سے دیکھو ظاہر آوے کہ شاہ سے واقف ہو کر بادشاہ سے اس کو بتایا اور یہ دیکھنے استحقاق کے لیے کہ کیا کہ اب تو میری خدمت کا ہر عالم سیکھنا پس کہ تو میری خدمت میں مشغول رہا اس سے تجھے مزہ کیا کہ میں ان کی خدمت کے لائق آیا اور وقت قرباں کیا اور اب میں لائق خدمت خدا ہوں۔

یہ سب باتیں وہاں تھیں کہ غور بادشاہ اور وہ بددلیلہ پر ہر روز ایسے ہو رہا تھا کہ میں بلکہ اس عزت کو ذلت سمجھیں اور اس زمانے کے لوگ ایسی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

20050501

0643486

چند روز بعد از آنکه



ان کی نعمت کا لے لینا نہیں غیب الہی یہ ناکوفتار ہو یا وعظ الہی کا  
 شکر چاہئے اور یہ بھی ایک کو چھوڑے سب کو جلا کر خاک کر دے چنانچہ  
 اسے یہ وار ہے کہ لا اوتالی اسے حضرت یوشع بن نون کے پاس  
 بھیجی زمین تیرا تو میں سے چالیس ہزار نیکو کا سا اور ساٹھ ہزار بدکار و کفر  
 مالک کر دیا لاہوت نے حضرت یوشع کے عرض کیا خداوند ابد کا وکیل تیرا ہزار  
 ہاں لیکن نیک کا ونگا کی قسم ہے فرمایا ہمارا خدا فرمائی پر وہ لوگ اور تنہا  
 ہوتے بلداؤں کے ساتھ ملنے جلتے کھاتے پییتے رہے۔ ابھی ہمسوا اور جمیع مذاہن  
 ایسے نام و عمل سے جس میں اللہ و رسول کی ناخوشی محفوظ رکھا اور وہ علم اور  
 عمل جس سے تیری اور میرے یہ حالت کی رضا سنت حاصل ہو ہمارا اور جملہ مالک  
 کے تعیب کر دے رہیں پناہ مانگتا ہوں ایسے علم بونفع نہ لے اور یوشع  
 جیہ اور نہ رکے۔ اے اللہ مجھے اور تمام اہل اسلام کو فلاح و شہادت لکھی یہ سچ  
 بچاؤ تو وہ دوسرے دین حق پر قائم رکھا اور یوشع نیکری و عطا فرما کر حضرت  
 سے دور رکھ دیکوئی صحبت کا شوق دل میں ڈس اہل و نیلے نرس و طالبان  
 حق کی صحبت عنایت کر آمین یا رب العالمین۔ اور عالم سے علم دین ہے کہ ان  
 ہے ساتھ کتا بوسنت کے وہ دوسرے ہرے اور ہواوی۔ ہوسر ماضی  
 بادی و عاصی کہ سرفکت بوسنت لی اوسپر وقوف ہے مثل نعمت و  
 صرف و نحو و غیر دیکے۔ اور معانی ہر جگہ متعلق ہے ساتھ اعمال و اخلاق  
 عقائد کے اور ان سب کے احکامات میں کہتے ہیں۔ اور ایک لکھنا ہے  
 کہ یہ علم ہے بعد عملی کرنے کے علم نامہ بریلین ہوا ہے کہ ساتھ اس کے  
 قدیم ترین کتابیں ہیں جالی ہیں اور حضرت ذات و صفات اور افعال میں  
 ان کی پیما ہوتی ہے اس علم کو علم حقیقت اور علم وراثت کہتے ہیں کہ علم حق

ہواوی  
 ہواوی

[illegible]

فصل اول در بیان

در بیان احوال و اسباب

فصل در بیان آنکه علم کما حقاً و سبب جاری رسیده باینکه رسم بلاعاید  
 یعنی مسجد آن سرایه باغ کیمیت و تحقیق که جاوے یا اولاد که ترسیب کرے  
 جامع چھوڑ یا و سبب موضوع القرآن اسی مضمون کو حضرت سیدی  
 (ظہیر الدین) فرمایا ہے شمس غروی آنکہ ماندیس از دورہ بجا آمد: بابل و مسجد و جامع  
 سہان سے زائے: بگوئی کتاب فیدوین میں تہذیب کہ جاوے جس سے  
 دارالعلوم چھوڑا: رسے گورنار: ہو یعنی: شہرت: اعلیٰ و اسطو نظریہ  
 اگر علم کی جی میں کیا یا و اسکا خیر کا کچھ ہندو جاری نہ کیا کہ خیر و باطل سے  
 حکمت منتفی: اور تہذیبی: سہا کھدا شمس سنت کو

حضرت مولانا قاضی شامی رحمہ اللہ: حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے چھوڑے  
 کی بعض وصیت کے ضمن میں فرماتے ہیں بیکان: اندیک کہ اولیٰ باید شمس  
 بر ظاہر شمس: سنی و دیکتا: یوں: ان یہ تعلق تعلق بر سے: حق ہی باشد  
 کہ حق تعالیٰ ولایت نہ ورثہ ہی صرف مودہ و وفات حق ان: انیسو ان التفسیر  
 اگر کسی کو بیکہ بعض اولیاء اللہ: دشمن طامت اختیار کرے و بوند و بوند  
 ظاہر از انہا: آثار تقویٰ ظہری: آ: بعضی کہ: ان را حق من از انہا: سبب و اسباب  
 کہ ما درست و اعتبار غالب راست و نیز عقل و شرع حاکم شد کہ وہ حق و سبب  
 منعت است و مقصود تر باید راست پس با تکیہ احتمال ضرر راست: انرا  
 باید کہ تحقیق و تحقیق ظاہر منتفی و ریافتہ شود یا و سبب: عاشق و دوست  
 و دوست او و ان قباحتی: ندارد کہ احتمال ضرر: انجا منفعہ و سبب فائدہ کار  
 رہے یا نہ پس اگر محبتش تاثیر نہ کند کہ نزد علماء ظاہر و باطن: معتبر راست  
 محبت این چنین مردانہ است اخرواند و غنیمت کبری: شمارد اگر محبت کی  
 شمارد یا ان: انرا بر اعتبار راست: حق: ان شخص راست نہ

اور ترک کند۔ حضرت مرزا اسلمہر جان چاناسر جو ہوی ایک مکتوب میں  
 فرماتے ہیں ہر شخص کہ طالب محنت کا ملکہ یعنی نسبت محمدیہ باشد باید کہ اتقا و سنت  
 نبویہ را بہتر از جمیع ریاضات و مجاہدات شناسد و اذکار و برکاتے کہ بران متفر  
 شود افضل از ہر قیادت راند و بہر مواجید و اذواق و تعارف را در جنب  
 جہیت باطن و دوام حضور اعتقاد کند۔ یہ وہ صحت غریزہ کی تائید ہے  
 انہی و ریادہ اور انائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک تلمذتہم لا تمیز  
 و محو نیزہ و موزن این را در ذہن نشود اگر یہ لذیذ باشد و السلام۔ انوار و شرف  
 میں یوں دیکھتے ہیں۔ اسی برادر از صحت ناچسب و مخالفہ اکثر انہما فی دنیا  
 بہتر ہے کیونکہ کیا خود را بہرہ بخشی گرفتہ بہت عمل و ثمر و وقت سنت و دل  
 بہت ملکہ علیہ السلام و انہما شریعت غریزہ کی تائید ہے انہما را انہما را انہما را  
 دہ ریاض بلکہ ان شہرہ اسلمہر جان چاناسر جو ہوی ایک مکتوب میں فرماتے ہیں  
 خانہ احاطہ کہ اقتدار الشایانہ اور ذہنیت پنہان و دوام سیاحتی سنت  
 از ریاضت نہان ہر چند از وی انواع خوارق عادات بخشی و از دنیا بظاہر بہ  
 تعلّقش باقی فخرین صفت ہے کہ ان تھانہ کی صفت الہامیہ اور ادبی  
 مواضع میں دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ کہ در بیچ سوال عمل سنت  
 ایک گزیدہ و از بہت مہاکن اختر از بانیہ محمود و در زمانہ سیدہ و در مشہور  
 ایک رعایت باید کرد و از جانب دیگر رفتہ و دیگر کم قبضہ امیدوار باید بود و  
 یوں فرماتے ہیں کہ کانک سمع العصر انیمال ان سمع العصر انیمال  
 قد وہ اہل الدار ابو علی رہو باری رہو باری سیدہ تہا کہ  
 ملاہی می شود و سہ گوید کہ این مراحل است بہر کہ من بہر تہا سیدہ تہا کہ  
 خلاف حال و من انہم کہ جواب گفتہ ہی تحقیق رسیدہ تا انہما بہر سیدہ تہا کہ

حضرت مرزا اسلمہر جان چاناسر جو ہوی ایک مکتوب میں

نورالایمان

منسبیم فاضلین سے جب کہا جاوے کہ ڈرو اللہ تعالیٰ سے اولیٰ اتباع  
 سنت کی کرو کہ قلب میں نور پیدا ہوو کہتو ہمیں کہ عجب ایسے شخص است کہ کتاب امر  
 انجام پاسکتا ہے پس اگر جواب میں خود حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اسکو توحید  
 تمام حضرت محمد و منشاء شرف الدین بہاری قدس سرہ مکتوب  
 ذکر شکر اسلام میں فرماتے ہیں۔ اگر کوئی کار بدین و شوریٰ گدام کس رکعت  
 باشد کہ شہ آئے سجاو انا و رد۔ بلاکے قرآن مجید ہمیں فتویٰ میدہ کہ کسیکے پدایت  
 کریمہ فی قلیل من عباد حق الشکورہ لاسیرایہ آیت کریمہ  
 الذین جاهدوا فینا لنهکدینکم سبلنا یعنی کسانیکہ جہاد  
 کنند در راہ مارا بخوئی نفیم ایشان۔ ایس چون بند ضعیف بہانچہ سب  
 قوام نماید پگمان بری بہ پروردگار قدیر و غنی و کریم و رحیم کہ ضائع کنایہ  
 و کلا و اگر کوئی آدمی را عمر کوتاہ است و عقبات راہ دراز و سخت چگونہ عمر نکند  
 کہ آدمی آنہ بہ شرائط سجاو و ان عقبات را قطع کند۔ بہا کہ عقبات را ایستاد  
 است و شرائط در سخت است و لیکن چون خداوند خواہد کہ بند را برگزیند  
 راہ دراز بہر کوتاہ کند و ہوا بہر آسان گرداند تا بعد قطع این عقبات کہ بدین  
 نزدیک است و چہ آسان است این کار از تجارت کہ بعضی بزرگان گفتہ اند  
 کہ راہ حق و وقدم است کسی باشد کہ عقبات راہ در سخت و سال قطع کند کسی  
 باشد کہ در سب سال قطع کند و کسی شد کہ در بہال قطع کند و کسی باشد کہ در کمال  
 قطع کند کسی باشد کہ در یکا قطع کند بلکہ در یکہ قطع کند و کسی باشد کہ در فوق  
 اتہی یک خط قطع کند یعنی کما سحاب کہف را یک خط پیش نبود کہ چون در کمال  
 تنیری بدین گذشت آیت کریمہ تبتا بہب المشوارت و الانضیب  
 و بدینہ انچہ درین راہ است از حقائق قطع کردہ این راہ را از خط مشوارت

و مستقران گشتند باین راه ایشان را بمقتدا یک کلمه حاصل شد و عود فرمودند  
 همچنین بنوعی و ایشان مگر یک کلمه چون بدیدند بجز و بیرون علی السلام  
 گفتند انا جبرئیل العالمین و راه بدیدند و طبع کردند و از ساعتی ساعتی  
 بلکه کمتر از ساعتی از جمله عارفان شدند و شتافتند فغان حضرت مولی گشتند  
 بمیکامرنگ ندایم آوردند آیه کریمه لا ضلیر انا الی سائرنا متقلبون  
 یعنی نیست زیانی ما را کمین هر چه میخواهی که ماسوے پروردگار خویش گردانیم  
 سر نیست گفت بیت گهر گیسو را در دینا پیشگاه نگه گشته که بر کاشوف راه  
 متبسم آویخته بودی که اصرار کرانه بین چاه سبیل سعادت او شقاوت و خون  
 و دو جانب و اپنے اوریا بین بر سر راه بین الدبته سعید نیکیختی کی طرف جاتا ہے  
 اور در سنت غرابے اور شقی جانب غصه و غضب الہی کے متوجہ ہوتا ہے اور  
 و معارض الہیست و خود مائی اور خود پسندی ہے چاہئے کہ عقل اور شرع  
 کی موافق کار بند ہو جاوے اور غفلت سے ہوشیار ہو جاوے اور سعی حق  
 جوئی کی کما مینگی کو سے انا ظہور حسب تخریر تقدیر کے ہو گا اچھا کہا ہے کسی نے  
 نے رباعی تھانوق پیغمبر کو اسلام نایان ہو و عمو جیل اپنے کو چاہا کہ سلام  
 تقدیر کے آگے تدبیر نہیں چلتی : ہوتا ہے وہی یار و جو خواہش حمان ہو و اور  
 بعض قصص الفہم بلا عمل خیر کے قرار لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خار جیم ہے اور کہ  
 بخشش بڑی ہے مجھ کو نہی بخش گیا اور اپنی غفلت اور عمل عکس یہ کہ وہ سبب  
 شوقی کا ہے کچھ سپر گاہ بھی نہیں کیا یہ محض اونکی یہ حیلہ بیان ہے روز  
 رست خیر کے سبب باتین بیش رفت بجا کی۔ حضرت مولانا مرشدنا شاہ شرف  
 الدین بہاری قدس سرہ اپنے مکتوب ضمن غلط گاہین ارشاد فرماتے ہیں باندہ  
 بعضی موان از شہی و خیالی غاصلہ اندام افتادہ اندکروسی گویند خدای عزوجل

مولی علیہ السلام کی اس دعا کا حال

این کتاب در بیان اسرار الهی و  
 معانی غیبی و اخباری است که  
 در کتب دیگر نمانده است و  
 در بیان اسرار الهی و معانی  
 غیبی و اخباری است که در  
 کتب دیگر نمانده است و

عبادت با حق واجب داد از اعمال خلق بی نیاست طاعت محضیت نزدی  
 سازی او کیان است خلیفتن این عالم جواب آنست که آن شبهه بطل  
 است گمان برود است که شریعت خلق با حق است نه بر او است و این  
 و باطل است که کار همه خلق برای خدایست و حق ازین خبر نیست و باید که  
 و من تترکی یا استعانتی که از نفس است و من تحمل فلسفیه  
 مثل مبرج باطن است که بیماری را طبیب برهنه نماید و برهنه کند و گوید  
 طبیب! از نا پرست کردن من چه زیان دارد و هر چه زیانکار بود بخورد و من  
 هست بود و لیکن ملاک شود طبیب برای آن گفت تا رضای او نگاه دارد بلکه  
 راه شفا و پدید آید و اگر فرمان بجای آید شفا یابد و از نه ملاک شود طبیب از آن  
 بی نیاست و گوید و درم و در آن و از و شرع تجاوز کردن و  
 بین کنند که خدا تعالی که همه است و رحیم است و باری است که جواب آنست که این  
 و است که این اینجا تلخیص شیطان است که نادان را از راه برود اما قائل جواب  
 گوید چنانکه کریم و رحیم است و آیه کریمه یا ایها الناس  
 اِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّكُمُ الْهَوَىٰ ۚ وَ لَا يَغُرَّكُمُ  
 الْإِنَّمَاءُ ۚ وَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوهُ يَتَّبِعْكُمْ  
 وَ يُخْرِجْكُمْ مِنْ ظُلُمَاتٍ إِلَىٰ نُورٍ ۚ وَ يَهْدِ لَكُمْ سُبُلَكُمْ  
 وَ يَخْتَارُ لَكُمْ مِنْ أَنْعَامِهِ السَّعِيرَ ۚ وَ يَنْزِيلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً  
 فَسَالَتْ مِنْ تَحْتِهِ أَنْهَارٌ ۚ وَ يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ لِبَنَاتِكُمُ  
 الْغُلَامَ ۚ وَ يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ لِكُلِّ دِينٍ رِزْقًا ۚ وَ يُخْرِجُكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَىٰ النُّورِ ۚ وَ يُخْرِجُكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَىٰ النُّورِ ۚ وَ يُخْرِجُكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَىٰ النُّورِ ۚ

و بر کفر و جهالت و هر چه در حق نیست مگر علم و معرفت و بیای و کمالی را هیچ  
 علاج نیست مگر باز کردن و بهر طاعت ابر که در آن هر که در هر خرد و در هر وقت  
 آید ملاک شود و در بسیاری گرم انگبین خورد و پاک شود و بیای و کمالی را هیچ  
 مگر در این شہوت باشد و در هر خط ملاک افشاید مگر ملاک که است و ملاک که این ملاک  
 نیست و در خط ملاک نباشد بلکه ملاک شده باشد چه این کفر بود و کفر زهر جان  
 منجم هم کرده و ریاضات بدائع شغول شده باشند و پنداشته که مقصود  
 و در ریاضات است که از شہوت و غمزه صفاست که در شرع مذکور است  
 یکبارگی پاک شود و گمان برده باشند که آتش عین پیر و کرم و است  
 چون ملاک رنج بوند و ریاضت کنند ملاک از ملاکات غایب و ملاک  
 کرده باشند که این محال است و شرع پندیر فرموده است که اگر ریاضت  
 چه آدمی را بدان صفت که آفریده پاک شدن از صورت و در هر کس  
 سیاه را سفید نتوان کردن پس کار یکسان است و این شغول نشود و پند  
 و اگر کسی با شش سفید نتوان کرد و گیم غنم سیاه را پاکافتند پس  
 در باب آنست که جراح حاکمیت آنست که چنان می پندارند که شریعت  
 که از شہوت و صفات بشریت پاک است با است اصدا و این بدو است  
 که چگونه شریعت چنان نماید که رسول صلی الله علیه و آله و سلم چنین گوید که من  
 بشرم دو چشم شوم و اثر چشم بر و حساب یار و پندسی و خداوند فرموده است  
 که میمہ الکاغذین العقیط نمای و بداند که چشم و خوردن آن را که چشم  
 و چگونه نماید که شہوت نمی باید که حضرت رسالت پندارند و داشت تا که  
 شہوت ساقط شود و ملاک باید که همانا بدو است بر این قرین و ملاک  
 و در ملاک کاغذان از شمشیر و کثرت و ملاک و ملاک و ملاک

در هر کس  
 در هر کس





زمین مغرب بود چون ملک الموت بازو مجلس سلیمان چپید آمد  
 پس چون مرگ تیرید آمدی که گشت گفت مرا زمان بود تا کیست و دیگر  
 و از مغرب جان طلبیدم و او را ایضاً دیدم و استختم که این چون  
 خواهم پس چون حکم آن بود که او را به مغرب جان برگرداند اگر چه یک ساعت  
 دیگر بدین نمانده بود و بدو سعه خوف تو آید و سعه طاعت کرد و سلیمان در  
 طاعت کرد و انداخت حکم ازلی انداخت و سبب آن بود که آن حکم به سبب رانده  
 پس کسی را که سعادت حکم کرده اند و او را روشن گردانند تا احوال بهیچ  
 و از آن سبب ریاضت و بندگی و سعادت و سوره از خود دفع کند چنانکه سوره  
**آیه کریمه** *قَسَمْتُ لِلَّهِ أَنْ يَهْدِيَنِي لِمَنْ تَرْتَجَى* خداوند تعالی تقدیر کرده است که هر که (۱) بخواهد و در حق  
 و سعادت که او را از عمل باز دارد و در او را از آن که حاصل حاجت نیست سعادت  
 شقاوت ازلی است و سبب شقاوت است که او را از سعادت انداخته و از آن  
 کسی را حکم کرده باشند که باطل باشد و او را ناب گردانند که بدو سعادت و او حکم  
 ازلی است بگرد و علم او حق حاصل نکرد که اگر حکم کرد و او بدو حق تعالی  
 به او اقل است و هر که علم طلب کند و شیخ و عالم باطل باشد تا حکم ازلی به وی باشد  
 بدین که و او را آن که او را از او حکم کرده باشند و او را او اقل است  
 اگر چه این حکم ازلی است اما ظاهر کرده اند آنچه و او را ازلی است چنانکه ثابت گشته  
 است که او را ازلی کرده اند لیکن سبب او زمین بود که زمین است و زمین است  
 آب و او را زمین است که او را از زمین او کند و او را از زمین است  
 و او را از زمین است که او را از زمین او کند و او را از زمین است  
 باشد که این امر حق گوید که این و طاعت یا سعادت و شقاوت همچنین است  
 باشد که این امر حق گوید که این و طاعت یا سعادت و شقاوت چنانکه است و او را

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

خواہد کہ بقتل ریزہ خود و جان بدار چھان باشد کہ بقتل کنگ خوش  
 تا خاص کار باہم کند و آن اعلان عقل و عیست پس معلوم شد کہ افغان  
 این قوم محض حواقت است مشکل شدن متبہ و حجت و ادب و عیسی  
 علیہ السلام منقول است کہ گفت از طالع کردن نامی مادر زانو و میریت مادر او  
 بلکہ از زندہ گردانیدن مرد ناجر نیامد ماما از طالع کردن اتمش غائبہ آمد  
 اسے برادر خطر گاہے وادہ اند آدمی تاکہ یک لحظہ بدرجہ بہر نیل و میکا کل  
 رسد بلکہ در گذر و دو یک لحظہ بیگ و خنری سے رسد بلکہ در گریز او  
 ایسی حضرت مولانا شاہ عبد الغفر صاحب نے بیچ تفسیر آیت یا ایہا  
 الانسان ما کنت کربس تک الکریم کے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پورے کر کے وقت فرمایا کہ عشاء باللہ  
 جہلہ یعنی آدمی کہ نہ مرے کیا ہے او سکی ناولان نے اسے لکھا  
 اکبر صفت پر اپنے پروردگار کی تحیہ کر کے بیٹھا ہے اور دوسری جنتین  
 اسکی کہ حکمت و علامت ہیں بھول گیا۔ اور اسی تفسیر میں آیت مذکورہ  
 کے دوسری جملہ پر خوف و جا کو یوں تعبیر کیا ہے کہ آدمی کی حقیقت  
 یہ ہے کہ کسی چیز کا انتظام میں آدمی ناولان فروش ہے اور ہر غور و فکر کے  
 حاصل ہونے کے واسطے ایک سر پر درکار ہے والا انتظار ثابت ہوتا ہے  
 یہ کہ ایک چیز کے اسباب بہت جمیع ہوتے ہوں اور اسکا انتظار کچھ عرصہ  
 اس انتظار میں خوش رہے جیسا کہ ایک کسان نے اچھا چاچھی زمین میں  
 بویا اور پالی جس وقت پیدا ہے اور غذا کا مختصر ہے لکھ کر جان رہا ہے  
 کہتے ہیں اور ایک ایک چیز کے بہت سے اسباب ہوتے ہیں اور اسکا  
 انتظار کہ تو وہ غرور اور حواقت میں گرفتار ہے جیسا کہ ایک کسان

و سرزمین میں بیچ بویا اور وقت پر سنبھال بھی نہیں پھروس سے غلام  
 انتظاری کرے اور غرو اور حماقت پہنہ ہیں اگر اسباب کے حاصل ہو  
 میں شک واقع ہو پھر اس چیز کا انتظار کرے جیسا کہ ایب کسان نے اچھی  
 زمین میں بیچ بویا لیکن سنبھال نہیں یا اور سرزمین میں بیچ بویا اور سنبھال  
 پھر اس سے غلام کا منتظر ہے اسکو منا بہتے ہیں پھر یہ یہ منالین خوب  
 سمجھ میں آگئیں ترایاندا کو چاہئے اپنی نجات اور فلاح کی حق المقتدر  
 فکر کرے اور اس کے اسباب کو اپنے میں جمع کیسے جیسا کہ فرمانبرداروں اور  
 اور راجہ اور بھی سے سرکشت آہی کا اسید طر بہے اور اس انتظار میں  
 خوشی اور غمی سے گذران کرے اور جس شخص نے اپنی نجات اور فلاح  
 کے اسباب کو جمع دیا اور اپنی عمر کو نام قضیات آہی میں صرف کیا پرنہ نہ  
 اور فلاح کا ہے وہ احمق ہے اور غرو میں گرفتار ہے اور شک کہ عورت  
 میں جیسے نماز روزہ کیا لیکن اسکی شرطوں کو خوب بچانہ لایا تو وہ آرزو  
 ہے یعنی شاید کہ اسکو نجات ہو لیکن یہ دونوں ضرورتیں اولیٰ کے  
 نزدیک بڑی اور ناقبول ہیں۔ نقل کرتے ہیں کہ سیدنا  
 عبدالملاک باو شاہ حج کے واسطے ملک شام سے آتا تھا کہ پہنچا تو وہ  
 حضرت ابو حازم سے ملاقات ہوئی اون سے پوچھا کہ قیامت کے  
 دن بندوں کی ملاقات پر دروگاہ سے کس طرح پہنچو گی ابو حازم نے کہا کہ  
 بندہ نیک ہے کہ دنیا میں نیکی کر کے گیا ہے اسکی ملاقات اس طرح ہوگی  
 جیسا کہ کوئی شخص بہت دنوں میں سفر سے پھر کر اپنے گھر میں آوے  
 اور بہت سال اور اسباب کا کہ اپنے ہمارا لاوے اسوقت یہاں کی  
 کہ اس کے گھر والے اس سے کس طرح خوش ہوں گے اور اسکی کس

طرح خاطر واری کرین گے اور اگر بندہ بدکار ہے کہ دنیا میں بہت بُرائیاں کر کے گیا ہے اور سکا سامنا لیتا ہوگا جیسا کہ کسی کا غلام چوری کر کے بچھپ گئے جھاگنا ہو اور اس کے خاوند نے اس کے پیچھے پیادے اور سگے بڑے کو دوڑا ہے ہون اور وہ پیادے اور سگے بڑے کے ماتحتوں میں ہتھکڑیاں اور سیرو میں پٹریاں اور گئے میں لٹوق ڈال کے اس کے خاوند کے حضور لاوین اس وقت کی حالت کو خیال کیا جائے کہ کیسا اپنے دلمیں ترسندہ ہوگا اور اپنے خاوند کے نزدیک کس طرح سے لائقِ عنت اور لعنت کے ہوگا سلیمان کو اس بات کے سننے سے رقت غالب ہوئی بہت روایا اور ہولناکیاں اچھی بات ہوتی کہ میں ایسا حال جانتا کہ مجھ کو ان دونوں سے رو تو نہیں سے کون سی طرح پیا س مانگ مطلق کے سامنے لے جائینگے ابو حازم نے کہا کہ اس بات کا معلوم کرنا بہت آسان ہے اور قرآن شریف میں خوب کھول کے بیان فرمایا ہے پوچھا کس آیت میں ابو حازم نے کہا حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَقَدْ كَلِمًا وَلَئِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ اِيْمَانٌ اَوْ حُكْمٌ لِّلْعَالَمِينَ اَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ اِيْمَانٌ اَوْ حُكْمٌ لِّلْعَالَمِينَ اَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ اِيْمَانٌ اَوْ حُكْمٌ لِّلْعَالَمِينَ اب اپنے حلوں کا جائزہ دیکھو کہ ابراہیمؑ بنو یاخار میں سلیمانؑ نے کہا کہ اگر ہمارے اعمال پر انجام کام کا ٹھہرا تو رحمت الہی کہاں ہے ابو حازم نے کہا کہ اسکا بھی پتا قرآن مجید بتا دیا ہے سلیمانؑ نے کہا کس آیت میں ابو حازم نے کہا اِنَّ سَجْمَةَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ میں سلیمانؑ اس بات کے سمجھتے ہی خوف غالب ہوا اور روئے روئے حالت متغیر ہو گئی اون کے پاس سے چلا گیا اور کہا کہ اس قسم کی تمہاری باتیں سننے کی محکوم طاقت نہیں ہے کہ میرا تیا چٹا جاتا ہے تنبیہ اسے بجائی مسلمانوں اس حکایت میں بڑی سورش کی جگہ ہے خوب سوچ کے فرمانبردار خدا کو

۱. درین شهر ۲۰۰۰ نفر  
 ۲. درین شهر ۱۰۰۰ نفر  
 ۳. درین شهر ۵۰۰ نفر

بن جاو اور حقائق علیٰ صحت کے ہو جاو اسی میں نجات ہے اور غرور چھوڑو  
 خدا تعالیٰ نے اسی کلمہ سے استنجا فرمایا ہے ترجمہ آیت کیا مارشہ یہ  
 موجود ہے اور تہمت کی بات ہے کہ تم اپنی عقل ناقص سے غرور اختیار کر رہے ہو  
 اور خدا سے منکر ہو رہے ہو اس سے اگر اس میں کوئی نقصان لیا تو نجات پایا  
 اور اگر میں مانا تو یہ کلمہ یا جس کے اسم تغیر اللہ میں یہ صواب نہ کہو ہے  
 مغرور یا دان کوئی نام نہ آوے گی صحت سے اجترار کیا جاسکتا ہے اور یہی  
 سمجھ سے پناہ دیو رہا جاسکتا ہے چنانچہ سفیان ثوری میں ہے فرمایا ہو  
 کہ نظر کرنی احمق کے مشہد سے لگنا دیکھ کر گناہ کیا ہے گناہ اعمال میں مراد  
 اس سے صحت رکھنا اور اقلوں کی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ القطار  
 گناہ احمق سے وصل کرتا ہے ساتھ خدا کے اور اقل سے وہ ہے کہ سمجھ  
 اشتیاق کو موافق اور کلمہ مقصود کے کہ مقصود اس سے کیا ہے اور میں سے  
 کیا ہے اور معلوم کرے حقیقتین طاعات کی اور وقیفہ گناہوں کے اور  
 مراد ساتھ عقل کا جہان کہیں کہ تعریف کی ہے قرآن و حدیث میں یہی ہے  
 حدیث میں آیا ہے کہ کوئی مخلوق عقل سے زیادہ شریف نہیں ہے نہ ملک  
 نہ وکیل یا بار و بر و آنحضرت صلی علیہ وسلم کے ایک شخص کی تعریف کی لوگوں نے انکو  
 سب انکی اوکی تعریف میں فرمایا کہ عقل او کی کیسی ہے عرض کیا لوگوں نے  
 کہ یا رسول اللہ ہم تعریف کریں ہیں او کی کوشش کرنے کی عبادت میں  
 اور بھلائیوں میں اور آپ او کی عقل کا حال پوچھتے ہیں فرمایا کہ اس کی سبب  
 حماقت اپنی ہے کہ تپا ہے وہ گناہ کہ زیادہ ہوتا گناہ فاسق ہے اور لغاوت  
 رجوع عبادت کے قیامت کو موافق و رجوع عقلمندی کی یہی مقصود ہے  
 حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا ہے کہ تین کوئی چیز بہتر عقل سے نہیں ہے

کہ بتائی ہے۔ آدمی کو راہ سیدھی اور باز رکھتی ہے اور سکو تمام گمراہیوں سے  
 بابت یہ کامل نہیں ہوتا ہے ایمان آدمی کا اور سترہ تیرہ ہیں ہوتا ہے دین  
 اور سکا گورساتہ گاہی عقل کے منقول ہے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ  
 سے کہ یہ چھاؤں ہوں نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فضیلہ  
 ہو تو اسے مرد کے تین دنیاویں فرمایا کہ ساتھ عقل کے پچھو پچھو کہ انور میں  
 کس پر یہ فضیلت ہوتی ہے فرمایا عقل ہے کہا عائشہؓ نے کیا نہیں ہے  
 فضیلت ساتھ اعمال کے فرمایا اسے عائشہؓ کوئی عمل نہیں ہوتا ہے مگر بقدر  
 عقل کے کہ جو عقل بہت رکھتا ہے عمل بھی بہت کرتا ہے اور حدیثیں اور اقوال  
 میں بیشک عقل کی فضیلت میں ہے شمار کرتے ہیں اور مراد عقل سے قرآن کریم  
 نیز رسول اور انکات و مطالب قرآن و حدیث کا جاننا اور تدبیر فکر کرنے کا  
 علم عقل ہے اس کو وہ جہاں قرآن میں عائشہؓ کا شلوں فرمایا ہے نہ کہ علم ہیئت  
 و ریاضی و تئیب و غیر انشاء اس تجارت و معاش کو یا اللہ جنین استقر  
 کو عقل سیدہ بنت جحش و سیدہ کرا میں ۴

نقارانی ساتھ علم کے جو چہ قرآنیت کا زیادہ رکھتا ہے

اللہ تعالیٰ سے محبت اور ڈر اپنا خاص نصیب عالموں کے کیا ہے اور قرآن  
 ہے کہ انما خشایا اللہ من عبدی انما کما انما تہم جہد یعنی سوا  
 اسے نہیں کہ تہم من اللہ سے بندہ اور کے سے عالم اور دوسری  
 جگہ پر بت کو حقہ ڈر نیوا انکما کیا ہے اور فرمایا ہے ذالک لمن خشای  
 سدا کا تہم جہد یعنی یہ دے لوں لوگوں کے ہے کہ ڈر سے ہیں رب  
 اسے ہے تمام ان تہم من اللہ سے معلوم ہو کہ بہشت خاص حال کو تہم

وہی ہے جو کہ انکما کیا ہے اور فرمایا ہے ذالک لمن خشای

اور یہ سب اسکا یہ سہہ کہ علی کو جو قاتل ہے اسے خوف کے ساتھ جان کر  
 اور جو شخص بھی اس کو جانتے والے ہیں کہ انھیں اس سے ڈر ہے اور جو  
 اس کو کسی بے خوف اور ہرگز کا نہیں ہوتا ہے بلکہ میں خدا کی اڑی  
 جو اس کے لئے ذات اور اس کے لئے ضرر ہے تاکہ خوف اور ڈر حاصل ہو۔  
 اول یہ کہ اس کو قادیان سے اس واسطے کہ ہر ایک بادشاہ جانتا ہے  
 رعیت میری اور پادشاہ فیض میرے کے مقابلے سے اور اس فعلہ کو مرد  
 اور عورتوں سے پاتے ہیں بادشاہ اپنی رعیت سے ڈرتا نہیں اس لئے  
 کہ جانتا ہے کہ اس کو قدرت مقابلہ اور باز رکھنے میری ہے نہیں اور جو  
 میری جانتا ہے کہ میرے حال سے یہ آگاہ ہے اس واسطے کہ اگر کسی چور بادشاہ  
 کے خزانہ میں کچھ چور ہو اس کو پھانسی دیا جاتا ہے کہ بادشاہ مجھ کو سزا  
 دے سکتا ہے لیکن جانتا ہے کہ بادشاہ کو میرے حال سے خبر نہیں ہے  
 جہت سے نہیں ڈرتا ہے بلکہ میرے ہر کام کو میری حکمت اور پادشاہ  
 سے کام کرتا ہے اور اپنی قدرت کا اس کو پاس ہے اس واسطے کہ اس کو  
 اور اس کو شاہوں کے سامنے بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں اور خود بادشاہ  
 اور امیر و نوکریاں دیتے ہیں اور جواب جانتے ہیں کہ بادشاہ اور امیر  
 ہماری ان لوگوں جانتے ہیں اور میں تو تنہا کہنے پر بھی اس کو قدرت  
 ہے لیکن پر سب لگا پن اور کم ظرفی کے بڑی بات اور کالیوں سے  
 راضی اور خوش رہتے ہیں اس واسطے کہ میں نہیں ڈرتے ہیں۔ پس ثابت  
 ہوا کہ دنیا کا خدا سے نہیں ہوتا ہے جب تک یہ خواست کہ خدا ہر چیز کو  
 دیکھ رہا ہے اور ہر چیز پر اس کے قدرت ہے اور حکمت والا ہے اور ہر چیز  
 نہیں کہ ہر اسے نہ کہ اس کو نہ کہ اس کو اور خدا اور حکمت سے



بیدت میں علم کے بہت لمبے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تعلیم تقویٰ میں  
 بین فرمایا ہے کہ جس نے خلو قدسوں پر شیطان کے دھوکے مارا تو نہیں جیتا  
 ریح وہ تو بی بی شکر کرے گا نہ کہو جسے کام اور بے خیالی کا اور نہ کہ جو  
 والد پر جو علم معلوم نہیں اور نہ کہ جسے چاہا اور نہ کہ جو ناز کرے اور نہ  
 کہیں نہیں ہم جلدین کے اور نہ کہ جسے چاہا ہے باپ دادا کو وقت  
 کے لوگوں سے دوسری اراہیم کئی طرح بگاڑا تھا اور سوائے خدا اور فرما  
 چنے لگے اور ان کی نیماز جانور و بیخ کرے لگے کہ وہ غور ہو تا ہے اور نہ  
 ہے اور عطشی میں سے کوئی چیزیں مہرام ٹھہرائیں (سورہ انفال)۔  
 رہ میں چکا بیان ہے ) اور گوشت خوک کا حلال سمجھا اور ان باتوں پر  
 الزام دیتا ہے اور یہ ہم تلہ ایسی طرف سے مت بناؤ جیسے اب بھی  
 طاعنہم بہت ٹھہر رہی ہیں اور یہ کہ جب معلوم ہوا کہ باپ دادا کوئی رسم  
 اف حکم خدا ہے تو پھر اس پر نہ چلے موضح القرآن

تقویٰ سے امتحان و وقت ثابت رہنا  
 وہ تقویٰ میں فرمایا ہے کہ جس نے دیکھا وہ شخص جو چھوٹا بچہ ہے  
 کے رہا سو اسے کہہ دی تھی اور کہو اللہ نے سلطنت جب کہا ابراہیم  
 و میرا رب وہ ہے جو جلاتا ہے اور راتا ہے بولامین ہوں جلاتا اور راتا  
 ہا ابراہیم نے اللہ تعالیٰ کو سورج کو مشرق سے پھر تو اسے نکلا و سکو  
 غرب سے تب حیران رہ گیا و منکر اور اللہ تعالیٰ نے نہیں دیتا ہے انسان کو کوئی  
 ایک بادشاہ اور اسے نہیں سمجھا کہ اس کی سلطنت کے غور سے  
 حضرت ابراہیم نے اس کو سزا دے دیا اور اس نے اس کو سزا دی

میں اپنے رب ہی کو سجدہ کرتا ہوں اور اس نے کہا رب تو میں ہوں اور نہ ہوں  
 نے کہا میں رب حاکم کو نہیں کہتا رب وہ ہے جو جلاوے اور مارے  
 اور اس کے وہ دو قیدی منگائے جو جلا تا پہنچتا تھا اور ڈالا جسکو مارا پہنچتا  
 چھوڑ دیا تب اوہوں نے کہا اگر آفتاب مغرب سے لا اور اس جواب سے  
 لاج آ گیا موضح القرآن - اور سورہ اعراف میں فرمایا تم مجھ سے بولے  
 سوار جو بڑائی کہتے تھے اور قوم کے ہم نکال دینگے اسے شعب تم کو لو  
 یقین لائے ہیں ساتھ تیرے اپنے شیرے یا تم چھوڑو ہمارے دین میں  
 بولا کیا ہم بیزار ہیں تو بھی ہم نے جموٹ باندھا اللہ پر گریہ اورین تمہارے  
 دین میں جب اللہ تم کو خلاص کر چکا اور اس سے اور ہمارا کام نہیں کہ چیر  
 اور اس سے گر کبھی اللہ چاہے پ ہمارا ہمارے رب کے سالار میں سب  
 پیر کی خیر اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا تمہیں کفار کہتے تھے کہ  
 چا اگر راہی سے باز رکھیں اور اس کے جواب میں یہ کہ اگر جس کو چاہے  
 سے ہم جو کہتے آئے میں اور ناحق کہیں اللہ اللہ پر جوٹ باندھا ہے ہر حق سے  
 نہیں پھرینگے تمہارا جی چاہے کرو ہم نے بھروسہ کیا اللہ پر - ہاں -  
 کیا خوب استقامت ہے افسوس سے بعض انکار اور نادون کے لئے  
 کہ تم میں اور تقویٰ چھوڑ کر عالم انگریزی اور ہم صحبت اہل ہوا کہ  
 پسند کرتے ہیں صورت میرے اپنی قوم عجمی کی سی بنایا اور اس  
 افعال کو اچھا فخر اہل دنیا پہ جانتے ہیں لغو ذباستد منہا

تقویٰ ساتھ علم کی ترقی عشق الہی کی کرتا ہے

تقویٰ با علم روشن کرتا ہے عقل کو اور عقل پسند ترقی ہے عبادت کو

اور بڑا قیامت کا وقت کو اور عبادت زیادہ کرتی ہے قرب الہی کو بخود کو تھی  
 مقرب کو پھر نہیں پسند کرتا ہے وہ سوائے اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اور کو نیست  
 بین کی حد میں نہیں آتی ہے کہ جسکو عرف میں عشق کہتے ہیں پس جب  
 نزویکو حاصل ہوئی تو اس سے جدا ہونے کی خواہش روکی جاتی ہے یہی  
 دنیا میں کوئی شوق باز سی ہوا ہو سکی تو ہر وقت بغلیہ رہتا ہوا اس کا  
 جامتا ہے اور جب غافل ہوا اس امر سے تو بد بخت ہوا جانتا ہے کہ تیرے میں غافل  
 تر ہے یہی کہاوت اون لوگوں کی کہ بٹھلا تین ہمارے آیتین اور اپنا  
 بھی نقصان کرتے رہتے جسکو اللہ راہ دے وہی پاوے راہ اور جسکو وہ  
 بھٹکے وہ سو وہی بین زیان میں اور رہنے پھینکا کھین بین ووزن کے  
 واسطے بہت ہیں اور آدمی ان کے دل میں اون سے سمجھتا نہیں اور کہیں  
 بین اون سے دیکھتا نہیں اور کان میں اون سے سنتے نہیں وہ جیسے  
 ہوا پاس ہلکا ہوا اس سے زیادہ بے راہ وہی لوگ بین غافل ہیں یعنی خدا  
 سے دور ہونا اور علم سے یکساں کسی پر فرض ہے نہ کرے تو دور ج میں  
 اوے **موج القرآن** - ف ایستہ لوگ خارج انسانیت سے  
 ہیں کو بصورت انسان کے ہوں **میت** ایسا کہ می بین خلاف آدم اند  
 نیستند آدم خلاف آدم اند نہ حضرت محمد و مشاہد شرف الدین بہار  
 قدس سرہ نے مکتوب پناہ و شہادت میں فرمایا - نہ یہاں از حد شرع و علم  
 تجاوز نکن کہ او مرکب عزیزست و قابل بار امانت حق ست بار عہد حق جن  
 بد و توان کشید و برسدہ عبودیت غیر اسطو او کہم توان بست انتہی و  
 در باب غفلت آورده اند کہ روز عید **شعبی** رحمتہ اللہ علیہ را دیدند کہ  
 جامہ سیاہ پوشیدہ بود و نوہ میکہ گفتند کہ امروز روز عید است ترا ایچ

ترجمہ: ان لوگوں کو جو قرآن سے دور ہوں اور علم سے یکساں کسی پر فرض ہے نہ کرے تو دور ج میں  
 اوے **موج القرآن** - ف ایستہ لوگ خارج انسانیت سے  
 ہیں کو بصورت انسان کے ہوں **میت** ایسا کہ می بین خلاف آدم اند  
 نیستند آدم خلاف آدم اند نہ حضرت محمد و مشاہد شرف الدین بہار  
 قدس سرہ نے مکتوب پناہ و شہادت میں فرمایا - نہ یہاں از حد شرع و علم  
 تجاوز نکن کہ او مرکب عزیزست و قابل بار امانت حق ست بار عہد حق جن  
 بد و توان کشید و برسدہ عبودیت غیر اسطو او کہم توان بست انتہی و  
 در باب غفلت آورده اند کہ روز عید **شعبی** رحمتہ اللہ علیہ را دیدند کہ  
 جامہ سیاہ پوشیدہ بود و نوہ میکہ گفتند کہ امروز روز عید است ترا ایچ

جامہ بہت دینیچہ حال ست گفت عالمی رومی ہنیم امروز علما نو پوشیدہ  
و تماشاے می کنند و سیکے از خدا خبر نہ من امروز لغزیت حسرت ایشان را  
و بید خبری ایشان نو می گنم اسے برادر بابے خبری نو گزشتہ و دور  
خدا شناسی را بر خود بستہ و ہوا پرتق و عادت پرستی قناعت کردہ  
و عمر عزیز را بباد بردادہ و یک روز از عمر تو ضیاع تو نیامدہ و با ہمہ  
ہمہای مادر ساختہ و با ہمہ مصیبتہا ایفت گرفتہ اعتقاد آن کن تا قبلہ  
عشق این طاغوت نفس را از پشت باز کنی با بس حلیت میں در تو  
نیو شدند و تا این نفس ہوا پورہ را پشمنی نہ گیری دین بدوستی  
رہو جو نہما یہ شجر سبا و دل آن زو مایہ شد بکہ از ہر دنیا و دین باو  
سورہ انزاف میں فرمایا ہے ترجمہ: یا نہیں بھیجا ہم نے کسی دوستی  
میں بھی کہ پڑا وہاں کے لوگ ان کو سختی اور تکلیف میں شاید وہ کسی  
بندہ کو دنیا میں گناہ کی سزا پہنچتی رہے تو اسید ہے کہ تہ بکر  
اور جب کہ اور است آگیا تو یہ اللہ کا بھلا واسطہ ہے چھوڑ دے ہاں کہ کسی  
کسی نے نہ کیا اوگن بات میدے اور پچ گیا تو کہ آخر ہوا صبح انظر ان

## تروی کا خلاف مخالفت شرع کا ہوا اور وہ موقوف بالی کریم

خود پسندی اختیار کرنا یعنی ہوا پناہی چاہے سو کردہ ہرگز نہ کرنا  
مقصود کو نہیں پہنچکا۔ سورہ نسا میں ہے ترجمہ: اور جوئی  
مخالفت کرے رسول سے جب کھل چکی اور سپر راہ کی بات اور پہلے  
سب مسلمانوں کی راہ سے سوائے ہوا و سکو حوالہ کریں وہی طرف جو  
اوس نے پکڑی اور ڈالین اوسکو و و نفع میں اور بہت پر قیام

پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا  
 ہاتھ ہے مسلمانوں کی جماعت پر جس نے جدی راہ پکڑی وہ جاٹا  
 وہ زرخ میں جس پر امت کا اجماع ہو اوی اللہ کی مرضی ہے اور جو  
 منکر ہو سود و زنی ہے **موضع القرآن**۔ اس عصر میں قوم بخیری  
 گرد اہل ہوا میں سے ہیں اجماع امت کے قائل نہیں انہوں نے جدی  
 راہ پکڑی ہے مسلمانوں کو ان کی صحبت سے احتراز کرو کرنا چاہئے۔ اور وہ  
 مانہ میں فرمایا ترجمہ اور جب کہنے او کو آواسطرف جو اللہ نے نازل کیا  
 اور رسول کی طرف کہیں ہم کو نصیحت ہے جب پرایا جئے اپنے باپ دادوں کو  
 بھلاؤں کے باپ علم کہتے ہیں کچھ اور نہ یہ جانتے تو بھی **ف** یعنی باپ کا مال  
 معلوم ہو کہ حق کا تابع تھا اور مناسب علم تھا تو اس کی راہ پکڑے نہیں تو عیبت ہے  
**موضع القرآن**۔ تنبیہ اس قسم کی باتیں جاہل کہہ کر تے ہیں جن کو حق  
 اور ناحق کی سعی اور تلاش نہیں اور نیز اوسے جاہل کی اولاد جاہل بھی ایسا ہی  
 کہتے ہیں۔ **ف** باقدم پیڑ کی وجہ سے۔ اور سورہ انعام میں فرمایا ترجمہ  
 سب تعریف اللہ کے جس نے بنایا آسمان اور زمین اور ٹھہرائیں اندھیرا ان کو جا  
 پھر منکر اپنے رب کے ساتھ کسی کو برابر کرتے ہیں **ف** اندھیرا او جالانی طاح  
 وہن ہے اور اشارت میں راہ غلط کو اندھیرا کہتے ہیں اور راہ صحیح کو او جال  
 سورہ حج ایک پستابار سنت کی اوسکے سوا سب راہ غلط ہیں وہ بہت ہیں  
**موضع القرآن**۔ اور فرمایا سورہ ہود میں ترجمہ اور عا کو خیر بھیجا  
 ہوو کو بولا حق قوم بندگی کہ اللہ کی کوئی تمہارا حکم نہیں سوا اوسکے تم سب مجھ  
 کہتے ہو احق قوم میں تم سے نہیں لگتا اس پر ضروری میری ضروری اوس پر  
 مجھ کو یہ لکھا پھر کیا تم نہیں ہو جتے **ف** یہ ایسا ہی کا نفع اور صانع طبع اللہ

اور سب پیغمبروں نے توحید بتائی اور اپنی سنت پر چلنے کی تعلیم کی  
 مگر قوم یہ شوار گزار کیونکہ دنیا عزیز رکھتے تھے **شعشع** مرہم خدا خواہی  
 ہم دنیا و دنیا دوستی میں خیال ست و محال ست و جنون + بیشک  
 دین و دنیا ایک ساتھ جبر نہیں ہوتی ہیں۔ اور فرمایا سورۃ آل عمران میں  
 تم جبر سے دے لوگ جو منکر ہیں ان کے کام نہ آویں گے ان کے مال نہ اولاد  
 اللہ کے آگے کچھ اور دے دو دن کے لوگ میں دے دے اوس میں رہے جو کچھ  
 نیچ کرتے ہیں اس دنیا کی زندگی میں اوسکی مثال جیسے ایک باؤ اوس میں  
 پانا وہ مار گئے کھیتی ایک لوگوں کی جن میں نے اپنے مقیم کیا تھا پھر اوسکو  
 نابود کر گئے اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا پھر دے دے اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں  
**ف** یعنی جو مال خرچ کیا اور اللہ کی رضا نہ دیا آخر وہ دیا نہ دیا برا ہے۔  
**موضح القرآن** تشبیہ یہ تم میرا دم باڑہ کرنا اور نچتہ قبر بنانا اور احاطہ اوسکا  
 وغالیش کرنا اور تعزیر داری کرنا اور اوس کی رونق مہنے میں صرف کرنا اور  
 رسومات باطلہ میں خرچ کرنا اور کل بے اصل باتوں اور کاریریا میں  
 صرف کرنا اور اوس پر امید لغاب کی رکھنا محض خام خیالی ہے نیکی برابو گتہ لازم  
 ہے شعیر کہ تم میری کاشت چھیم نیکی داشت بد و لغ یہ وہ نچتہ خیال باطل است  
**تقوی کا خلاف امور دین میں مبالغہ کرنا جو**

مورخ نسار میں فرمایا تم جبر سے کہ کتاب والوست مبالغہ کرو اپنے دین کی تباہی  
 میں اور مت بولو اللہ کے حق میں گمراہی تحقیق مسیح جو ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا  
 رسول ہے اللہ کا اور اوس کا کلام جو ڈال دیا مریم کی طرف اور روح ہے  
 اوس کے بیان کی سوا نوالہ اللہ کو اور اوس کے رسول کو اور مت بتاؤ اوسکو تین  
 یہ بات چھوڑ دو کہ جلا ہو تمہارا اللہ جو ہے ایک محبوب ہے اس لئے

سورۃ آل عمران

سورۃ آل عمران

نہیں کہ اس کے اولاد ہو اوس کا ہے جو کہ آسمان و زمین میں ہے اور اللہ پس  
ہے کام بنانے والا **ف** یہ خطاب ہے نصارا کو کہ اللہ کو تین تارے ہیں اپنی  
بیٹا روح القدس فرمایا کہ دین کی بات میں مبالغہ عیب ہے ایک شخص سے  
اعمال ہونے اور اس کی تعریف میں حد سے نہ بڑھتے۔ جتنی بات حقیق ہو وہی کہتے  
اور فرمایا کہ فی الحقیقت بیٹا جسے یہ اللہ کو لائق نہیں اور بیٹا کرے تو اس کو  
پیشکار کی حاجت نہیں وہ بس ہے کام بنانے والا **موضع القرآن**  
مفسر یہ بعض خام سلمان پیغمبرؐ یا اولیا اپنے پیرو کو ایسا کہے یا عطا  
رکے یعنی جو اوساف خدا ہی کو زیارت تو شرک ہے جس قدر آغوش سے  
علیہ وسلم نے جائز فرمایا ہے اوسی حد پر رہنا چاہئے اور سورہ انعام میں فرما  
ترجمہ تو کہہ میں نہیں کہتا تم سے کہ تمہارے پاس ہیں خزانہ اللہ کے زمین  
جانوں غیب کی بات اور نہ میں کہوں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں میں اب  
جدا ہوں جو جگہ حکم آتا ہے تو کہہ کب برابر ہو کے اندازا و کہتا کیا تم دعیان  
نہیں کرتے **ف** یعنی پیغمبر آدمی کے سوا کچھ اور نہیں ہو جائے کہ اونسے حال  
باتیں طلب کرے ایک اندھے اور دیکھنے کا فرق ہے **موضع القرآن**  
اور سورہ توبہ میں فرمایا ترجمہ پھر اٹھو اپنی اپنے عالم اور ورولش کو عناء اللہ  
چھوڑا اور سچ مریم کے بیٹے کو اور حکم ہی ہوا تھا کہ بندگی کریں ایک بار کی  
کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا ہے وہ پاک ہے اون کے شریک بنانے سے  
**ف** اون کے عالم اور ولش اپنی عقل سے ٹھہرا دیتے وہی جانتے کہ خدا کے  
بیان پر کدھڑکنا را ہو گیا اور وہ ٹھہرے خدا کو یا طمع کو سوا نام کا قول و حکم  
سند جو جب وہ شیخ سے پوچھا کہ جب علوم ہو کہ طمع سے کہا پھر وہ نہ نہیں  
**موضع القرآن** مفسر یہ دعویٰ بلحاظ حقیق کبریٰ کی را اختیار کیا گیا جو باطل

من ساری کلمات و عبارات را در این کتاب جمع کرده ام و امیدوارم که برای شما مفید باشد.

کہ کتاب اور سنت کو اختیار کرے اور ہر کسی کے قول کو اس پر پیش کرے جب وہ حکم دے عمل کرے غم و زید کے قول کو اختیار نہ کرے یہ راہ مستقیم ہے

## غیر جنس کی صحبت و محبت منع ہے

فرمایا سورہ مائدہ میں ترجمہ اے ایمان والو! دست پکڑو اور بیوہ اور یتیم اور  
 رفیق وہی آپس میں رفیق ہیں ایک دوسرے کے اور جو کوئی تم میں - فاقت  
 کرے وہ اوغین میں ہے اللہ راہ تہدیی تیلے انصاف لوگوں کو اب تو دیکھیے  
 جبکہ ولیمین آزار ہے دوڑ کر لٹھانے ہیں اوغین کہتے ہیں ہکوڑے کہ جا  
 ہسپر گردش غلبہ میرہ رفاقت غیر مذہب کی منع ہے - وافض خارج اولیٰ  
 بھی بہتیرا لازم ہے - اور یوچر یون سے بھی دور رہئے یہ و قبال اصغر میں فرمایا  
 منعت کا خیال نہ کرے دنیا روزے چند کا رآخرا خداوند شمع نخست مغلطہ پر  
 صحبت تم نیست کہ نہ صحبت نامجنس استرازا کنندہ - اور سورہ یونس میں فرمایا  
 صرحتہ اب جو کوئی راہ بناوے صحیح او سکودا تا جو آپ بناوے راہ مگر جب کوئی بناوے  
 سو کیا ہوا ہے تمکو کہ را انصاف کرے - اور وہ اکثر چلتے ہیں اٹکل رہ پوٹکل  
 کام نہیں کرتی صحیح بات میں کچھ اللہ کو معلوم ہے جو کام کرتے ہیں منہ پیہ  
 گناہ کبیرہ علمائے فرمایا ہے کہ وہ ہے کہ جس امر کا صاف وعدہ دیا و وزخ کا یا اللہ  
 کے غصہ کا یا مقرر فرمائے - اور صغیرہ و جن سے منع فرمایا او کچھ زیادہ نہیں  
 پس سب امور میں کو اسی اصول پر رہنا چاہیے عقل سلیم حاصل کرنا چاہئے  
 قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ جب اللہ نے فضل کیا او سے دین کی فہم دیا تو  
 کہ ہر حال طلب رضا مبالغہ کی چاہئے اور اس کے غیر سے اعراض چاہئے -  
 اور سورہ یونس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ کو فرمایا تم چہ اوریت پکارا اللہ کے  
 سوا ایسے کو کہ نہ جلا کرے تیرا نہ بڑا چہر اگر قستے یکیا تو تجھی اس وقت ہے

غیر جنس کی صحبت و محبت منع ہے



گندگار و نحین اور اگر نپا پوسے تم کو اللہ کی بڑی تکلیف تو کوئی نہیں اوسکو کھو ڈالو  
 اوسکے سولے اور اگر پاسہ چہرہ کچھ بھلائی تو کوئی چھیرنے والا نہیں اوسکے  
 فصلا کو نپا پوسے رہہ سپر پاسہ اپنے بندو نحین اور وہی سپر منحنے والا  
 مہربان اور اب جو کوئی راہ پر آوے راہ پاک ہے اپنے بھلا کو اور جو کوئی  
 بھولا چہرے سو بھولا چہرے گا اپنے ٹپے کو اور میں تمہیں نہیں ہوں مختار۔  
 سورہ انعام میں فرمایا ترجمہ تو کہہ آؤ میں سدا دون جو حرام کیا ہے تمہیں  
 رب نے کہ شریک نہ کرو اوسکے ساتھ کسی چیز کو اور ان باب سے نیکی اور نہ ماڈالو  
 اپنی اولاد مفلسی سے ہم زرق دیتے ہیں تمکو اور اؤ کو اور نزدیک نہو جیالی کر  
 کام کے جو کھلا ہوا ہوا زمین اور جو چھپا اور مارنے ڈالو جان جسکو حرام کیا اللہ  
 نے گزرتی پر یہ تمکو کہدیا ہے شاید تم مجھو او پاس نہاؤ مال یتیم کے مگر بھلا  
 بہتر ہو جب تک وہ پیچھے قوت کو اور پوری کروناپ اور قول انصاف سے  
 اور ہم کسی پر وہی رکھتے ہیں جو او کام مقوی ہے اور بات کو توقع کی کہو  
 اگرچہ وہ ہوا پنا تہ والا اور اللہ کا قول پورا کر دے تمکو کہدیا ہے شاید تم صیا  
 رکھو اور کہا کہ یہ راہ ہے میری سیدی۔ او سپر لو اوریت چلو کسی راہ میں  
 چہرہ تمکو چھیر دینگے اوسکی راہ سے یہ کہدیا ہے تمکو شاید تم چتے رہو۔ ف یہ سب  
 گناہ کبیرہ میں ان اعمال پر عذاب ہو اور ان باب کے ساتھ ترک نیکی پر بھی عذاب قرار ہے

### تواضع کرنا اور غر پر باسلمان کو ساتھ سلوک نیک کرنا

سورہ اعراف میں فرمایا ترجمہ خو کہ معاف کرنا اور کہہ نیک کام کو اور کہہ نہ کر  
 جابلوں سے اور کہی او بھارے تمکو شیطان کی چھیر تو شاہ کٹر اللہ کی وہ ہے  
 سنا جانتا ہر لوگ ڈر رکھتے ہیں جہان پر کیا اور پر شیطان کا گنہگار نہ کہے  
 چہرہ ہی اؤ کو سوجھ گئی اور جو شیطان کے بجائی ہیں وہے اؤن کو

تواضع کرنا اور سلوک نیک کرنا

کھینچے جاتے ہیں غلطی میں پھر وہ کسی نہین کرتے ق یعنی نیک کام کو  
 کہتے اور بابلون سے پہلے رہتے لیکن نہ لگے نہین تو آپ بھی جابل بنا  
 اور کار رحمان میں کار شیطان آیا اور اگر ایک وقت شیطان جھڑپ کر دے  
 تو جب یاد آوے شتاب پناہ پڑے اللہ کر اور سنبھل جاوے اپنے جہل میں  
 چلا جاوے موضح القرآن یثیب یہ نیک بات کہ کو کہتے تو دشوار  
 جانکر جھگڑنے لگتا ہے اور حق کو بھی اپنے زعم میں سمجھ کر اکرے پر  
 ہوتا ہے آخر نوبت سخت رسست اور دشنام اور زور و کوب کر آتا ہے  
 سو حکم ہوا کہ نرمی سے بانگ لگ ہو جاوے شہ زہاں گریزہ جون بہ اس  
 نیا سنجہ چون شکر شہ یاش پے اور اگر جابل خست کہے تو معاف ہوتا ہے ورا  
 شیطان سے او جھار دیا جب یاد آوے سنبھل جاوے ایسا نہ سمجھو کہ دین  
 اس سے کس بات میں کم ہوں کیونکہ دین الیسا مجھانو شیطان کا مجاہد  
 بنا اور خدا سے ڈرا اخلاق بہت ساری ہیں چاہئے سر بلند سی جھٹھٹھ لاپاچی  
 اور سستی اختیار کرنا اور نیک شعار پیدا کرنا چاہئے شعور پست شو تا فیض حق  
 فائز شود ہر کجا پستی ست آب آمارود و حقوق مسلمان ہی ہیک  
 کہ غریب مسلمان کے ساتھ اور فقیروں اور سکین کے ساتھ اخلاط کرے اور غم  
 شفقت و احسان کرے اور منشی و صاحب زحمت و عبادہ کا اختیار نہ  
 کہے اللہم احیی فی مسکیننا و امیت فی مسکیننا فی احسن فی  
 سائرۃ المساکین تم جگہ اللہ نہ کہہ جگہ سکین اور مارے سکین  
 اور حشر میرا مر سکینوں میں۔ اور حضرت سایان ملا علی سلام جب جہ  
 میں آئے اور کسی سکین کو بیٹھا دیکھتے تو اس کے ساتھ بیٹھتے اور کہتے کہ  
 ایں سکین ہمارے سکین کے بیٹھا۔ اور کہتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام

کو کو نامہ اشتقاقاً لگایا جاتا یا مسکین یعنی اے مسکین یعنی مسکین  
 بہت دوست رکھتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا  
 کہ اے نبی! بہت تھک رہا ہوں اور مجھے شکستہ دلوں کے پاس  
 یہ کعبہ مبارک نقل کرتے ہیں کہ یہاں قرنین یا ایہا الذین  
 آمنوا واقع ہے بجائے اسکے تو ریت میں یا ایہا المساکین واقع ہے۔ اور  
 حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دور رہو تم سوئی سے عرض کیا صحابہ  
 نے کہ یا رسول اللہ! سوئے کون ہیں فرمایا کہ اضمنا۔ اور یہ خبر گہری یتیم کے  
 اور شہادت کے لئے کے اسپر ثواب یہ شمار آیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ میں اوغیر اور یتیم کا بہشت میں بہم ہوں گے۔ اور یہ بھی حدیث شریفہ  
 میں آیا ہے کہ جو کوئی رکھے ہاتھ اپنا سر پہ یتیم کے ازراہ رحم کرنے کے نیکی ہوگی  
 اسکے ہاتھ رقم شمار ہر سال کی۔ اور یہ بھی حدیث شریفہ میں آیا ہے  
 کہ ایک سات رات یا دن کے کسی مسلمان کی حاجت میں صرف کرے خواہ  
 حاجت بڑی یا نہ بڑی ہے بہت سے احادیث سے اس کا اعتکاف ہے۔ اور  
 یہ بھی مسلمان رہے۔ یہ ہے عیادت کو جاؤ بیمار کے کہ یہ عیادت مریض کے  
 تو ایسے شمار ہے حدیث شریفہ میں آیا ہے عیادت کرے مسلمان کی اول روز  
 تو دعا کرتے ہیں ساتھ رحمت اور مغفرت کے اسکے لئے ستر نزار فرشتے شام  
 تک اور عیادت کرے اس کی آخر روز میں یا اول شب میں تو دعا و مغفرت اور  
 رحمت کی کرتے ہیں ستر نزار فرشتے صبح تک اور ہوتا ہے اسکے لئے باغ  
 اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی عیادت کرے بیمار کی ہمیشہ چٹھا  
 جاتا ہے ورنہ رحمت میں یہاں تک کہ بیٹھا ہے یعنی غولہ مار رہا ہے دریا  
 رحمت میں۔ اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جو شخص کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور عبادت کرے اپنے  
 بھائی مسلمان کی واسطے طلبِ ثواب کے دو کر لیا جاتا ہے روزِ خ سے بقدر  
 مسیرتِ ساتھ میں کے۔ اور جنازہ پر حاضر ہو جائے شریف میں آیا  
 ہے کہ جو کوئی حاضر ہو جنازہ پر بھائی مسلمان کے اوکو ایک قیراط کی برابر  
 ثواب ملتا ہے اور اگر وقتِ دن تک وقت کرے تو دو قیراط کی برابر ثواب ملتا ہے  
 اور حدیثِ شریف میں آیا ہے کہ قیراط مانند کدہ احد کے ہو۔ اور حدیثِ  
 شریف میں آیا ہے کہ میت کے ساتھ تین چیزیں جانی ہیں۔ تو نہیں پھر آتی ہیں یا کیا  
 عمار دانی تجو و پیریک کہ پھر قرآنیت وہ اہل و اہل میں اور وہ چاہتے جانی جو میں اور  
 جنازہ پر حاضر ہو جائے ادا کرنا قرآنیت کا اور نصیرت پکڑنی ساتھ موت کے ہو

### مجموعہ عرفان کے یہ ہے کہ تقدیر حق ہے

سورہ توبہ میں فرمایا تم چہ کہہ جاؤ نہ پیچا کرو ہی جو کہہدا اللہ سے نہ کہو  
 وہی ہے صاحب ہمارا اور اللہ ہی پر ہمارے بھروسہ کریں مسلمان ف  
 ایک منافق جنہ بن قیس بہانہ لایا کہ روم کی عورتیں خوب صورت ہیں میں  
 اوس ملک میں جا کر دی میں گرفتار ہوں گا خدایت دو کہ مفسرین بخاؤں لیکن  
 خرچ کرونگا میں سے پھر وہ جو مدد دے گا تھا سو جواب دے گا کہ بے اعتناء کا مال مقبول  
 نہیں **موضع القرآن** تسمیہ آدمی پہلے تدبیر و تدبیر ہے تا زمانہ ہے  
 جب تقدیر غالب آئی تب کہہ بن نہ پڑی تب کہتا ہے کہ مشیتِ الہی ایسی  
 ہی تھی چاہئے کہ پہلے اللہ ارادہ کرے تب کام کرے اور ابتداء سے بھروسہ کرے  
 اللہ پر مسلمان کو ایسا ہی کرنا چاہئے۔ اور فرمایا سورہ یسین میں تم مجھ  
 اور جب کہئے اوکو خرچ کرو کچھ اللہ کا دیا کہتے ہیں منکر ایمان والو تو ہم کہیں

جنازہ پر حاضر ہونا

تقدیر حق ہے

کلامین ایسے کو ائمہ چاہتا تو اسکو کھلاتا تم لوگ تو نہ بہک رہے ہو مرتع  
 ف یہی گراہی ہے نیک کام میں تقدیر کے حوالہ کرنا اور اپنے مزہ میں ناہنجیر  
 روزنامہ موصیح القرآن منہ یہ سیدہ قدر یعنی امور کہ حکم اور اندازہ کے ہوتے ہیں  
 ائمہ کے ہیں ایمان تقدیر پر لازم ہے ایک شخص نے حضرت علی  
 کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ خبر دو مجھ کو قدرت کے کیا اہمیتوں سے بڑی راہ ہے نہ  
 بیچہ اور میں پھر اس سے یہ سوال کیا فرمایا ہر اور راہ ہے مت داخل ہوا وہیں  
 پھر یہی پوچھا فرمایا یہ جید ہے ائمہ کا پوسٹیدہ ہے جو تعمیر نہ تفتیش کر اسکی  
 حدیث روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے کہا کہ میں اللہ سے تقدیر غلات کی پہلے پیدا کرنے آسمان اور زمین  
 کے پچاس ہزار برس اور تھا عرش اسکا اور پہاڑی کے۔ روایت کی یہ سوانہ  
 حدیث روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے ہر چیز ساتھ تقدیر کے ہے یہاں تک کہ لہذا او یا یا بھی تقدیر ہے جو  
 روایت کی یہ مسلم نے حدیث روایت ہے ابن مسعود سے کہا تھا  
 کی ہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ار وہ سچے کئے گئے ہیں بشک  
 پیدائش تمہاری ہر ایک کی یہ ہے کہ جمع کیا جاتا ہے بیچ پیٹ ان اچھی  
 چالیش دن نطفہ یعنی بصورت نطفہ ہوتا ہے لیکن کچھ تغیر ہوتا جاتا ہے  
 حارث سے پھر ہوتا ہے خون مانا اسیکے یعنی چالیس دن تک پھر ہوتا  
 ہے نگرہ گوشت کا انداز اسیکے یعنی چالیس دن تک پھر بھیجتا ہے ائمہ  
 طرف اس کے فرشتہ کشانہ چار یا تو ان کے یعنی بعد پڑی گوشت کو پست  
 درست بننے کے پس لکھتا ہے وہ فرشتہ عمل اسکا اور موت اسکی  
 روزی اسکی اور بدبخت ہونا یا نیک بخت ہونا اسکا پھر ہوگی جاتی ہے

کیفیت خلقت انسان کی یہ ہے

بیچاوس کے روح پس قسم ہے اور ذات کی کہ نہیں کوئی معبود اس کے  
تحقیق ایک تمھارا البتہ کرتا ہے کام اہل بہشت کے یہاں تک کہ نہیں ہوتا دریا  
اوس شخص کے اور دریاں بہشت کے گرا تھ بھر یعنی نزدیک ہوتی ہے  
پس غلبہ کرتی ہے اور پاد کے موشت اوسکی پس کرتا ہے کام دوزخیوں کے  
پس داخل ہوتا ہے دوزخ میں اور تحقیق ایک تمھارا البتہ کرتا ہے کام دوزخیوں کے  
یہاں تک کہ نہیں ہوتا دریاں اس کے اور دریاں دوزخ کے گرا تھ بھر غلبہ  
کرتی ہے اوس پر سر نواشت اوسکی پس کرتا ہے کام بہشتیوں کے پس داخل  
ہوتا ہے بہشت میں روایت کی یہ بخاری و مسلم نے قمر او یہ کہ کچھ  
بات یاد رہ جاتی ہے لیکن غلبہ نہت اوسکو کا مقصد اسکا ہوا ہے کہ اکثر  
بڑائی سے بھلائی کی طرف پھرتے ہیں اور وکس اسکا نہایت کہ ہوتا ہے الحمد  
علی والک اور یہ حدیث دلالت اسپر کرتی ہے کہ مار غاتمہ پر ہے اور اس میں  
غبت دلائی ہمیشہ کیلئے طاعات پر اور اسپر کہ ہر وقت گناہ سے بچتا رہے اس  
ڈر سے کہ مبادا یہی دم آخر ہو اور غاتمہ بخیر ہو گیا خوب ہے یہ بات بخلاف بعض  
لوگوں کے کہ غبر قضا اور قدر کی سکرانکار عمل کرتے ہیں کہتے ہیں کہ نیک بختی  
اور بد بختی اور داخل ہونا حبت اور ناکار کا جب سب قضا و قدر پر موقوف ہوا تو  
عمل کیا ضرور چنانچہ بعض صحابہ نے بھی جو مقصد اسکا نہ سمجھا ہی کہ حضرت نے  
جواب دیا کہ عمل کئے جاؤ اور ہر کوئی توفیق دیا گیا ہے واسطے اوس چیز کے  
کہ پیدا کیا گیا ہے واسطے اوس کے مولوی روم نے فرمایا ہمیشہ  
ہر کے ماہر کار سے ساختہ و میل اور اور دلش ادا کنندہ یعنی تو  
کرنا تمھارا عمل میں اور انکار کرنا عمل کا قضیہ قضا و قدر کے کچھ معنی نہیں کہتا  
کیونکہ امر و نہی شام سے وار ہوئی اور تم کو قوت سمجھنے اور خطاب کی دی

اسرار ہی کی اس سے جو باتیں ظاہر ہوتی ہیں

اور تم میں قصداً و اختیاراً کہ ساتھ اس کے عمل کر سکو پیدا کیا پس غور بیان  
کچھ بات ہوئیں کہ بندہ کو اس کے لئے حکم لیا اور اسے ملک نعل کی لو ایک  
کوہ سے من کیا و ان اسروہی کو در جیتے پیچیدوں کا کچھ فائدہ بھی نہوا اگرچہ نہ  
اس سر کی پوشیدہ ہے کہ نہیں معلوم ہوئی اور بیت اسرار میں کہ بندہ کو اس کو  
اطوار نہیں اور حقیقت بیان کوئی امر اور حقیقت موقوف معلوم رہتی ہے  
نہیں وہ مالک الملک ہے اور جو کوئی اپنے ملک میں تصرف کرتا ہے ظہور نہیں  
کے قیادت حسن یثاقل و قیاد حاتم من یثاقل یعنی جسکو پاس عذاب  
ہے اور جبر چاہے رحم سے مناسب مثال اسکی یوں ہے کہ قطعہ  
زمین میں کسی شخص نے مکان بنایا اور اس میں آرام گاہ اور عبادت گاہ اور  
خانہ جدا جدا تعمیر کیا اور ایک گوشہ میں جائے ضرور و رست کیا اب اگر زمین باغ  
مزرعہ کو کچھ ترانش کا حق مالک پہنچیں ہے کہ جنگو یوں کیوں صرف کیا اسکو  
اختیار ہے جو یہ مناسب چاہا کیا دوسری مثال انصاف کی ہے وہ یوں  
ہے کہ ایک مکان کے گوشہ میں رشتہ آلات رکھے تھے ایک تابینا اور میں  
داخل ہوا اور ان شدتوں پر اگر اشیائے نقصان کیا اور الزام دینے لگا  
کہ ایسے یوقہ نوک میں کہ شدتوں کو سراہ دھر دیا ہے میں بھی گرتا  
اور شدت بھی نقصان ہوا۔ بجان اللہ قصور کا تو اپنے اقرار نہیں کرتا اور خلاف  
اسکے فائدہ اور مینا اور ہر اسرار پر الزام رکھتا ہے جو یہ ہے کہ اگر اندہ واقف  
اسرار سے ہوتا تو زبان الزام کی نہیں کھولتا پس اسطرح ساری مخلوق  
خالق کی بنائی ہوئی تقدیر سے لاعلم ہیں خالق پر الزام لگانے میں مثال یوں  
ایسا کہ ہر شعر توان مد بلاغت سبحان زبید + نہ در کہن چون سبحان سید  
تسکونی اور احواف رندہ کا خدا اور الہا ہوتا ہے ہر تراخما کرتے لگتا ہے

پھر اچھا عمل کرنا ہے پھر ہر ایک رمان میں گونا گوں کینڈیاں اور کمی  
 بدلتی رہتی ہے مثل تہ بہ تہہ رنگ رنگ و قون کی ہے جس وقت جو حق ملک  
 اولیاد و سرری تیسری طرح کا رنگ نمایاں ہوا جب سب اوراق ختم ہوئے  
 اور ناخیرین رنگ مقبول ہوا ہے وہاں اللہ خاتمہ باغیہ ہوا اگر سناؤ اللہ  
 آخر کا ورق کمر وہ نکلا زندگانی برباد خاتمہ خراب ہوا اسی واسطے خاتمہ باغیہ  
 کی ہے اھم ان نکلون پر فریفتہ نہ ہو جاوے آخر وقت کا رنگ خدا ہی کا رنگ  
 اللہ رحیم ہے سب سل انوکھا خاتمہ باغیہ فرماوے آمین حدیث و آیت  
 ابو نزامہ سے نقل کی باپ نے اس کے کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 خبر دے مجھ کو جو مندرجہ کے کہ پڑھو اسے بین ہم اوکھ اور واکھ دو اکھ تین  
 ہم اوکھ اور بچاؤ کی چیز کے کہ بچتے ہیں ہم اس کہ یعنی مانند سپر اور دہ وغیرہ  
 چیزیں کہ بچھری ہیں تقدیر سے اللہ کے کچھ فرمایا یہ چیزیں تقدیر اللہ سے  
 ہیں روایت کی یا خدا اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی جیسے اوکھ  
 بیماری مفترکہ ہے دفع اوکھ او غیر سے بھی مفتر کیا ہے اسباب  
 خلافت تقدیر کے تہین اور جس نے ورا کی اور فائدہ نہوا تو جائے کہ شفا میں  
 مفتر تھی اور منتر فی جو چیزیں کہ پڑھ کر وہ کمین یا کمین یا کمین یا کمین  
 اور حکم اوکھ ہے کہ اگر ساتھ قرآن اور دعاؤں حدیث کی ہو اسکا اعتبار اس وقت  
 الہی کے ہو اور منتر حقیقی نہ جائے اون کو درست والا احرام کئی فی المرقاۃ بد  
 حدیث روایت ہے ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ کے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ایک مٹھی سے کہ دیا تھا  
 اوکھ سب طرح کی زمین میں سے یعنی خزانہ کی کو حکم فرمایا مٹھی بکریا میں  
 پیدا ہوئی اول آدم کی ہوائی زمین کے کچھ اور غیر زمین کے کچھ اور بعض مفید اور بعض وسیلہ

روایت ہے کہ اس کا پورا پورا مفید ہے

روایت ہے کہ اس کی حالت اور صورت اس کی



اور بعض صحیح میں اس کے اور بعضے زعم اور بعضے سخت خواہ بعضے ناپاک اور بعضے پاک روایت کی یہاں ترمذی۔ ابو داؤد۔ حدیث شریف روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ ان صحابہ میں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالیٰ نے یہ ایک خلقت اپنی یعنی جن والنسب صحیح اندھیری کے پس ڈالا اور پھر اپنے کچھ نہیں جسکو پہنچا اوس نور میں سے اوس منارہ پائی اور جسکو نہ پہنچا وہ گمراہ ہوا پس اس سے واسطے کہتا ہوں میں خشک ہوا قلم اور یہ علم اللہ تعالیٰ کے یعنی اوسکی تعلیم میں تغیر اور تبدل نہیں رعایت کی یہ اندھیرہ مذہبی نے فساد پیدا کرنا شروع کیا یعنی گمراہ کی نظر اعلیٰ میں کہ اوسکی حیالت میں یہی خواہشیں اور غلبہ بھی ہے اور نور سے اور نور ایمان اور معرفت اور طاعت اور ان کا یہ شمع مگر نفس امارہ را پیروی کرنا کہ گمراہ و دوزخ شمشیر و حدیث شریف روایت ہے مگر میں غکاس سے کہ ہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبہ مقدس کہتا ہے اللہ واسطے بندہ مرنایچ ایک زمین کے گرد آتا ہے واسطے اوس کے طرف اوس زمین کے جانب میں تا اوس کام کے لئے جاوے اور مرے روایت کی یہ احمد اور ترمذی حدیث شریف اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا۔ کہا میں نے یا رسول اللہ اولاد مسلمان کی کیا ہے حکم اوس کا فرمایا باریق ہیں اپنے باپوں کے بہشت میں رہا اور ان کے ساتھ بچہ کہا میں نے اور رسول خدا بغیر عمل کے فرمایا اللہ و انارہ ہے ساتھ اوس بچہ کے کہ ہوئے عمل کر نہ پائے کہا میں نے پس اولاد و شریکین کی فرمایا یہ بھی تابع میں اپنے باپوں کے کہا میں نے بغیر عمل کے فرمایا اولاد و انارہ ہے ساتھ اوس بچہ کے کہ ہوئے عمل کے دانے روایت کی یہ ابو داؤد سے حدیث شریف اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

قد یاربہ استرکھت لوزل میں ہونے لگا

کافر و مسلمان کی اولاد کا جو طاری ہے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible]

عذاب قبر کا بیان

قبر کے مراتب ہیں مسیح تڑا اور سالم تر یہ ہے کہ ایمان لاوے کہ انکے اور سانپ  
 اور کچھو کہ حدیثوں میں آئے ہیں سب ساتھ حکم الہی کے واقع اور جو وہ ہیں نہ  
 محض خیال اور ہر وہ کہتے نہیں اور سنتے نہیں میں او سکھو تو اس کے بولیں نہ تھا  
 نہیں رکھا کیونکہ عالم ملکوت کو سر کی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے اور ان کے لئے ان  
 ہیں چاہئے کہ اونٹے دیکھے اور اللہ تعالیٰ چاہے تو ان آنکھوں سے بھی دیکھ  
 پس بہت چیزیں ہوتی ہیں اور ہم نہیں دیکھتے مثلاً ایک شخص سوئے میں  
 لذت اور دکھ پاتا ہے اور ہم نہیں دیکھتے اس سیرج جاگتا بعض فی لذت  
 اور الم مبتلا ہے اور پاتا ہی اور پاتا ہی بیٹھے والا نہیں معلوم کرتا اور حضرت جبریل  
 وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے تھے اور اصحاب نہیں دیکھتے تھے  
 اور ایمان لائے تھے پس ایسا ہی عذاب قبر کو جانے حدیث روایت  
 برابر ابن عازب سے نقل کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا حضرت نے کہ سلمان  
 جس وقت سوال کیا جاتا ہر بیچ قبر کے گواہی دیتا ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کہ میں پس یہ ہر قول اللہ تعالیٰ کا ثابت رکھتا ہوں  
 لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں ساتھ بات محکم کے بیچ زندگانی دنیا کی اور بیچ آخرت کے  
 اور بیچ ایک روایت کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے فرمایا یشکک اللہ  
 الذین آمنوا آخر تک - نازل ہوئی بیچ و اب کے کہا جاتا ہے واسطے اس کے  
 کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا اللہ ہے اور نبی میرا محمد صلی اللہ علیہ  
 وسلم ہیں روایت کی یہ بخاری نے **ف** یعنی اس آیت میں قول ثابت  
 ہے یہی کلمہ شہادت کہ مومن قبر میں پوچھا جاتا ہے کہ کون ہے پروردگار تیرا  
 اور کون ہے پیغمبر تیرا اور کیا ہے دین تیرا پس اس شہادت میں جواب  
 تمینو کا ہے اور یہ آیت میں فرمایا کہ ثابت رکھتا ہے اللہ مومن کو ساتھ بات

خبر اللہ تعالیٰ اور خداوند تعالیٰ

حکم کے لئے گانہ و زبیرین اور آخرت میں پس ثابت رکھنا آخرت میں تو معلوم  
 کہ اس طرح جو بے سبب اور بے جا ہو گئے اور ثابت رکھنا دنیا میں یہ ہے کہ  
 اور غادر قائم رکھتا ہے جب امتحان کئے جاتے ہیں اگر چہ آگ میں ڈالے جاویں  
 کچھ نہیں نہیں لالہ و سمیت **نہیں** یہ فلاسفہ اور اہل ہوا او گروہ نجیبی سراپا  
 نافع اسکے بن قبر میں معاملہ انکا حساب لگا کر ہوگا غور بالتدحیث  
 اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ  
 جس وقت بکھا جاتا ہے حج قبر اپنی کے اور پھر ۲۰ ہن اوس سے ہمراہی اوس کے  
 تحقیق وہ سنا ہے آواز پچھون اون کے کی آتے ہیں اوس پس دو ہفتہ  
 پس پٹھانے ہیں اوس کو لپہر پہنچتے ہیں کیا تھا تو کہتا حج اوس شخص کے یعنی  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس وہ من کہتا ہے گواہی دیتا ہوں تحقیق بندہ  
 اللہ کے ہیں اور رسول اوس کے پس کہا جاتا ہے واسطے اوس کے دیکھ طرف  
 ٹھکانے اپنے کے ورنہ سچے تحقیق بدل پہنوا اللہ سے بدلہ اوس کے جگہ بہشت میں  
 پس دیکھتا ہے اون دونوں کو سبکو آرمیناق اور کافر کہا جاتا ہے واسطے  
 اوس کے کیا تھا تو کہتا حج حق اوس شخص کے پس کہتا ہے نہیں جانتا میں تھا  
 میں کہتا جو کہتے تھے لوگ یعنی مومن پس کہا جاتا ہے نہ جانتا تو نے عقل سے  
 اور نہ پڑھا تو نے قرآن میں سے اور مارا جاتا ہے ساتھ گرزون لوہے کے  
 مارا پس چلاتا ہے بلانا سننے ہیں اوس کو جو نزدیک اوس کے ہیں سواجنوں  
 اور آجنوں کے رہایت کی یہ ہماری مسلم نے اور لفظ اسکی واسطے بخاری  
 کے ہے **ف** یہ جو کہا حج حق اوس شخص کے تو یہ اشارہ یا بعبہ بہشت خیر  
 کے یہاں حضرت کی سورت مثالی نامی جاتی ہو پس اس سورت میں آرزو موت  
 کرنی و ملو حال ہے ان نعمت ظلمی کے خواہ میں بشارت کہشتا تو گروہ شمشادگان



اور کہ ترمذی مانتے یہ حدیث غریب ہے حدیث اور روایت ہے اون ہی سے  
 کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ فارغ ہوتے دفن کرنے میں تھے  
 تو ٹھہرتے نزدیک اوس کے کہیں فرماتے اسے تنغا رکھو واسطے بھائی اپنے  
 کے چہرہ لگو واسطے اوس کے ثابت رکھنے کو یعنی اللہ تعالیٰ اس وقت  
 میں اوسے ثابت رکھے پس تحقیق وہ اس وقت سوال کیا جاتا ہے ثابت  
 کی یہ بود اور سنے ف اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ دعا  
 ایسا تنغا نہ نہ وہ کی مفید ہے نزد کو مذہب اہل سنت جامع کا  
 یہی ہے اور کبھی چارم جہلم شمشا ہی برسی کرنا رسومات و سنہری  
 کی ہے کتاب سنت ہے اسبق ثابت ہے ان صدقہ نافذ کا بھی ثواب  
 یونہی ہے جو شریع کے طور پر یا جاوے حدیث اور روایت ابی سعید سے  
 کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یتعین کے جاتے ہیں کافر  
 اوسکی قبر میں نینا نوین اڑا گاٹھے ہیں اور کوا اور ڈستے ہیں اوسکو ہانک  
 کہ ہووے قیامت اگر تحقیق اٹھنا اونہیں کا پھیکا مارے بیچ زمین کے  
 نہ اوگاوے زمین سبز روایت کی یہ داری ہے اور روایت کی ترمذی  
 مانند اسکا اور کہا ستر بولہ نینا نوین کے حدیث روایت ہے جابر رفقہ  
 سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف جنازہ سے  
 بنی معاویہ کے جس وقت کہ وفات کے کے بعد جبکہ نماز پڑھی رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رکھے گئے سعد بن قبراہی کے اور ڈالی گئی اور  
 مٹی بچ کی پیچیدہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سحان اللہ پراپس  
 تسبیح کی بجھے ویرنگ چتر شہر کو حضرت یعنی اللہ اکبر پراپس تسبیح کی  
 پس کہا کیا ہے رسول خدا کے کہ ان تسبیح کی تم پیچیدہ کی تم نے فرمایا

نور علی بن نوین نینا نوین اڑا گاٹھے ہیں

نور علی بن نوین نینا نوین اڑا گاٹھے ہیں

تحقیق تنگ ہوئی اور اس بندہ صالح کے قبر اوسکی بیان تک کہ کھواری رہ  
 اللہ تعالیٰ نے اوس سے یہ سبب آئیں ہمارے کے روایت کی یہ احمدی ہے  
 کیونکہ غصہ اللہ تعالیٰ کا رفع ہوتا ہے اس سے اور اس لئے مستحب ہے  
 کہ قبر کو دفن رفت و کیچنے ڈرگ چیز کے۔ حدیث اور روایت ہے ابن عمر  
 سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وہ شخص ہے جس کی مودہ ہلا  
 واسطے اس کے عرش یعنی خوشی کی اہل عرش نے بسبب چڑھنے روح پاک  
 اوس کے اور کھوسے گئے واسطے اوس کے دروازے ان کے اور حاضر ہوئے  
 اوس کے جنازہ پر شہر نماز فرشتہ نکین بھیجے گئے بھیجنا یعنی حج قبر کے پھر کراہ  
 کی ایسی قبر اور دور ہوئی یعنی اون سے یعنی بسبب برکت نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے روایت کی یہ نسائی نے۔ غلبہ بھائی جب ایسے جنازہ سارے  
 کے ساتھ تبرین یون معاملہ ہونو غافلون کے ساتھ قبرین کیا کچھ ہوگا جس  
 وہ کو چھڑنا چاہئے اور تو فیہ ساتھ لینا چاہئے وہ ایسی ہی کہہ ہے عبرت گیر  
 چاہئے اللہم احمفظنا من ذناب القبر اور اکثر گناہوں سے موت  
 کوتاہ چاہئے کرنا جوامور باعث عذاب قبرین ظلم سے وہ پانچ گناہ ۱۔ ترک  
 صلوٰۃ و زکوٰۃ و خلی اور غیبت و سوء خوار و حسد و دلالت اور پادشاهی  
 استہارے میں حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ اکثر عذاب قبر ذنبا کے  
 سبب ہوتا ہے اور منجی عذاب قبر کا سبب شہادت اور صدقہ اخلاص و کثرت  
 تسبیح اللہ تعالیٰ تو قی بخیر ہو اور سب مسلمان گواہین حدیث اور روایت ہے  
 جابرہ سے نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ دعا کیا جا  
 مودہ یعنی قبرین خیال کیا جاتا ہے واسطے اوس کے آقا و نزو کی دعا ہو  
 کے پس بیٹھا ہے ملتا ہے انھیں اپنی اور کہتا ہے کہ چھوڑو و مودہ کہنا چھوڑو

اور عذاب قبرین سے بچنے کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے محفوظ رکھے آمین



روایت کی یہ ابن عباسؓ نے فرمائی کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ میں نے  
 پہلے سوال وجواب کے درمیان نماز پڑھوں پھر چاہوں کہ یا اے اللہ! میری  
 سوال دے اب سے کہتا ہے قلب میری میں خیال میں ہوا اگر نہ ہو  
 کے خیال میں رعدت کر گیا تو اوس کا خیال قبر میں بھی رہا قیامت میں  
 میں اوس کی تمیہ میں اونیہ گیا سیران اللہ ایسی محبت اور سکے دل میں  
 اور کو حد قلب میں اشر کہ گنتی کہ دوست کی جگہ میں بھی ہو ہی نہیں جاتا  
 یا مخلص عمل دیا ہی ہوتا ہے بعض سارے کا حال یہ تھا کہ چنانچہ  
 فضل یہ کہ ایک عورت ہو گی غصی اوس میں خوش ہو نہایت اکی تھی بعد  
 تحقیق کے دریافت ہوا کہ ایک سقہ کی دیو کی یہ قہر ہے سقہ سے لوگوں سے  
 حار ہو چکا صومرو سنوۃ کے سوا اور کو نہیں بتایا کہ ایک شخص کو غصہ  
 یہ دار کے ساتھ بہت گرویدہ ہو کر تنہا ہی میں اوس کے حال کی تفتیش کی کہ  
 اور بھی عمل نہیں جانتا ہو تو بنا اوس نے ہر چند انکار کیا پھر بعد اصرار کے  
 اور کہا کہ یہ بات چھپا رکھی ہے خیر میں اب کہتا ہوں کہ میں اس کے  
 نکاح ہوا تھا اور سو وقت ہمدرد و نوصی میں تھے اور جب میں جوان ہوا تو میں  
 غنی تھا اور یہ عورت بھی شباب کو پہنچی گو میں اس کے کام کا تھا باوجود اسکے  
 میرے ساتھ نذر پیشانی سے خدمت گزار اور سکم بدارتھی با عصمت  
 رہی اور حق سب ادا جی بجا ملاتی اور مجھ سے خوش رہتی تھی اور میرا  
 عیب کسی چٹا نہیں کیا اور میں بھی اس سے راضی رہتا تھا یہ میرا  
 راضی رہنا ہی نہایت اور جو شہو ظاہر ہونے کا سبب ہوا ہوا ہوتی کیا جب  
 کہ یہی سبب جو حدیث میں آیا ہے کہ ضامنہ ہی شہر کی رہا خدا تعالیٰ کی  
 تمہیں یہ کہ تو کو جاسے کہ شوہر کو نکو راضی کر کے دنیا سے جاوین

او کی ہوتی ہرگز نہ کرین لکھن کتاب نسیم الریاض شرح غامضی غامضی مباحث  
 میں لکھا ہے کہ یہ بھی ہے عبد اللہ بن عبد اللہ انصاری سے روایت کیا  
 ہے کہ جب ثابت بن کثیر جو ایک یامدین شہید ہوئے میں اوان کے فن  
 بن حاضر تھا سو جب اوان کو تہ میں یکہ سیکے ہم لوگوں نے سنا کہ وہ کہتے تھے محمد  
 رسول اللہ ابوبکر بن اللہ یوسف علیہ السلام پر عثمان الریم بھیر ہوا بخین دیکھا تو  
 و سیر ہی فرود تھے جیسے باتیں کہتے تھے پہلے تھے ف بیشک شہادت الیہ  
 رتبہ مقبول ہے اور یہ کہ جبکہ فرود پر جان دیتا ہے اسکا شوق نہ رہتا ہو  
 کہ میں مرنے کے بھی وہی خیال رہا۔ قتل او ایسی کتاب میں لکھا ہے کہ  
 او ابو نعیم اور ابن منذر نے عثمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ زید بن خارجہ  
 نے جب وفات پائی او کی نقش و حکم ہوئی او کے گھر میں تھی اور جو تین گرو  
 او کے رولی اور چلاتی تھیں اور وقت و رسیان مغرب اور عشا کے تھا تو وہاں  
 نے کہا چپ رہو چپ رہو چپ رہو او کے منہ پر ہے کہ اگھو لاؤ انھوں نے لکھا محمد رسول  
 الامین و قائم المستجبتین فی الکتاب الاول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر  
 خدا کے امین ہیں اور آخر میں سب پیغمبروں کے موافق پہلی کتاب ان کے  
 بالوح محف نام کے پھر انھوں نے کہا صدق صدق یہی چہ کہ ہا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اوسکے انھوں نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ  
 اور حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہم کی بعد اوستے کہا السلام علیک یا رسول اللہ  
 ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد اوستے فرود ہو گئے جسکے تحریف اس درجہ  
 بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ چنانچہ عورتوں کا وہ دن پر شاق گذرنا ہے اس  
 او کو روکنا پاستہ اور ان صحابی پر کیفیت قلبی ایسی زور کی تھی اور  
 ماری تھی کہ بعد مرانے بھی تصدیق رسالت و نبوت تھا کہ کسی دگر جاننا

تہذیب النہج ص ۱۰۱  
 ح ۱۰۱  
 ح ۱۰۱  
 ح ۱۰۱